بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ　　وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر : منصور احمد

جلد: 75/شمارہ 46/ 12/ نومبر 2026ء، 1/ جمادی الثانی، 1448 ہجری قمری /12/ نبوت 1405 ہجری شمسی (www.akhbarbadr.in)

ارشاد باری تعالیٰ

نصیحت آمیز باتوں سے منہ پھیرنا گمراہی کی علامت ہے

فَمَا لَهُمۡ عَنِ التَّذۡكِرَةِ مُعۡرِضِيۡنَ ﴿۵۰﴾ كَاَنَّهُمۡ حُمُرٌ مُّسۡتَنۡفِرَةٌ ﴿۵۱﴾ فَرَّتۡ مِنۡ قَسۡوَرَةٍ ﴿۵۲﴾ بَلۡ يُرِيۡدُ كُلُّ امۡرِىٍٕ مِّنۡهُمۡ اَنۡ يُّؤۡتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿۵۳﴾ كَلَّا ؕ بَلۡ لَّا يَخَافُوۡنَ الۡاٰخِرَةَ ﴿۵۴﴾ كَلَّاۤ اِنَّهٗ تَذۡكِرَةٌ ﴿۵۵﴾ فَمَنۡ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿۵۶﴾ (المدثر:56-50)

ترجمہ: پس انہیں کیا ہوا تھا کہ نصیحت آموز باتوں سے پیٹھ پھیر لیا کرتے تھے۔ گویا وہ بِدکے ہوئے گدھے ہوں۔ شیر ببر سے (ڈر کر) دوڑ رہے ہوں۔ بلکہ اُن میں سے ہر شخص یہی چاہتا تھا کہ وہ بکثرت پھیلائے جانے والے صحیفے (اپنے موقف کی اشاعت کے لئے) دیا جاتا۔ ہر گز نہیں! بلکہ وہ آخرت سے نہیں ڈرتے۔ خبردار! یقیناً یہ ایک بڑی نصیحت ہے۔ پس جو چاہے اُسے یاد رکھے۔

ارشاد نبوی ﷺ

جو شخص راہ خدا میں سفر اختیار کرتا ہے اللہ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے

عَنۡ اَبِي هُرَيۡرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ: ”مَنۡ سَلَكَ طَرِيقًا يَلۡتَمِسُ فِيهِ عِلۡمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الۡجَنَّةِ، وَمَا اجۡتَمَعَ قَوۡمٌ فِي بَيۡتٍ مِنۡ بُيُوتِ اللّٰهِ يَتۡلُونَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيۡنَهُمۡ إِلَّا نَزَلَتۡ عَلَيۡهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتۡهُمُ الرَّحۡمَةُ وَحَفَّتۡهُمُ الۡمَلَائِكَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنۡ عِنۡدَهُ، وَمَنۡ بَطَّأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمۡ يُسۡرِعۡ بِهِ نَسَبُهُ “۔ [صحیح مسلم/ کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار/ حدیث: 6853]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اس راستے پر چلتا ہے جس میں وہ علم حاصل کرنا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے، اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں لوگوں کا کی کوئی جماعت اکٹھا نہیں ہوتی وہ قرآن کی تلاوت کرتے ہیں اور اس کا درس و تدریس کرتے ہیں مگر ان پر سکینت کا نزول ہوتا ہے اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے ان کو اپنے گھیرے میں لے لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے مقربین میں جو اس کے پاس ہوتے ہیں ان کا ذکر کرتا ہے اور جس کے عمل نے اسے (خیر کے حصول میں) پیچھے رکھا، اس کا نسب اسے تیز نہیں کر سکتا۔“

تبرکات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جلسہ سالانہ کے عظیم الشان فوائد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کیلئے ضروری ہیں اور نیز ان دوستوں کیلئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہِ اَرحَمُ الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی اُن میں بخشے۔ اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر یک نئے سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے۔ وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور رُوشناسی ہو کر آپس میں رشتہ تَوَدُّد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سَرائے فانی سے انتقال کر جائے گا۔ اس جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کیلئے ان کی خشکی اور اَجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کیلئے بدرگاہِ حضرتِ عزت جَلَّ شَانُہ کوشش کی جائے گی اور اس روحانی جلسہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو اِن شَاءَ اللّٰہُ القدِیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔“ (آسمانی فیصلہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 376)

تبرکات حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

جلسہ سالانہ میں عشق الٰہی کے روح پرور نظارے

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ جلسہ سالانہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”ہمارے جلسہ میں عشق کی نمائش ہوتی ہے جو دوسرے پر اثر کیے بغیر نہیں رہتی۔ ہمارے ملک کے شاعر لیلیٰ مجنوں یا ہیر رانجھا وغیرہ کے قصے پڑھ کر عاشقانہ رنگ ظاہر کرتے ہیں لیکن یہاں عملاً عاشقانہ رنگ ٹپکتا ہے جو ضروری ہے کہ اثر کر کے رہے۔ یہاں عجیب نظارہ ہوتا ہے لوگ راتوں کو جاگتے ہیں پھر بھی تہجد کے وقت پہلی صفوں میں جگہ لینے اور ذکر الٰہی کرنے کے لیے سب سے پہلے مسجد میں آنے کی کوشش کرتے ہیں۔ نہ سردی کی پرواہ ہے نہ بیماری کی نہ معلوم وہ آرام کس وقت کرتے ہیں اور کس وقت سوتے اور کس وقت جاگتے ہیں۔ غرضیکہ ایسا پُرلطف نظارہ ہوتا ہے جو دنیا کے پردہ پر اور کہیں نظر نہیں آتا۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 6/ دسمبر 1929ء، الفضل 13/ دسمبر 1929ء، خطبات محمود جلد 12 صفحہ 220، 221)

اگر یہ تین دن ضائع ہو گئے تو سارا سال ضائع ہو گیا

ایک موقع پر آپؓ نے فرمایا:

”آخر سوچنا چاہیے کہ ہمارا یہ جلسہ تین دن کیوں ہوتا ہے۔ اگر صرف میری تقریریں سننا ہی کافی تھا تو تین دن جلسہ رکھنے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ اتنا ہی کافی تھا کہ ایک دن جلسہ کر لیا جاتا اور اس میں مَیں یا آئندہ جو خلیفہ ہو وہ تقریر کر دیتا مگر ایسا نہیں بلکہ تین دن جلسہ رکھا گیا ہے اور اس میں حکمت یہی ہے کہ مختلف دماغوں سے مختلف باتیں نکلتی ہیں اور سب سے مشترکہ طور پر دوستوں کو فائدہ پہنچانا مدنظر ہوتا ہے۔ پس وہ دوست جو خطبہ سن رہے ہیں اس امر کو اچھی طرح یاد رکھیں کہ یہ دن سال میں صرف تین ہوتے ہیں ان کو اس طرح مضبوطی سے پکڑنا چاہیے جس طرح ایک پھسلنے والی مچھلی کو پکڑا جاتا ہے، جس طرح مچھلی اگر پھسلے تو فوراً دریا میں چلی جاتی ہے اسی طرح اگر یہ تین دن ضائع ہو گئے تو سمجھ لو کہ تمہارا سارا سال ضائع ہو گیا۔“ (خطبہ جمعہ فرمودہ 26/ دسمبر 1941ء، الفضل 3/ جنوری 1942ء، خطبات محمود جلد 22 صفحہ 710)

اخبار احمدیہ الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 6/ نومبر 2026 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ نمبر 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔ احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و تندرستی، فعال درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

اداریہ

براہین احمدیہ سے براہین احمدیہ تک

صداقت احمدیت کا 23 سالہ عظیم الشان سفر (قسط نمبر :1)

سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے باذنِ الٰہی 1880ء میں اپنی معرکہ آراء تصنیف براہین احمدیہ تصنیف فرمائی جس میں اسلام کی حقانیت، قرآن مجید کی افضلیت، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور تا قیامت جاری رہنے والی آپؐ کی قوتِ قدسیہ اور وحی والہام کی حقانیت کے متعلق عظیم الشان دلائل پیش فرمائے اور دیگر مذاہب کے لیڈران، پادریان، پنڈتان اور دہریہ حضرات کو چیلنج دیا کہ اگر وہ اپنے اپنے مذہبی اور عقلی دلائل سے براہین احمدیہ کی طرح اپنے اپنے مذاہب کی صداقت اور خوبیوں پر روشنی ڈالیں اور اگر ان کی پیش کردہ خوبیاں براہین احمدیہ میں پیش کردہ خوبیوں کے برابر ہوئیں یا ان کا نصف یا چوتھا حصہ یا پانچواں حصہ بھی ہوئیں تو ایسے جواب دینے والے کو آپ دس ہزار روپئے کا انعام دیں گے۔ آپ نے یہاں تک فرمایا کہ اگر کوئی شخص اسلام کے مقابلہ میں اپنے مذہب میں سے پانچواں حصہ خوبیاں بھی بیان نہیں کرسکتا تو کم از کم براہین احمدیہ میں پیش کردہ دلائل کو نمبروار توڑ کر دکھادے تو ایسا شخص بھی انعام کا حقدار ہوگا۔

براہین احمدیہ کا یہ چیلنج آج بھی قائم ہے لیکن آج تک کوئی شخص اس کا حسبِ شرائط جواب نہیں دے سکا۔ ایک شخص مسمّی لیکھرام مقابلہ پر آیا لیکن اس کی کتاب ’’ تکذیب براہین احمدیہ ‘‘ براہین احمدیہ کے مقابل پر ایسی نہیں تھی جس میں قرآن مجید کے مقابل پر وید کی خوبیاں بیان کی گئی ہوں۔ اس میں صرف اور صرف اسلام اور بانئ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف زبان درازی، شوخی اور گستاخی بھری ہوئی ہے۔ اس شخص نے اپنی کتاب ’’ خبط احمدیہ ‘‘ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو 1880ء میں مباہلہ کا چیلنج بھی دیا۔ مباہلہ کے الفاظ جو اس نے تحریر کئے ہیں آج بھی اس کی کتاب ’’ خبط احمدیہ ‘‘ میں درج ہیں۔ حضور علیہ السلام نے اس کے مباہلہ کو قبول فرمایا۔ جس کے بعد وہ شوخیوں اور دشنام طرازی میں بڑھتا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 1893ء میں اپنی کتاب ’’ آئینہ کمالاتِ اسلام ‘‘ میں لکھا کہ یہ شخص 20/ فروری 1893ء سے چھ سال تک اپنی گستاخیوں کے باعث قتل کیا جائے گا اور یہ بھی فرمایا کہ یہ واقعہ عید کے دوسرے روز ہوگا۔ بالآخر 1897ء میں عید کے دوسرے روز یہ شخص کسی نامعلوم شخص کے ہاتھوں قتل کیا گیا اور اس طرح اس کے مباہلے کا چیلنج اپنے انجام کو پہنچا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے براہین احمدیہ کے پہلے چار حصص میں اپنے بعض انذاری و تبشیری الہامات بھی تحریر فرمائے ہیں اور پھر 23 سال بعد براہین احمدیہ کا حصہ پنجم تصنیف فرمایا جس میں 23 سال کے عرصہ میں پورا ہونے والے ان الہامات کو درج فرمایا جس سے جہاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان صداقت کا اظہار ہوا وہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور قرآن مجید کی صداقت کا بھی اظہار ہوا۔ حضور علیہ السلام نے اپنی کتاب ’’حقیقۃ الوحی‘‘ میں بھی نمونہ کے طور پر ایسے 187 الہامات درج فرمائے ہیں جو آپؑ کی زندگی میں نہایت شان سے پورے ہو چکے تھے اور جنہوں نے صداقتِ احمدیت کو روز روشن کی طرح چمکا دیا تھا۔ فالحمد اللہ علیٰ ذالک

ایسے الہامات میں سے صرف چند اس موقع پر پیش کئے جاتے ہیں:

(1) ینقطع اٰباءك و یبدء منك

آپ کو الہام ہوا: سبحان اللہ تبارك و تعالیٰ زاد مجدك ینقطع اٰباءك و یُبْدَءُ منك ۔ یعنی سب پاکیاں خدا کے لئے ہیں جو نہایت برکت والا ہے اور عالی ذات ہے۔ اس نے تیرے مجد کو زیادہ کیا تیرے آباء کا نام اور ذکر منقطع ہوجائے گا یعنی بطور مستقل ان کا نام نہیں رہے گا اور خدا تجھ سے ابتداء شرف اور مجد کا کرے گا۔

یہ الہام نہایت شان سے پورا ہو چکا ہے۔ آج حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے آباء و اجداد کے خاندان میں سے جو آپ پر ایمان نہیں لائے ان میں سے کسی کی بھی نسل نہیں چلی سوائے اس کے کہ جو آپ پر ایمان لے آئے۔ سلسلہ نسل صرف اور صرف آپ کا چل رہا ہے اور پھل پھول رہا ہے جس کی شاخیں پوری دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں۔

(2) قتل سے محفوظ رہنے کا الہام

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو 1883ء میں الہام ہوا

و ان لم یعصمك الناس فیعصمك اللہ من عندہٖ یعصمك اللہ من عندہٖ وان لم یعصمك الناس۔

پھر 1900ء میں الہام ہوا۔

ویریدون ان یقتلوك یعصمك اللہ ویكلاك اللہ

وہ چاہتے ہیں کہ تجھے قتل کر دیں اللہ تیری حفاظت کرے گا۔

اللہ تیری نگہبانی کرے گا۔ انی اُحافِظُكَ۔ عنایۃ اللہ حافظكَ میں تیری حفاظت کروں گا اللہ تعالیٰ کی عنایت تیری محافظ ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی مخالفتوں کے طوفانوں میں سے گزری۔ آپ کے خلاف قتل کے منصوبے بنائے گئے۔ اقدام قتل کے مقدمے چلے لیکن اللہ نے آپ کو الہام الٰہی کی روشنی میں قتل سے محفوظ رکھا۔ اور اس طرح آپ کی صداقت کو ظاہر فرمایا۔ حالانکہ جھوٹا الہام بنائے والے کے متعلق انذار ہے کہ اللہ اپنے دائیں ہاتھ سے پکڑ کر اس کی شاہ رگ کاٹ دیتا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو ایسا الہام عطا ہونا کہ خدا آپ کو قتل سے محفوظ رکھے گا اور پھر آپ کا قتل سے محفوظ رہنا آپ کی صداقت کی عظیم الشان دلیل ہے۔

(3) کسوف خسوف کا نشان:

یہ نشان قرآن مجید سے پہلے سابقہ کتب الہامی میں بھی مسیح موعود کی صداقت کے لئے مندرج ہے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کو تفصیل سے بیان فرمایا کہ ہمارے امام مہدی کے لئے یہ نشان ہوگا کہ رمضان کے مہینہ میں چاند کو اس کے گرہن لگنے کی تاریخوں میں سے پہلے دن اور سورج کو اس کے گرہن لگنے کی تاریخوں میں درمیان کے دن گرہن لگے گا۔ اور یہ گرہن حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ مہدویت کے بعد 1894ء میں لگا جس نے آپ کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔

(4) طاعون سے حفاظت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ نے 1893ء میں الہاماً فرمایا کہ طاعون کی بیماری پھوٹے گی اور جلد ہی یہ بیماری پنجاب میں بھی پھیلنے والی ہے۔ پرانے نوشتوں میں بھی لکھا تھا کہ مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں طاعون کی بیماری پھوٹے گی۔ چنانچہ آپؑ کے دعویٰ کے بعد آپؑ کو اس بیماری کے پھوٹنے کے متعلق الہام ہونا اور بیماری کا پھیل جانا آپ کی صداقت کی دلیل ہے۔ ساتھ ہی اللہ نے آپ کو اس کا ٹیکہ لگانے سے منع بھی فرمادیا جو کہ اس زمانہ میں گورنمنٹ نے ایجاد کیا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ باوجود ٹیکہ نہ لگانے کے مَیں اور میری جماعت کے لوگ نسبتاً و مقابلۃً دوسروں سے زیادہ محفوظ رہیں گے۔ طاعون کی بیماری سابقہ نوشتوں کے مطابق اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے الہام کی روشنی میں بہت خطرناک طور پر پھیلی جس میں لاکھوں افراد لقمۂ اجل بنے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی چار دیواری میں رہنے والے تمام لوگ معجزانہ طور پر محفوظ رہے اور آپؑ کے کئی مخالف جنہوں نے آپ سے مباہلہ کیا تھا اس دور میں اس بیماری سے ہلاک ہوئے جن میں چراغ دین جمونی اور غُلام دستگیر قصوری جیسے کئی نام شامل ہیں۔

(5) جانشین بیٹے کی بشارت

1886ء میں اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو یہ الہامی بشارت دی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ایک بیٹا عطا فرمائے گا۔ جس کے ذریعہ دین اسلام کو ترقی حاصل ہوگی۔ دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ اس کے ذریعہ ظاہر ہوگا۔ وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور وہ آپ کا جانشین ہوگا۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ 325، روحانی خزائن جلد نمبر 22)

اس الہامی بشارت کے مطابق وہ لڑکا 1889ء میں پیدا ہوا اور 1914ء میں آپ کا جانشین بنا اور قوموں نے اس سے برکت پائی اور اس نے زمین کے کناروں تک شہرت پائی۔ وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا گیا۔ اس کے ذریعہ کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر ہوا۔ چنانچہ تفسیر کبیر اور 200 سے زائد آپ کی تصانیف اس بات کی گواہ ہیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا یہ نشان چمکتے سورج کی طرح پورا ہو چکا ہے۔

(6) مقدمۂ قتل

ڈاکٹر مارٹن کلارک نے آپ کے خلاف قتل کا مقدمہ دائر کیا تھا اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیشگوئی کی تھی کہ اللہ نے فرمایا ہے کہ مجھے اس مقدمہ میں بری کر دے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس مقدمہ میں بری کر دیا۔ اس سے آپ کا یہ الہام بھی پورا ہوا جس میں اللہ نے آپ کو فرمایا تھا کہ میں قتل کے منصوبوں سے بچاؤں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’ جب مسیح موعود ہونے کا دعویٰ مَیں نے کیا تو سب مولوی اور ان کے ہم جنس آگ کی طرح ہو گئے ان دنوں میں میرے پر ایک پادری ڈاکٹر مارٹن کلارک نے خون کا مقدمہ کیا اس مقدمہ میں مجھے یہ تجربہ ہو گیا کہ پنجاب کے مولوی میرے خون کے پیاسے ہیں اور مجھے ایک عیسائی سے بھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن ہے اور گالیاں نکالتا ہے بدتر سمجھتے ہیں۔ کیونکہ بعض مولویوں نے اس مقدمہ میں میرے مخالف عدالت میں حاضر ہو کر اس پادری کے گواہ بن کر گواہیاں دیں..... ان لوگوں نے میرے پھانسی دلانے کیلئے اپنے تمام منصوبوں سے زور لگایا اور ایک دشمنِ خدا اور رسول کی مدد کی اور اس جگہ طبعاً دلوں میں گزرتا ہے کہ جب یہ قوم کے تمام مولوی اور ان کے پیرو میرے جانی دشمن ہو گئے تھے پھر کس نے مجھے اُس بھڑکتی ہوئی آگ سے بچایا۔ حالانکہ آٹھ نو گواہ میرے مجرم بنانے کے لئے گزر چکے تھے اس کا جواب یہ ہے کہ اس نے بچایا جس نے پچیس برس پہلے یہ وعدہ دیا تھا کہ تیری قوم تو تجھے نہیں بچائے گی اور کوشش کرے گی کہ تُو ہلاک ہوجائے مگر میں تجھے بچاؤں گا جیسا کہ اُس نے پہلے سے فرمایا تھا جو براہین احمدیہ میں آج سے پچیس برس پہلے درج ہے۔‘‘ (حقیقۃ الوحی صفحہ 442-443)

(7) اے اللہ مجھے اکیلا نہ چھوڑ:

براہین احمدیہ کے زمانہ میں 1882ء میں آپ کو الہام ہوا ربّ لَاتذرنی فرداً و انت خیر الوارثین ۔

(باقی صفحہ نمبر 10 پر)

خطبہ جمعہ

آنحضرت ﷺ کی سادگی اور تحمّل حاجت لے کر آنے والے کو تسلّی اور حوصلہ بھی دلاتی تھی کہ وہ اپنی بات آرام سے بیان کرے اور یہی ایک طریقہ ہے جو ہمارے عہدیداروں کو بھی اختیار کرنا چاہیے

جو شخص بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سلام کرنے میں پہل کرتے تھے بلکہ بچوں کو بھی سلام کرنے میں پہل کیا کرتے تھے

آج کل بھی اسلام کے خلاف، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بہت دریدہ دہنی کی جاتی ہے۔ بہرحال آپؐ کا مقام بہت اعلیٰ مقام ہے اور آپؐ کے ہر عمل میں ایک اُسوہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

آپؐ صحابہؓ کو بھی سادگی کی تلقین فرماتے تھے

”رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی ثابت ہے کہ آپ اچھی سے اچھی غذا بھی کھا لیتے تھے مگر یہ بھی ثابت ہے کہ آپؐ نے فاقے بھی کئے اور بعض دفعہ اتنے لمبے فاقے کئے کہ آپ کو اپنا پیٹ باندھنا پڑا۔“ (حضرت مصلح موعودؓ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ! محمد کی آل کو اتنی روزی دے جتنی کہ ضروری ہے اپنی اولاد کے لیے بھی سادہ زندگی کے لیے خواہش کی اور اسی کی دعا کی

قناعت اور سادگی کے حوالے سے سیرت النبی ﷺ کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 23/اکتوبر 2026ء بمطابق 23/اخاء 1405 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

(خطاب ہذا کا یہ متن ادارہ بدر، ادارہ الفضل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ۔

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۳﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴﴾ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴿۵﴾

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۶﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سادہ زندگی کا ذکر

میں نے شروع کیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سادگی کا ایک انداز یہ بھی تھا کہ بعض اوقات اپنی ضرورت کی اشیاء خود بازار سے خرید فرماتے تھے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بازار میں داخل ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کپڑے کے تاجر کے پاس بیٹھ گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار درہم میں پاجامہ یا شلوار، کھلا پاجامہ جو ہوتا ہے وہ خریدے۔ اس زمانے میں تھے۔ ہمارے بعض لوگوں نے تو اس کا ترجمہ شلواریں کیا ہے لیکن یہ شلوار نہیں، کھلا پاجامہ ہوتا تھا۔ بہرحال بازار والوں کا ایک وزن کرنے والا تھا جو چیزیں تولتا تھا یعنی کپڑے تول کے فروخت ہوتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تولو اور کچھ زیادہ دو یعنی خریدی ہوئی چیز کا وزن جو ہے بیشک اس میں زیادہ ڈال دو۔ وزن کرنے والے نے کہا۔ یہ ایسی بات ہے جو میں نے کسی سے نہیں سنی۔ لوگ یہ تو کہتے ہیں کہ کم وزن آئے تا کہ قیمت کم لگے لیکن آپؐ نے فرمایا بیشک قیمت زیادہ لگ جائے۔ وزن زیادہ اور صحیح ہونا چاہیے اور احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ جھکاؤ اس طرف ہو جس طرف چیز ڈالی گئی ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں میں نے اس سے کہا: تمہارے دین میں سختی اور بے مروّتی کے لیے یہی کافی ہے کہ تم اپنے نبی کو نہیں پہچانتے۔ آپس میں حضرت ابوہریرہؓ سے بات شروع ہو گئی ہے جب اس نے حیرانی کا اظہار کیا۔ اس نے ترازو پھینک دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کی طرف لپکا اس ارادے سے کہ اسے بوسہ دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس سے کھینچ لیا اور فرمایا یہ کیا ہے؟ عجمی لوگ اپنے بادشاہوں کے ساتھ ایسا کرتے ہیں جبکہ میں بادشاہ نہیں ہوں۔ اب وہ غیر تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی نیت لگی کہ وہ دنیاداری والی نیت ہے۔ اس لیے آپؐ نے فرمایا نہیں۔ میں بادشاہ نہیں ہوں۔ اس لیے تمہیں اس طرح مصافحہ نہیں کرنے دوں گا کہ تم بوسہ دو۔ میں تو تم ہی میں سے ایک آدمی ہوں۔ پھر اس نے وزن کیا اور کچھ زیادہ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وہ کپڑے خریدے۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اٹھانے کے لیے پہلے آگے بڑھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چیز کا مالک اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اسے خود اٹھائے سوائے اس کے کہ وہ کمزور ہو اور اسے اٹھانے سے عاجز ہو تو اس کا مسلمان بھائی اس کی مدد کرے۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! کیا آپؐ یہ پائجامے بھی پہنتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! سفر و حضر میں، رات اور دن میں کیونکہ مجھے ستر کا حکم دیا گیا ہے اور میں نے اس سے زیادہ ستر والی کوئی چیز نہیں پائی۔ بڑا اچھا لباس ہے یہ۔

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد للهيثمي جزء5 صفحہ 150-149 حدیث نمبر 8510 دار الکتب العلمیہ 2001ء)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ وہ کہتی تھیں حضرت ابوبکرؓ میرے گھر کے اندر آئے۔ اس وقت میرے پاس انصار کی لڑکیوں میں سے دو لڑکیاں تھیں۔ وہ گا رہی تھیں۔ جو اشعار بُعاث کی جنگ میں انصار نے کہے تھے۔ اسلام سے پہلے اہلِ یثرب یعنی اوس اور خزرج خانہ جنگی کی حالت میں تھے اور ان کے درمیان آخری جنگ جو تاریخ عرب میں ملتی ہے وہ جنگ بعاث کے نام سے مشہور ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ نبوت میں یہ ہوئی تھی جبکہ آپؐ مکہ میں مقیم تھے۔ مدینہ آنے سے پہلے یہ جنگ ہوئی اور ختم ہو گئی۔ بہرحال وہ کہتی تھیں کہ وہ گانے والی لڑکیاں میرے پاس بیٹھی تھیں۔ کوئی ڈُومنیاں نہیں تھیں، پیشہ ور گانے والیاں نہیں تھیں بلکہ میری سہیلیاں تھیں۔ تو حضرت ابوبکرؓ نے کہا: تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں شیطان کی بانسریاں لے کر کیا بیٹھی ہو؟ اور یہ واقعہ عید کے دن کا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر! ہر ایک قوم کی عید ہوا کرتی ہے اور یہ ہماری عید ہے

یعنی ان کو گیت گانے دو۔ مت روکو۔ سادہ بے تکلف ماحول ہے، کوئی شرک کی بات نہیں ہو رہی تو بلاوجہ روکنا ٹوکنا بھی نہیں چاہیے۔ آپؐ نے انہیں گانے کی اجازت دے دی۔

(صحیح البخاری، کتاب العیدین باب سُنَّةِ الْعِيدَيْنِ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ حدیث نمبر 952، مترجم جلد 2 صفحہ 350 تا 351 نظارت اشاعت) (ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ حصہ اوّل مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے صفحہ 263)

حضرت ہند بن ابی ہالہؓ کی روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام کرنے میں پہل کرنے کا وصف یوں بیان ہوا ہے کہ آپؓ کہتے ہیں کہ

جو شخص بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سلام کرنے میں پہل کرتے تھے بلکہ بچوں کو بھی سلام کرنے میں پہل کیا کرتے تھے۔

(الجامع لشعب الایمان بیہقی جلد 3 صفحہ 29 حدیث:1362 مکتبۃ الرشد 2003ء)

چنانچہ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کے پاس سے گزرے تو

آپؐ نے انہیں سلام کیا۔ (صحیح مسلم کتاب السلام باب استحباب السلام علی الصبیان مترجم جلد 12 صفحہ 43-42 حدیث 4017 شائع کردہ نور فاؤنڈیشن)

اسی طرح ایک اَور روایت ہے۔حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے پاس جاتے تو ان کے بچوں کو سلام کرتے اور ان کے سروں پر ہاتھ پھیرتے اور ان کے لیے دعا کیا کرتے تھے۔ (السنن الکبری للنسائی کتاب المناقب باب ابناء الانصارؓ حدیث 8349 جلد 5 صفحہ 92 دار الکتب العلمیہ 1991ء) بڑا سادہ ماحول تھا لیکن ادب کے دائرے میں صحابہؓ کی طرف سے بھی یہی اظہار ہوتا تھا۔ بچے بھی انتہائی ادب میں رہتے تھے۔ جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھتا یا کسی حاجت کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ تحمّل سے بیٹھے رہتے یہاں تک کہ وہ شخص خود اٹھ کر چلا جاتا۔ (المعجم الکبیر جلد 22 صفحہ 158 حدیث 414 مکتبہ ابن تیمیہ)

یہ سادگی اور تحمّل حاجت لے کر آنے والے کو تسلّی اور حوصلہ بھی دلاتی تھی کہ وہ اپنی بات آرام سے بیان کرے اور یہی ایک طریقہ ہے جو ہمارے عہدیداروں کو بھی اختیار کرنا چاہیے۔

ایک روایت میں ہے حضرت امام حسینؓ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھتے بیٹھتے ذکر الٰہی کرتے اور جب کسی قوم کے پاس جاتے تو جہاں مجلس ختم ہوتی وہیں تشریف رکھتے اور یہی ارشاد فرماتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہم نشین کو اس کا حق دیتے۔ کوئی یہ گمان نہ کرتا کہ کوئی دوسرا اس سے زیادہ معزّز ہے۔ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھتا تھا، حضورؐ کے پاس اپنی کوئی ضرورت بیان کرتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب کے ساتھ اس کے ساتھ رہتے یہاں تک کہ وہ خود اٹھ کر چلا جاتا اور جو آپؐ سے اپنی حاجت طلب کرتا آپ اسے بغیر دیے یا نرمی سے بات کئے بغیر واپس نہ کرتے۔ یا دیتے تھے یا پھر اگر نہ دے سکتے تو پھر انتہائی نرمی سے بات کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خندہ پیشانی، سخاوت اور حسنِ خُلق سب کے لیے تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے بمنزلہ باپ ہو گئے تھے۔ حقوق کے لحاظ سے آپؐ کے نزدیک سب برابر تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس علم اور حیا اور صبر اور امانت کی مجلس ہوتی تھی۔ نہ اس میں آوازیں بلند ہوتی تھیں، نہ قابلِ احترام چیزوں کی بے حرمتی ہوتی، نہ کسی کی کمزوریوں کو بیان کیا جاتا۔ سب آپس میں برابر ہوتے اور تقویٰ کے سبب وہ ایک دوسرے پر فضیلت رکھتے۔ ایک دوسرے سے انکساری سے پیش آتے۔ بڑے کی عزت کرتے اور چھوٹے پر رحم کرتے اور ضرورت مند کو ترجیح دیتے اور اجنبی کا خیال رکھتے۔ (ماخوذ از شمائل النبی ﷺ صفحہ 139، 140 حدیث 321 شائع کردہ نور فاؤنڈیشن)

آپؐ کی مجالس کی سادگی کا ذکر

ایک روایت میں یوں ملتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجالس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت جابر بن سَمُرَہؓ نے بیان کیا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سَو سے زیادہ بار بیٹھا۔ آپؐ کے صحابہؓ شعر پڑھتے اور جاہلیت کی باتوں میں سے کچھ کا آپس میں تذکرہ کرتے اور آپؐ خاموش ہوتے اور کبھی ان کے ساتھ مسکراتے۔ (سنن الترمذی ابواب الادب باب ما جاء فی إنشاد الشعر... حدیث 2850) سادہ مجلسیں ہوتیں۔

اسی طرح ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابو ذرؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہؓ کے درمیان تشریف فرما ہوتے، جب کوئی پردیسی شخص آتا تو وہ پہچان نہیں سکتا تھا کہ ان میں سے آپؐ کون ہیں یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں یہاں تک کہ وہ پوچھتا۔
(سنن ابی داؤد کتاب السنة باب فِی الْقَدَرِ حدیث 4698)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرتِ مدینہ کا واقعہ ہے، بہت دفعہ ہم نے سنا ہے۔ اس میں بھی آپؐ کی سادگی کی مثال ہی ہے۔ اس کو حضرت مصلح موعودؓ نے یوں بیان کیا ہے کہ ''اس'' ہجرت کے ''موقع پر ایک ایسی بات ہوئی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سادگی کے کمال پر دلالت کرتی تھی۔ مدینہ کے اکثر لوگ آپ کی شکل سے واقف نہ تھے۔ جب قبا سے باہر آپ ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ بھاگتے ہوئے مدینہ سے آپ کی طرف آ رہے تھے تو چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت زیادہ سادگی سے بیٹھے ہوئے تھے ان میں سے ناواقف لوگ حضرت ابو بکرؓ کو دیکھ کر جو عمر میں کچھ چھوٹے تھے مگر ان کی ڈاڑھی میں کچھ سفید بال آئے ہوئے تھے اور اسی طرح ان کا لباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ بہتر تھا یہی سمجھتے تھے کہ ابو بکرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور بڑے ادب سے آپ کی طرف منہ کر کے بیٹھ جاتے تھے۔ حضرت ابو بکرؓ نے جب یہ بات دیکھی تو سمجھ لیا کہ لوگوں کو غلطی لگ رہی ہے۔ وہ جھٹ چادر پھیلا کر سورج کے سامنے کھڑے ہو گئے اور کہا یا رسول اللہ! آپ پر دھوپ پڑ رہی ہے میں آپ پر سایہ کرتا ہوں اور اس لطیف طریق سے انہوں نے لوگوں پر ان کی غلطی کو ظاہر کر دیا۔'' (دیباچہ تفسیر القرآن، انوار العلوم جلد 20 صفحہ 227)

آپؐ کی سادہ مجلس کا ذکر حضرت انس بن مالکؓ یوں بیان کرتے ہیں کہ ایک بار ہم مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں ایک شخص اونٹ پر سوار اندر آ گیا اور اس نے مسجد میں اونٹ بٹھا دیا یعنی مسجد کے باہر صحن یا کھلے میدان میں بٹھایا۔ پھر اس نے اس کا گھُٹنا باندھا۔ اس کے بعد اس نے وہاں لوگوں سے پوچھا کہ تم میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے درمیان تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔ ہم نے کہا کہ یہ سفید خوبصورت آدمی جو تکیہ لگائے ہوئے ہیں۔ تب اس شخص نے آپؐ سے کہا! اے عبد المطلب کے بیٹے! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں جواب دیتا ہوں۔ پھر اس شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: میں آپؐ سے سوال کروں گا اور سوال میں آپؐ سے سختی کروں گا اور مجھ پر ناراض نہ ہونا۔ آپؐ نے فرمایا: پوچھو جو تمہارے جی میں آئے۔ اس نے کہا: میں آپؐ کو اور جو آپؐ سے پہلے ہیں ان کے رب کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو تمام لوگوں کی طرف بھیجا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بارِ خدایا ہاں۔ اس نے کہا: آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا اللہ نے آپؐ کو یہ حکم دیا ہے کہ ہم دن رات میں پانچ نمازیں پڑھا کریں؟ آپؐ نے فرمایا: بارِ خدایا ہاں۔ اس نے کہا: آپؐ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا اللہ نے آپؐ کو حکم دیا ہے کہ سال کے اس مہینے یعنی رمضان میں ہم روزہ رکھیں؟ فرمایا: بارِ خدایا ہاں۔ اس نے کہا: آپؐ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے حکم دیا ہے کہ آپؐ ہمارے دولت مندوں سے صدقہ لے لیا کریں اور پھر ہمارے محتاجوں میں تقسیم کیا کریں؟ فرمایا: بارِ خدایا ہاں۔ تب اس شخص نے کہا: جو پیغام آپؐ لائے ہیں میں نے اس کو مان لیا اور میں اپنی اس قوم کا ایلچی ہوں جو میرے پیچھے ہے اور میں ضِمَامُ بن ثَعْلَبَہ ہوں اور بنو سعد بن بکر کی قوم سے ہوں۔ (صحیح البخاری کتاب العلم بَابُ مَا جَاءَ فِی العِلْمِ. ... مترجم جلد 01 صفحہ 123، 124 حدیث نمبر 63 شائع کردہ نظارت اشاعت) (ارشاد الساری جلد 01 صفحہ 236 دار الکتب العلمیہ 2007ء) یہ بخاری کی حدیث ہے۔

آپؐ صحابہؓ کو بھی سادگی کی تلقین فرماتے تھے۔

چنانچہ حضرت بَرَاء بن عازِبؓ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات باتیں کرنے کا حکم دیا اور سات سے ہی روکا۔ اور وہ باتیں یہ تھیں کہ ہمیں سونے کی انگوٹھی، حریر اور دیباج یعنی نرم ریشم اور استبرق موٹا ریشم پہننے اور قسی یعنی دھاری دار کپڑے جو مصر سے لائے جاتے تھے وہ خاص قسم کے کپڑے تھے ان میں ریشم ہوتا تھا اور ریشمی زین پوش کے استعمال کرنے سے روکا ہے اور ہمیں حکم دیا کہ ہم جنازوں کے ساتھ جائیں، بیمار کی عیادت کریں اور ہر کس و ناقص کو سلامتی کی دعا دیں۔ (صحیح البخاری کتاب المرضی باب وجوب عیادۃ المریض حدیث 5650، مترجم جلد 14 صفحہ 13 - 14، صفحہ 254-253 شائع کردہ نظارت اشاعت)

شارح بخاری علامہ ابنِ حجر نے مردوں پر ریشم کی حرمت کے بارے میں وجوہات یہ بیان کی ہیں کہ اس کی ایک وجہ فخر اور تکبر ہے۔ دوسرا اس کا پُر تعیّش اور زیب وزینت کا کپڑا ہونا ہے جو مردانہ وقار کے خلاف ہے اور عورتوں کے زیب وزینت کے لائق ہے۔ تیسرا مشرکین کے ساتھ مشابہت ہے۔
(ماخوذ از فتح الباری جلد 10 صفحہ 351 آرام باغ کراچی)

ریشمی زین پوش کی ممانعت کے بارے میں لکھا ہے کہ اس کی ممانعت عجمیوں یعنی شاہانہ طرز رکھنے والے بادشاہوں سے مشابہت، فضول خرچی یا بلا موجب آرائش کی وجہ سے ہے۔
(ماخوذ از فتح الباری جلد 10 صفحہ 378 آرام باغ کراچی)

اسی طرح سونے کے زیورات کی ممانعت کے بارے میں ایک شارح نے لکھا ہے کہ فارس اور روم کے مرد اور عورتیں سونے کے زیورات سے آراستہ ہوتے تھے اور کسریٰ و قیصر اور اہل جاہ و مال سونے کے کنگن پہنتے تھے جو ان کے بازو کو بھر دیتے تھے۔ وہ سونے کے ہار، تاج اور زنجیریں بھی استعمال کرتے تھے جو ان کے نزدیک زینت، فخر، اِترانے، تکبّر اور زمین میں بڑائی جتانے کا مظاہرہ تھے۔ وہ سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھاتے پیتے بھی تھے۔ مصر کے فراعِنہ بھی اکثر یہ کام کیا کرتے تھے۔
(فتح المنعم شرح صحیح مسلم جزء 8 صفحہ 349 دار الشروق)

اسی طرح ایک روایت میں آتا ہے کہ آپؐ صحابہؓ کے گھر بڑی سادگی سے ان کا حال پوچھنے جایا کرتے تھے۔ حضرت جابر بن عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ میں ایک بار بیمار ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ میری عیادت کے لیے پیدل تشریف لائے اور انہوں نے مجھے بے ہوش پایا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا پھر اپنے وضو کا پانی مجھ پر ڈالا اور مجھے ہوش آیا۔ (صحیح البخاری کتاب المرضی باب عیادۃ المغمی علیہ حدیث 5651 مترجم جلد 14 صفحہ 18 شائع کردہ نظارت اشاعت)

آپؐ کی زندگی میں کوئی بناوٹ نہیں تھی۔ انتہائی سادگی تھی۔ صحابہؓ کے ساتھ بھی یہی تھا کہ سادگی اختیار کریں اور ان کو سمجھایا کرتے تھے تا کہ ان کی بھی اصلاح ہوتی رہے۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری کو خود لے کر چلتے اور صبح کی نماز کے بعد اور عصر کے بعد کچھ دیر پیدل بھی چلتے تھے۔
(کتاب المعجم۔ ابن الأعرابی جلد 2 صفحہ 493 حدیث 956، دار ابن الجوزی 1997ء)

سادگی سے رہنا اور ان کو سکھانا۔ اس سادگی سے متعلق روایت یہ ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ بدر کے دن ہر تین آدمی ایک اونٹ پر باری باری سوار ہوتے تھے۔ حضرت ابو لُبابہؓ اور حضرت علی بن ابی طالبؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہی اونٹ پر شریک تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدل چلنے کی باری آئی تو ان دونوں نے عرض کیا کہ ہم آپؐ کی طرف سے پیدل چل لیتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: تم دونوں مجھ سے زیادہ طاقتور نہیں ہو اور نہ ہی میں تم دونوں سے ثواب کے معاملے میں بے نیاز ہوں یعنی مجھے بھی ثواب کی ضرورت ہے۔ اس لیے جو اصول مقرر ہو گیا ہے اس کے مطابق عمل ہو گا۔
(مسند احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 92 مسند عبد اللہ بن مسعود حدیث 3901 عالم الکتب بیروت 1998ء)

حضرت عمرو بن حارثؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کوئی دینار چھوڑا نہ درہم نہ غلام نہ کوئی لونڈی سوائے اپنی سفید خچر کے جس پر آپؐ سوار ہوا کرتے تھے اور اپنے ہتھیاروں کے اور ایک زمین کے جو آپؐ نے مسافروں کے لیے وقف کر دی تھی۔
(صحیح البخاری، کتاب المغازی باب مَرَضِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَوَفَاتِہِ حدیث نمبر 4461، مترجم جلد 9 صفحہ 346 شائع کردہ نظارت اشاعت)

حضرت مصلح موعودؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

''رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی ثابت ہے کہ آپ اچھی سے اچھی غذا بھی کھا لیتے تھے مگر یہ بھی ثابت ہے کہ آپؐ نے فاقے بھی کئے اور بعض دفعہ اتنے لمبے فاقے کئے کہ آپ کو اپنا پیٹ باندھنا پڑا۔'' (خطبات محمود جلد 29 صفحہ 60)

لیکن ہر حالت میں آپؐ کی زندگی شکر اور سادگی میں ہی بسر ہوئی۔

آپؐ کی سادہ زندگی کے بارے میں حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بڑی سادہ تھی۔ آپؐ کسی کام کو عار نہیں سمجھتے تھے۔ اپنے اونٹ کو خود چارا ڈالتے۔ گھر کے کام کاج کرتے۔ اپنی جوتیوں کی مرمت کر لیتے، کپڑے کی پیوند لگا لیتے، بکری دوہ لیتے، خادم کو اپنے ساتھ بٹھا کر کھانا کھلاتے، آٹا پیستے پیستے اگر وہ تھک جاتا تو اس میں اس کی مدد کرتے، بازار سے گھر کا سامان اٹھا کر لانے میں شرم محسوس نہ کرتے۔ امیر غریب ہر ایک سے مصافحہ کرتے۔ سلام میں پہل کرتے۔ اگر کوئی معمولی کھجوروں کی دعوت بھی دیتا تو آپؐ اسے حقیر نہ سمجھتے اور قبول کرتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہایت ہمدرد، نرم مزاج اور حلیم الطبع تھے۔ آپؐ کا رہن سہن بڑا صاف ستھرا تھا۔ بشاشت سے پیش آتے۔ تبسم آپؐ کے چہرے پر جھلکتا رہتا۔ آپؐ زور کا قہقہہ لگا کر نہیں ہنستے تھے۔ خدا کے خوف سے فکرمند رہتے لیکن تُرش رَوی اور خشکی نام کو نہ تھی۔ منکسر المزاج تھے لیکن اس میں کسی کمزوری، پست ہمتی کا شائبہ تک نہ تھا۔ بڑے سخی یعنی کھلے ہاتھ کے تھے لیکن بے جا خرچ سے ہمیشہ بچتے۔ نرم دل، رحیم و کریم تھے۔ ہر مسلمان سے مہربانی سے پیش آتے۔ اتنا پیٹ بھر کر نہ کھاتے کہ ڈکار لیتے رہیں۔ کبھی حرص وطمع کے جذبے سے ہاتھ نہ بڑھاتے بلکہ صابر وشاکر اور کم پر قانع رہتے۔

(حدیقۃ الصالحین باب 5 سردارِ دوجہاں حضرت خاتم النبیین محمد مصطفیٰ ﷺ حدیث نمبر 43 صفحہ 33،34)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ قبول فرمایا کرتے تھے اور خود بھی ہدیہ بھیجا کرتے تھے۔ (صحیح البخاری کتاب الھبۃ باب المکافاۃ فی الھبۃ حدیث 2585 ،مترجم جلد 4 صفحہ 631 شائع کردہ نظارت اشاعت) چھوٹے سے چھوٹا تحفہ بھی ہوتا جیسا کہ بیان ہوا ہے قبول کرتے اور پھر اس کے بدلے میں دیا بھی کرتے تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے کہ

اے اللہ! محمد کی آل کو اتنی روزی دے جتنی کہ ضروری ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب الرقاق باب کَیْفَ کَانَ عَیْشُ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَصْحَابِہٖ، وَتَخَلِّیِھِمْ مِنَ الدُّنْیَا حدیث 6460، مترجم جلد 15 صفحہ 227 شائع کردہ نظارت اشاعت)

اپنی اولاد کے لیے بھی سادہ زندگی کے لیے خواہش کی اور اسی کی دعا کی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے کو برا نہیں کہا۔ اگر آپؐ اس کو پسند کرتے تو کھا لیتے ورنہ چھوڑ دیتے۔ (صحیح البخاری کتاب المناقب باب صفۃ النبی ﷺ حدیث 3563 مترجم جلد 7 صفحہ 67 شائع کردہ نظارت اشاعت) بعض دفعہ بعض چیزیں انسان کو پسند نہیں ہوتیں۔ اگر نہیں ہے تو کچھ نہیں کہنا۔ ذرا سا چکھ کے خاموشی سے چھوڑ دیتے۔

حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پشم کا لباس پہنا یعنی پشم جو کھردری اُون کا گرم کپڑا ہوتا ہے جو سردیوں میں پہنتے تھے، وہ بھی پہنا۔ مرمت کیے ہوئے جوتے پہنے۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ سخت کھانا کھایا اور سادہ پہنا۔ جب دریافت کیا گیا کہ سخت کھانے سے کیا مراد ہے تو انہوں نے کہا کہ جَو کی موٹی روٹی جو بغیر پانی کے گھونٹ کے حلق سے نیچے نہیں اترتی تھی۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الاطعمۃ باب خبز الشعیر حدیث 3348)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زِرہ جَو کے عوض گروی رکھی تھی اور میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جَو کی روٹی اور پرانی چربی یعنی جس سے کچھ بُو آ رہی تھی لے کر گیا اور میں نے آپؐ کو یہ کہتے سنا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کے پاس صبح شام کے لیے سوا ایک صاع کے اَور کچھ نہیں ہے۔ یہ صاع اناج ڈھائی سیر کے یعنی ڈھائی کلو کے برابر ہوتا تھا جبکہ نو گھر تھے جنہوں نے یہ کھانا کھانا تھا۔

(صحیح البخاری کتاب الرھن باب الرھن فی الحضر، حدیث 2508 مترجم جلد 4 صفحہ 539 شائع کردہ نظارت اشاعت) (لغات الحدیث جلد 2 صفحہ 648)

حضرت یوسف بن عبداللہ بن سلامؓ بیان کرتے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روٹی کے ایک ٹکڑے پر کھجور رکھی اور فرمایا: یہ اس کا سالن ہے۔ (سنن ابی داؤد کتاب الایمان باب الرجل یحلف ان لایتأدم حدیث 3259) یعنی کھجور کے ساتھ آپؐ روٹی کھا رہے تھے۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک دن گرم کھانا لایا گیا آپؐ نے تناول فرمایا: جب فارغ ہوئے تو کہا: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اتنے اتنے عرصے سے گرم کھانا نہیں کھایا تھا۔ بڑے عرصے کے بعد آج گرم کھانا کھایا ہے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الزھد باب معیشۃ آل محمد ﷺ حدیث 4150)

عروہ نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی۔ انہوں نے عروہ سے کہا کہ میرے بھانجے ہماری تو ایسی حالت تھی کہ کبھی دو مہینے گزر جاتے اور ہم تیسرا چاند بھی دیکھ لیتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں آگ نہ سلگائی جاتی۔ میں نے پوچھا: آپؓ کا گزارا کس سے ہوتا تھا؟ کہنے لگیں یہ دو کالی چیزیں ہیں یعنی کھجور اور پانی۔ ہاں یہ بھی تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ انصاری پڑوسی تھے ان کی دودھیل اونٹنیاں ہوتی تھیں وہ اپنے گھروں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ بھیج دیا کرتے تھے اور آپؐ ہم سب کو وہی پلا دیتے تھے۔

(صحیح البخاری کتاب الرقاق باب کیف کان عیش النبی و اصحابہ، حدیث 6459 ،مترجم جلد 15 صفحہ 226 شائع کردہ نظارت اشاعت)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت وفات پائی جب ہم اَسْوَدَیْن یعنی کھجور اور پانی سیر ہو کر کھاتے تھے۔ (صحیح البخاری کتاب الاطعمۃ باب من اکل حتی شبع حدیث 5383، مترجم جلد 13 صفحہ 335 شائع کردہ نظارت اشاعت) وہ وافر مقدار میں ہوتی تھیں اسی سے پیٹ بھر لیا کرتے تھے۔ کھجور کھالی اور پانی پی لیا۔

علامہ ابن حجر عسقلانی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ اَلْاَسْوَدَان یعنی دو سیاہ چیزوں کا اطلاق کھجور اور پانی پہ ہوتا ہے۔ جبکہ سیاہ رنگ صرف کھجور کا ہے نہ کہ پانی کا۔ پانی تو سیاہ نہیں ہوتا۔ حضرت عائشہؓ نے کہا ہے۔ ہم دو کالی چیزوں پہ گزارا کرتے تھے لیکن وہ کہتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک کے غلبے کی وجہ سے دونوں کو ایک ہی صفت سے متّصف کر دیا گیا ہے اور جب دو چیزیں ایک ساتھ ذکر کی جائیں تو انہیں ان دونوں میں سے زیادہ مشہور چیز کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ (فتح الباری جلد 11 صفحہ 354، آرام باغ کراچی)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”اللہ تعالیٰ سے گہرے تعلقات رکھنے والے لوگوں کی غذائیں ہمیشہ کم ہوتی ہیں یعنی وہ اپنے ہی جیسے سامان، حالات، صحت اور معدے رکھنے والے انسانوں سے کم خوراک کھاتے ہیں۔ یہ نہیں کہ اگر ایک انسان کا معدہ خراب ہو اور وہ زیادہ نہ کھا سکے تو کہا جائے اس میں روحانیت زیادہ ہے کیونکہ شرط یہ ہے کہ دوسرے سامان بھی ایک ہی جیسے ہوں، ایک ہی حالت میں وہ انسان جس میں روحانیت ہوگی دوسرے سے کم کھائے گا۔ اسی لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مومن ایک انتڑی سے کھاتا ہے تو کافر دس انتڑیوں سے۔ خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کی غذا بہت کم تھی۔“ (خطبات محمود جلد 12 صفحہ 274 - 275)

اسی مضمون کو بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ”طیبین اور طاہرین کا سیر ہو کر کھانا اس قسم کا سیر ہونا نہیں ہے جو ان لوگوں کا ہوا کرتا ہے جن کے حق میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ایسے کھاتے ہیں جیسے چارپائے کھایا کرتے ہیں اور آگ ان کا ٹھکانا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی وقت سیر ہو کر کھانا اور ہی نور ہے اور اگر اس سیری کو ان لوگوں کی طرف نسبت دی جاوے جن کا اصل مقصد اِحْتِظَاظْ“ یعنی لذت حاصل کرنا ہے ”اور تَمَتُّع ہے“ اس سے فائدہ اٹھانا ہے ”اور جن کی نگاہیں نفسانی شہوات کے اِسْتِفَا“ اسی سے فائدہ اٹھانا ہے اور شہوات سے ہی لذت اٹھانا ہے، یہاں ”تک محدود ہیں تو اس سیری کو ہم ہرگز سیری نہیں کہہ سکتے۔ سیری کی تعریف میں پاکوں اور مقدسوں کی اصطلاح اور ناپاکوں اور شکم پرستوں کی اصطلاح الگ الگ ہے اور پاک لوگ اسی قدر غذا کھانے کا نام سیری رکھ لیتے ہیں کہ جب فی الجملہ وقت جُوع دور ہو جائے ”یعنی بھوک جب دور ہو جائے ”اور حرکات وسکنات پر قوت حاصل ہو جائے۔“ جب آدمی میں تھوڑی سی طاقت آ جائے اور اپنے کام کر سکے۔ ”غرض مومن کی سیری یہی ہے کہ اس قدر غذا کھائے جو اس کی پشت کو قائم رکھے اور حقوق واجبہ ادا کر سکے۔ پس جو سید المومنین ہے اس کی سیری کا قیاس عام لوگوں کی سیری پر قیاس مع الفارق ہے“ یعنی یہ نہیں ہوسکتا کہ آپؐ کا مقابلہ کیا جائے عام لوگوں کے ساتھ۔ آپؐ کی تو بات ہی اور تھی۔ بہت بڑا واضح فرق ہے دونوں کے درمیان۔ آپؐ فرماتے ہیں ”اسی طرح بہت لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان عظیم کو نہیں سمجھا اور الفاظ کے مَوْرِدِ استعمال کو ملحوظ نہیں رکھا اور اپنے تئیں غلطی میں ڈال لیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی وقت یہ فرمانا کہ میں سیر ہو گیا ہوں ہرگز اس قول کا مُرَادِف نہیں کہ جو دنیاداروں کے منہ سے نکلتا ہے جنہوں نے اصل مقصد اپنی زندگی کا کھانا ہی سمجھا ہوا ہوتا ہے۔ غرض پاکوں کا کام اور کلام پاکوں کے مراتبہ عالیہ کے موافق سمجھنا چاہئے اور ان کے امور کا دوسروں پر قیاس کرنا صحیح نہیں ہے۔ وہ درحقیقت اس عالم سے باہر ہوتے ہیں گو بصورت اسی عالم کے اندر رہی ہوں۔“

(مکتوبات احمد جلد 1 صفحہ 537، 538 مکتوب نمبر 20 بنام میر عباس علی شاہ صاحب)

حضرت ابو امامہ باہلیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں جَو کی روٹی کبھی نہیں بچتی تھی یعنی بقدر ضرورت ہی ہوتی تھی۔ اتنا ہی پکتی تھی جتنی وہ کھائی جائے۔

(شمائل النبیؐ تالیف امام ترمذی صفحہ 56 حدیث 138 شائع کردہ نور فاؤنڈیشن)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں گندم اور پھر میدے کی روٹی تو مالداروں کو نصیب ہوتی تھی۔ کبھی کبھی آیا کرتی تھی کیونکہ گندم اس زمین میں کاشت نہیں ہوتی تھی۔ شام جیسے دُور دراز علاقوں سے منگوانی پڑتی تھی اور کافی مہنگی ہوتی تھی۔ اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بالعموم جَو کی سادہ روٹی میسر آتی تھی اور آپؐ اسی کو کھا کر شکر ادا فرماتے۔ جَو کی سادہ روٹی بھی بغیر چھنے ہوئے ہوتی تھی اور وہ بھی روزانہ نہیں ہوتی تھی۔ یہ صرف آپؐ کا معمول ہی نہ تھا بلکہ آپؐ کے اہل خانہ کا بھی یہی معمول تھا کہ کئی کئی روز تک جَو کی روٹی بھی نصیب نہیں ہوتی تھی۔ (ماخوذ از زبدۃ الشمائل شرح شمائل ترمذی صفحہ 110-109)

جیسا کہ ابھی میں نے حضرت عائشہؓ کی روایت سے بتایا ہے کہ کھجور اور پانی پہ گزارہ ہوتا تھا۔ نوفل بن اِیاس ھُذَلِی کہتے ہیں۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ ہمارے ساتھ بیٹھا کرتے تھے اور وہ بہترین ساتھی تھے۔ ایک دن وہ ہمیں اپنے ساتھ لے گئے یہاں تک کہ جب ہم ان کے گھر داخل ہوئے، وہ اندر گئے اور غسل کیا۔ پھر باہر آئے اور ہمارے ساتھ بیٹھ گئے۔ ہمارے لیے ایک بڑا برتن لایا گیا جس میں روٹی اور گوشت تھا۔ جب وہ رکھا گیا تو حضرت عبدالرحمٰنؓ رو پڑے۔ میں نے کہا: اے ابومحمد! آپؓ کو کس چیز نے رلایا؟ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے تشریف لے گئے اور آپؐ نے اور آپؐ کے اہل بیت نے جَو کی روٹی سے بھی پیٹ بھر کر نہیں کھایا۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 1 صفحہ 309 دار الکتب العلمیہ 1990ء)

کھانا سیر ہو کر نہ کھانے کے بارے میں

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ایک دن میں دو مرتبہ روٹی اور زیتون کا تیل سیر ہو کر نہیں کھایا یہاں تک کہ آپؐ کی وفات ہوگئی۔

(صحیح مسلم کتاب الزھد والرقائق، مترجم جلد 15 صفحہ 173 حدیث 5269 شائع کردہ نور فاؤنڈیشن)

حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متواتر کئی راتیں خالی پیٹ گزارتے اور آپؐ کے گھر والے رات کا کھانا نہ پاتے اور اکثر ان کی روٹی صرف جَو کی روٹی ہوتی۔

(سنن الترمذی ابواب الزھد باب ماجاء فی معیشۃ النبی ﷺ و اٰلہ حدیث 2360)

ابو حَازِم کہتے ہیں مَیں نے حضرت سَہل بنِ سعدؓ سے پوچھا یعنی ان سے کہا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میدہ کھایا تھا؟ حضرت سہلؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سے اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مبعوث کیا اس وقت تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو وفات دی، میدہ نہیں کھایا۔ ابو حازم کہتے تھے کہ میں نے پوچھا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تمہارے پاس چھلنیاں تھیں؟ حضرت سہلؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سے اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مبعوث کیا اس وقت تک کہ آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے وفات دی، چھلنی نہیں دیکھی۔ ابو حازم کہتے تھے کہ میں نے پوچھا: تم بن چھنے جَو کو کیسے کھاتے تھے؟ حضرت سہلؓ نے کہا: ہم ان کو پیستے تھے اور ان میں پھونک مارتے تھے پھر جو اُڑ جاتا تھا وہ اُڑ جاتا یا چھلکا اُڑ جاتا۔ جو باقی رہ جاتا ہم اس کو گوندھ کر کھاتے تھے، آٹا بناتے تھے۔ (صحیح البخاری کتاب الاطعمۃ باب ما کان النبی و اصحابہ یأکلون حدیث 5413، مترجم جلد 13 صفحہ 361 - 362 شائع کردہ نظارت اشاعت)

مسروق کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہؓ کے پاس گیا۔ انہوں نے میرے لیے کھانا منگوایا اور فرمایا: جب بھی میں ایک دن میں دو مرتبہ سیر ہو کر کھاتی ہوں تو مجھے رونا آجاتا ہے اور میں رو پڑتی ہوں۔ میں نے کہا کیوں؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حالت یاد آجاتی ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا چھوڑی۔ خدا کی قسم! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی ایک دن میں دو مرتبہ روٹی اور گوشت پیٹ بھر کر نہیں کھایا۔ (شمائل النبی تالیف امام ترمذی صفحہ 57، 58 حدیث 142 شائع کردہ نور فاؤنڈیشن)

حضرت عائشہؓ نے یہ نہیں فرمایا کہ میں کھانا کھاتی نہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کھایا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کا شکر ادا کرنا چاہیے اور جو ملے کھانا چاہیے ورنہ یہ نہ کھانا بھی اس کی ناشکر گزاری ہے۔ ہاں ایسے وقت پہ آپؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد آجاتی تھی کہ کبھی بھی سیر ہو کر دو وقت کا کھانا نہیں کھایا۔ اصل چیز یہ ہے کہ نعمتیں جو میسر ہیں ان سے انسان فائدہ اٹھائے لیکن پہلی حالت کو بھی ہمیشہ یاد رکھے۔

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؓ بخاری کی شرح میں تحریر کرتے ہیں کہ ”نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کیا کھاتے تھے۔ روایات میں صحابہؓ کی زندگی کے ان واقعات کا ذکر ہے جب ابتدائے اسلام میں انہیں بھوک، افلاس اور مالی تنگی کا سامنا تھا مگر اس دور میں بھی ان کی قناعت اور توکّل اس شان کا تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے دیئے پر راضی تھے اور جب ان کو مال ملے تو بھی اموال کی کثرت نے ان کی قناعت، توکّل اور بے نفسی میں کوئی فرق نہیں ڈالا۔ ہر دو اد وار انہوں نے شکر اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی قدر دانی اور اس کے فضلوں کی یاد میں گزارے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ”جب کسریٰ کو شکست ہوئی اور مال غنیمت مسلمانوں کے ہاتھ آیا تو ان میں کچھ ہوائی چکیاں بھی تھیں جن سے باریک آٹا پیسا جاتا تھا۔ اس سے پہلے مکہ اور مدینہ کے رہنے والے سِل بٹّہ پر“ یعنی پتھروں پر ”دانوں کو پیس لیا کرتے تھے اور پھونکوں سے اس کے چھلکے اڑا کر روٹی پکا لیا کرتے تھے۔ جب مدینہ میں ہوائی چکیاں آئیں“ یعنی Windmill قسم کی چیز ” اور ان سے باریک میدہ تیار کیا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ پہلا آٹا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں پیش کیا جائے تا کہ سب سے پہلے آپ ہی اس آٹے کی نرم نرم روٹی کھائیں۔ چنانچہ آپ کے حکم کے مطابق وہ آٹا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں پیش ہوا۔ آپ نے ایک عورت کو دیا کہ وہ اسے گوندھ کر روٹی تیار کرے۔ جب میدے کے گرم گرم اور نرم نرم پھلکے تیار کر کے آپ کے سامنے لائے گئے تو آپ نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے ایک لقمہ توڑا اور اپنے منہ میں رکھ لیا مگر وہ لقمہ ابھی آپ نے اپنے منہ میں ڈالا ہی تھا کہ آپ کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگے۔ دیکھنے والی عورتیں حیران رہ گئیں کہ آپ کے آنسو کیوں گرنے لگے ہیں۔ چنانچہ کسی نے آپ سے پوچھا خیر تو ہے کیسی عمدہ اور نرم روٹی ہے اور آپ کے گلے میں پھنس رہی ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میرے گلے میں یہ روٹی اپنی خشکی کی وجہ سے نہیں پھنسی بلکہ اپنی نرمی کے باعث پھنسی ہے۔ رنج کے واقعات نے مجھے رنجیدہ نہیں کیا بلکہ خوشی کی گھڑیوں نے مجھے افسردہ بنا دیا ہے۔“ یہ خوشی کا موقع ہے کہ جو پیشگوئیاں تھیں اس کے مطابق ہمیں مال، سب کچھ مل رہا ہے۔ ” ایک زمانہ تھا جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں موجود تھے۔ انہی کی برکت سے آج یہ نعمتیں ہمیں میسر ہیں مگر آپؐ کا یہ حال تھا کہ مدتوں گھر میں آگ نہیں جلتی تھی اور اگر روٹی پکتی بھی تو اس طرح کہ ہم سِل بٹّہ پر غلّہ پیس لیا کرتے اور پھونکوں سے اس کے چھلکے اڑا کر روٹی پکا لیا کرتے۔ مجھے خیال آتا ہے کہ یہ نعمتیں ہمیں جس کے طفیل میسر آئی ہیں وہ تو آج ہم میں نہیں کہ ہم یہ نعمت اس کے سامنے پیش کرتے اور دولتیں اس کے قدموں پر نثار کرتے لیکن ہم جن کا ان کامیابیوں کے ساتھ کوئی بھی تعلق نہیں ان نعمتوں سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ یہ خیال تھا جس نے مجھے تڑپا دیا اور جس کی وجہ سے میدے کا نرم نرم لقمہ بھی میرے گلے میں پھنس گیا۔“ (صحیح البخاری مترجم جلد 13 صفحہ 363، 364 شائع کردہ نظارت اشاعت)

علی بن اَقْمَر سے روایت ہے۔ میں نے حضرت ابو جُحَیْفَہؓ سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔ ٹیک لگا کر، پیچھے سہارا لے کے نہیں کھاتا۔

(صحیح البخاری کتاب الأطعمۃ باب الأکل متکأ، مترجم جلد 13 صفحہ 348 حدیث 5398 شائع کردہ نظارت اشاعت)

اس کے بارے میں علامہ ابن حجر نے لکھا ہے کہ کیا وجہ ہے۔ کیوں ٹیک لگا کر نہیں کھاتے تھے؟ لکھتے ہیں کہ یہ متکبروں اور اپنے آپ کو بڑا سمجھنے والوں کا طریق تھا اور بنیادی طور پر عجمی بادشاہوں سے یہ طریق اختیار کیا گیا تاہم اگر کسی شخص کو کوئی عذر یا رکاوٹ درپیش ہو جس کی وجہ سے وہ ٹیک لگائے بغیر نہ کھا سکتا ہو تو پھر ایسا کرنے میں کوئی برائی نہیں ہے۔ (فتح الباری جلد 9 صفحہ 676، قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی)

حضرت عبد اللہ بن عُبَیدؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے نبیؐ! اگر آپؐ ٹیک لگا کر کھائیں تو آپؐ کے لیے زیادہ آسان ہو گا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیشانی زمین کی طرف جھکا دی یہاں تک کہ قریب تھا کہ وہ زمین کو چھو لے اور فرمایا بلکہ مَیں تو اسی طرح کھاؤں گا جیسے عام بندہ کھاتا ہے اور اسی طرح بیٹھوں گا جیسے عام بندہ بیٹھتا ہے کیونکہ میں تو محض ایک بندہ ہوں۔ (سبل الہدیٰ والرشاد جلد 7 صفحہ 165 دار الکتب العلمیہ 1993ء)

اس کی وضاحت حضرت مصلح موعودؓ نے بھی کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ”جب آپ کھانا کھانے لگتے تو کھانے کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھتے اور فرماتے مجھے یہ تکبرانہ رویہ پسند نہیں کہ بعض لوگ ٹیک لگا کر کھانا کھاتے ہیں گویا وہ کھانے سے مستغنی ہیں۔“ (دیباچہ تفسیر القرآن، انوار العلوم جلد 20 صفحہ 376) ہمیں کوئی پرواہ نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساری باتوں کے کامل نمونہ ہیں۔ آپ کی زندگی میں دیکھو کہ آپ عورتوں کے ساتھ کیسی معاشرت کرتے تھے۔ میرے نزدیک وہ شخص بزدل اور نامرد ہے جو عورت کے مقابلے میں کھڑا ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی کو مطالعہ کرو تا تمہیں معلوم ہو کہ آپؐ ایسے خلیق تھے باوجودیکہ آپ بڑے بارُعب تھے لیکن اگر کوئی ضعیفہ عورت بھی آپ کو کھڑا کرتی تو آپ اس وقت تک کھڑے رہتے جب تک کہ وہ اجازت نہ دے۔ اپنے سودے خود خرید لایا کرتے تھے۔ ایک بار آپؐ نے کچھ خریدنا تھا۔ ایک صحابی نے عرض کی کہ حضور مجھے دے دیں۔ آپ نے فرمایا کہ جس کی چیز ہو اس کو ہی اٹھانی چاہئے۔ اس سے یہ نہیں نکالنا چاہئے کہ آپ لکڑیوں کا گٹھا بھی اٹھا کر لایا کرتے تھے۔“ یعنی یہ کہہ دینا کہ جی اپنی چیز اٹھاتے تو جنگل میں جا کے لکڑیاں بھی اکٹھی کر کے گٹھا سر پہ اٹھا کے لاتے تھے، وہ تو کسی سے اٹھوا کر ہی لاتے تھے لیکن بازار کی عام چیزیں جو ہوتی ہیں وہ عموماً آپؐ لاتے تھے۔ ” غرض ان واقعات سے یہ ہے“ آپؑ نے فرمایا کہ ان واقعات کو بیان کرنے سے غرض یہ ہے ” کہ آپ کی سادگی اور اعلیٰ درجہ کی بے تکلّفی کا پتہ لگتا ہے۔ آپؐ پاپیادہ بھی چلا کرتے تھے۔ اس وقت یہ کوئی تمیز نہ ہوتی تھی کہ کوئی آگے ہے یا پیچھے جیسا کہ آجکل وضع دار لوگوں میں پایا جاتا ہے کہ کوئی آگے نہ ہونے پاوے۔ یہاں تک سادگی تھی کہ بعض اوقات لوگ تمیز نہیں کر سکتے تھے کہ ان میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی داڑھی سفید تھی لوگوں نے یہی سمجھا کہ آپ ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں لیکن جب حضرت ابو بکر نے اٹھ کر کوئی خادمانہ کام کیا اور اس طرح پر سمجھا دیا کہ آپ پیغمبرؐ ہیں تب معلوم ہوا۔ بعض وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ دوڑے بھی ہیں ایک مرتبہ آپ آگے نکل گئے اور دوسری مرتبہ خود نرم ہو گئے تا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا آگے نکل جائیں اور وہ آگے نکل گئیں۔ اسی طرح پر یہ بھی ثابت ہے کہ ایک بار کچھ حبشی آئے جو تماشہ کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ان کا تماشہ دکھایا اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب آئے تو وہ حبشی ان کو دیکھ کر بھاگ گئے۔ غرض جب انسان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو غور سے مطالعہ کرتا ہے تو اسے بہت کچھ پتہ ملتا ہے لیکن بعض احمق کور باطن ایسے بھی ہیں جو آپ کی زندگی پر تدبّر تو کرتے نہیں اور اعتراض کرنے کے لئے زبان کھولتے ہیں یہ حال عیسائیوں اور آریوں کا ہے۔“

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 269 - 270 ایڈیشن 2022ء)

آج کل بھی اسلام کے خلاف، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بہت دریدہ دہنی کی جاتی ہے۔ بہرحال آپؐ کا مقام بہت اعلیٰ مقام ہے اور آپؐ کے ہر عمل میں ایک اُسوہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

☆☆☆☆☆☆

(روزنامہ الفضل انٹرنیشنل ۱۳/ نومبر ۲۰۲۶ء، صفحہ ۲ تا ۶)

131واں جلسہ سالانہ قادیان
مورخہ 25،26،27 دسمبر 2026ء کو منعقد ہوگا

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 131 ویں جلسہ سالانہ قادیان 2026ء کیلئے مورخہ 25،26،27 دسمبر (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ احباب جماعت کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز جو دعائیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے شاملین جلسہ کیلئے کی ہیں ہم سب کو ان کا وارث بنائے۔ آمین۔ اسی طرح اس جلسہ سالانہ کے ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

سیرت النّبی ﷺ

از تحریرات و فرمودات (سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

(تحقیق و ترتیب: مکرم آصف احمد خان صاحب)

قسط نمبر:26 (حصہ سوم)

احادیث کی کتب میں بھی ان دعاؤں کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما رأی من الناس إدبارا، قال: (اللھم سبع کسبع یوسف). فأخذتھم سنة حصت کل شیء، حتی أکلوا الجلود والمیتة والجیف (1) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب (قبولِ دعوتِ اسلام سے) لوگوں کو پیچھے ہٹتے دیکھا تو (اللہ سے) دعا کی: "اے اللہ! (ان پر) سات برس (قحط ڈال دے) جیسا کہ یوسف کے (عہد میں) سات برس تک (مسلسل قحط رہا تھا)۔" پس قحط نے انھیں آلیا۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اس کے بعد ابوسفیان (جو اس وقت تک اسلام نہیں لائے تھے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ اے محمد! آپ تو اللہ کی بندگی اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں اور بے شک یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم کے لوگ (جو مارے بھوک سے) مرے جاتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے ان کے لیے دعا کیجیے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے لئے دعا کی اور ابھی دعا ختم نہ ہوئی تھی کہ بادل آگئے اور موسلا دھار بارش شروع ہوگئی اور مکہ کی وادیاں پانی سے بھر گئیں۔ اتنی بارش ہوئی کہ بخاری میں روایت ہے کہ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! ایک ہفتہ ہم نے آفتاب (کی شکل) نہیں دیکھی تھی پھر آئندہ جمعہ میں ایک شخص اسی دروازے سے (مسجد میں) حاضر ہوا اور (اس وقت) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے (جمعہ کا) خطبہ دے رہے تھے پس وہ شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہوگیا اور اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! (لوگوں کے) مال (پانی کی کثرت سے) خراب ہوگئے اور راستے بند ہو گئے لہٰذا آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ بارش کو روک دے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے، اس کے بعد کہا: "اے اللہ! ہمارے آس پاس بارش برسا اور ہم پر نہ برسا،

ٹیلوں، پہاڑوں، پہاڑیوں، میدانوں، وادیوں اور درختوں کی جڑوں میں بارش برسا۔" حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ کہتے ہی) بارش بند ہوگئی اور ہم لوگ دھوپ میں چلنے پھرنے لگے (2)

معراج واسراء:

معراج اور اسراء سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دو اہم واقعات ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی علوشان کے مظہر ہیں جن کا ذکر قرآن کریم میں بھی ہوا ہے۔ یہ دونوں الگ الگ واقعات ہیں۔ لیکن انکو ایک ہی واقعہ سمجھا گیا ہے۔ اسکی وجہ احادیث میں ان سفروں کے اندرونی واقعات کا بلا تخصیص مل جل جانا ہے۔ لیکن ان دونوں واقعات یعنی معراج اور اسراء کے الگ الگ عنوان باندھے گئے ہیں۔ معراج سے مراد وہ روحانی سفر ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے آسمانوں تک کا کیا اس کا ذکر سورۃ النجم 6 تا 19 میں ہے۔ اور اسراء مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک کا روحانی سفر ہے جو سورۃ بنی اسرائیل میں مذکور ہے۔ یہ دونوں واقعات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی علوشان کے مظہر ہیں۔ لیکن امت نے ان واقعات کی حقیقت کو سمجھنے میں بھی غلطی کھائی ہے جسکی اصلاح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بطورِ حکم وعدل فرمائی ہے۔

معراج واسراء روحانی سفر ہیں:

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

"ایسی ایک اور غلطی جو مسلمانوں کے درمیان پڑ گئی ہے وہ معراج کے متعلق ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا تھا۔ مگر اس میں جو بعض لوگوں کا عقیدہ ہے کہ وہ صرف ایک معمولی خواب تھا۔ سو یہ عقیدہ غلط ہے۔ اور جن لوگوں کا عقیدہ ہے کہ معراج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی جسدِ عنصری کے ساتھ آسمان پر چلے گئے تھے۔ سو یہ عقیدہ بھی غلط ہے۔ بلکہ اصل بات اور صحیح عقیدہ یہ ہے کہ معراج کشفی رنگ میں ایک نورانی وجود کے ساتھ ہوا تھا۔ وہ ایک وجود تھا مگر نورانی، اور ایک بیداری تھی مگر کشفی اور نورانی جس کو اس دنیا کے لوگ نہیں سمجھ سکتے مگر وہی جن پر وہ کیفیت طاری ہوئی ہو؛ ورنہ ظاہری جسم اور ظاہری بیداری کے ساتھ آسمان پر جانے کے واسطے تو یہودیوں نے معجزہ طلب کیا تھا جس کے جواب میں قرآن شریف میں کہا گیا تھا قل سبحان ربی ھل کنت الا بَشَرًا رَّسُوْلًا (بنی اسرائیل: 94) کہ کہہ دے میرا ربّ پاک ہے میں تو ایک انسان رسول ہوں۔ انسان اس طرح اڑ کر کبھی آسمان پر نہیں جاتے۔ یہی سنتِ اللہ قدیم سے جاری ہے"

(ملفوظات [2003 ایڈیشن] جلد 4 صفحہ 64)

"بخاری میں جو اصحّ الکتب بعد کتاب اللہ الباری ہے۔ تمام معراج کا ذکر کر کے اخیر میں فَاسْتَیْقَظَ لکھا۔ اب تم خود سمجھ لو کہ وہ کیا تھا۔ قرآنِ مجید میں بھی اس کے لئے رؤیا کا لفظ ہے وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْیَا الَّتِیْ اَرَیْنٰکَ (بنی اسرائیل: 61)"

(ملفوظات [2003 ایڈیشن] جلد 5 صفحہ 634)

"بیشک ہم بھی جانتے ہیں کہ جسم کے ساتھ آپ گئے تھے۔ بیداری بھی تھی اور جسم بھی تھا مگر وہ ایک اعلیٰ درجہ کی کشفی حالت تھی اس دلیل کے واسطے بخاری کو دیکھ لو کہ یہ سارا واقعہ لکھنے کے بعد لکھا ہوگا کہ ثُمَّ اسْتَیْقَظَ بھلا اس کے کیا معنے؟ دیکھو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جن کو بہت عرصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنے کا موقع ملا تھا۔ اور جن کا علم بھی بہت بڑا تھا ان کی یہ روایت ہے۔ اسْتَیْقَظَ سے یہ مراد نہیں کہ آپ نے خواب دیکھا تھا بلکہ ایک قسم کی بیداری تھی اور اس میں یہ بھی شعور تھا کہ مع جسم گئے۔ یہ ایک خدا تعالیٰ کا تصرف ہوتا ہے کہ فزیہت حس نہیں ہوتی اور یہ ایک نکتہ ہے کہ علم سے حل نہیں ہوسکتا بلکہ تجربہ صحیحہ اس کو حل کرسکتا ہے۔ فلسفہ اور طبیعی کا اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا اور نہ ہی کوئی اعتراض کے قابل بات ہے مگر بعض لوگ خود اسلام کو بگاڑتے اور قابلِ اعتراض بناتے ہیں"

(ملفوظات [2003 ایڈیشن] جلد 5 صفحہ 618)

"بعض لوگ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معراج کی رات اسی جسم کے ساتھ آسمان پر گئے ہیں مگر وہ نہیں دیکھتے کہ قرآن شریف اس کو رد کرتا ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی رؤیا کہتی ہیں۔ حقیقت میں معراج ایک کشف تھا جو بڑا عظیم الشان اور صاف کشف تھا اور اتم اور اکمل تھا کشف میں اس جسم کی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ کشف میں جو جسم دیا جاتا ہے اس میں کسی قسم کا حجاب نہیں ہوتا بلکہ بڑی بڑی طاقتیں اس کے ساتھ ہوتی ہیں اور آپ کو اسی جسم کے ساتھ جو بڑی طاقتوں والا ہوتا ہے معراج ہوا۔ پھر آپ نے اس امر کی تائید میں چند آیات سے استدلال کیا کہ جسم آسمان پر نہیں جاتا یہ باتیں قریباً پہلے ہم بار بار درج کر چکے ہیں بخوفِ طوالت اعادہ نہیں کرتے"

(ملفوظات [2003 ایڈیشن] جلد 2 صفحہ 446)

"وأما معراج رسولنا فکان أمرا إعجازیا من عالم الیقظة الروحانیة اللطیفة الکاملة، فقد عرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بجسمه إلی السماء وهو یقظان لا شك فیه ولا ریب، ولکن مع ذلك ما فُقد جسمه من السریر کما شهد علیه بعض أزواجه رضی اللہ عنهن-وکذلك کثیر من الصحابة- فأنت تعلم وتفهم أنَّ قصة المعراج شیء آخر لا یضاهیه قصة صعود عیسی علیه السلام إلی السماء، وإن کنت تشك فیه فارجع إلی البخاری، وما أظن أن تبقی بعده من المرتابین"

(حمامۃ البشریٰ، روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 220-219)

حضور نے مندرجہ بالا تحریرات میں جہاں معراج کا ذکر کیا ہے اس سے مراد یہ دونوں سفر ہیں یعنی اسراء بھی شامل ہے کیونکہ نوعیت کے لحاظ سے ایک ہی قسم ہے اس لئے لفظ معراج ہی استعمال ہوا ہے۔ حضور نے اس کے متعلق جو اہم اور بنیادی بحث اور وضاحت طلب بات ہے اس کو واضح فرمایا ہے یعنی یہ کہ یہ سفر نہ تو معمولی خواب کے سفر تھے۔ نہ جسدِ عنصری کے ساتھ تھے بلکہ کشفی رنگ میں ایک نورانی وجود کے ساتھ تھے۔ معراج اور اسراء کے متعلق یہی بحث زیادہ اہم ہے کیونکہ اس کے حل سے ہی عرشِ الٰہی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بشری یا نورانی ہونا، جنت کی حقیقت اور کشف کی حقیقت، وفات وحیاتِ مسیح وغیرہ کی بحثوں کے متعلق اصولی رہنمائی ملتی ہے۔ اس مسئلہ کو آپ نے ان ارشادات میں دلائل کے ساتھ حل فرمایا ہے۔ اور کشوف کا ذاتی تجربہ رکھنے کی وجہ سے اس کیفیت کا آپ عرفان رکھتے تھے۔ پھر یہ کہ آپ نے اس کے لئے منقولی دلائل ازواجِ مطہرات اور صحابہ کا بھی معراج کے روحانی سفر کا قائل ہونا بیان کیا ہے۔ حضور نے ثُمَّ اسْتَیْقَظَ (یعنی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے) والی حدیث کا ذکر فرمایا ہے۔ بخاری میں معراج کے متعلق احادیث متعدد جگہوں پر بیان ہوئی ہیں۔ بخاری کتاب التوحید میں حدیث موجود ہے جس میں آخر میں ثُمَّ اسْتَیْقَظَ کے الفاظ ہیں۔ نیز ابنِ ہشام نے روایت درج کی ہے کہ حضرت عائشہؓ فرمایا کرتی تھیں کہ اسراء کے وقت آنحضور کا جسم غائب نہیں ہوا بلکہ اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا روحانی اسرا کرایا تھا

(3) اسی طرح امیر معاویہؓ کے متعلق بھی روایت ہے کہ ان سے جب معراج کی بابت پوچھا گیا تو انہوں نے کہا یہ ایک رویا صادقہ تھی۔ (4)

(سیرت النبیؐ صفحہ 105 تا 109 مطبوعہ کنیڈا)

(1) (بخاری کتاب الاستسقاء باب دعاء النبی ﷺ اجعلها علیهم سنین کسنین یوسف حدیث 1007)

(2) (بخاری کتاب الاستقاء باب الاستسقاء فی المسجد الجامع حدیث 1013)

(3) (سیرت النبی لابن هشام صفحه ۲۸۸، باب ذکر الاسراء والمعراج مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت 2001ء)

(4) (سیرت النبی لابن هشام صفحه ۲۸۸، باب ذکر الاسراء والمعراج مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت 2001ء)

ارشاد باری تعالیٰ

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِیْنَ ﴿۶۱﴾

(المؤمن: 61)

ترجمہ: اور تمہارے ربّ نے کہا مجھے پکارو میں تمہیں جواب دوں گا۔ یقیناً وہ لوگ جو میری عبادت کرنے سے اپنے تئیں بالا سمجھتے ہیں ضرور جہنّم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے۔

طالب دعا: بی.ایم. خلیل احمد ولد مکرم بی.ایم. بشیر احمد صاحب و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

مجلس عرفان

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ احمدیہ مسلم ویمن سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن (AMWSA) کینیڈا کی طالبات کے ایک وفد کی ملاقات

(بقیہ مجلس عرفان از شمارہ نمبر 45)

اپنی ایک خاص حیثیت بناؤ۔ اپنی identity کو establish کرو، یہی اصل کام ہے، یہ کرلو گی تو تم ایک ambassador بن جاؤ گی۔ کہتے ہیں کہ خلیفۂ وقت کی کس طرح پہچان کریں، تو خلیفۂ وقت کی پہچان کروانے والے تم لوگ ہو، تو پہلے خود سمجھو اور پھر خلیفۂ وقت کی ambassador بنو اور جماعت کا یہ پیغام پہنچاؤ

مورخہ ۱۹؍ اکتوبر ۲۰۲۵ء، بروز اتوار، امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ لجنہ اماء اللہ کینیڈا کے ایک سو سنتالیس (۱۴۷) رکنی وفد کو شرفِ ملاقات حاصل ہوا، جس میں احمدیہ مسلم ویمن سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن (AMWSA) کینیڈا سے تعلق رکھنے والی ۱۰۷؍ طالبات، جبکہ دیگر شرکاء میں اراکینِ نیشنل مجلسِ عاملہ لجنہ اماء اللہ کینیڈا بھی شامل تھیں۔ یہ ملاقات ایوان مسرور، اسلام آباد (ٹِلفورڈ) میں منعقد ہوئی۔ مذکورہ وفد نے خصوصی طور پر اس ملاقات میں شرکت کی غرض سے کینیڈا سے برطانیہ کا سفر اختیار کیا۔

نفسیات کی پہلے سال کی ایک طالبہ نے حضورِ انور کی خدمتِ اقدس میں مؤدبانہ گزارش کی کہ

آپ اپنی یونیورسٹی کے زمانے کی پڑھائی کے کچھ مفید مشورے شیئر فرمادیں۔

اس پر حضورِ انور نے کمال عاجزی اور متانت کے ساتھ فرمایا کہ آپ نوجوانی میں خود اوسط سے کم درجے کے طالبعلم تھے، لیکن زندگی کے تجربے کی بنیاد پر حضورِ انور نے ایک نہایت گہری اور مؤثر نصیحت عطا فرمائی کہ تعلیمی کامیابی کی کلید یہ ہے کہ ایک دن کے لیکچرز کو اسی دن دوبارہ دُہرایا جائے، اس مواد کو باقاعدگی سے اور مسلسل دیکھنے سے مضبوط بنیاد تیار ہوتی ہے جس سے امتحانات کی تیاری آسان اور کم پریشان کُن ہوجاتی ہے۔

حضورِ انور نے طالبات کو تاکید فرمائی کہ اپنی زندگی کو منظّم معمولات کے ساتھ ترتیب دیں، جس میں فجر کی نماز کے لیے جلدی اُٹھنا، قرآنِ شریف کی تلاوت کرنا اور تازہ ہوا میں ہلکی پھلکی ورزش کرنا شامل ہے تاکہ دن بھر کے مطالعے کے لیے دماغ کو تر و تازہ بنایا جاسکے، جو لوگ پڑھائی میں باقاعدگی اور نظم و ضبط رکھتے ہیں وہ بہترین طالبعلم بن جاتے ہیں۔ آخر میں اس بات پر زور دیا کہ دعا اور نماز ہر معاملے میں ناگزیر ہیں، کیونکہ کامیابی دینے والا آخر کار اللہ ہی ہے۔

ایک طالبہ نے سوال کیا کہ

مسجد میں بہت سے لوگ لڑکیوں کو تنقیدی نظروں سے دیکھتے ہیں اور ان کے پردے یا جسم کے بارے میں منفی تبصرے کرتے ہیں، ایسی صورت میں اگر کوئی ہمارے بارے میں اس طرح کے تبصرے کرے تو ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

اس پر حضورِ انور نے دوٹوک الفاظ میں تبصرہ فرمایا کہ پہلے تو یہ جو لوگ ایسی حرکتیں کرتے ہیں وہ بیہودہ ہیں۔ قرآنِ کریم نے اگر عورتوں کو پردے کا حکم دیا ہے، تو اس سے پہلی آیت میں مردوں کو کہا ہے کہ اپنی نظریں نیچی رکھو، بلاوجہ اپنی lustful eyes عورتوں کی طرف نہ رکھو یا اس قسم کی critical eyes نہ رکھو، جس سے کسی بھی حیثیت سے اُن کو تم کمتر دیکھ رہے ہو، کسی بھی صورت اور کسی بھی حالت میں لڑکی کو undermine نہیں کرنا چاہیے۔ یہ پہلے تو ان کے لیے سبق ہے کہ لوگ اپنی اصلاح کریں۔ دوسرے اگر آپ کا پردہ اور حجاب ٹھیک ہے، تو آپ کو پرواہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

پردے اور حجاب کی شرعی ضرورت اور اس کے تاریخی پسِ منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے حضورِ انور نے فرمایا کہ پردہ اور حجاب تو اس لیے رکھا تھا کہ یہودی یا غیر مسلم جو تھے، انہوں نے مسلمان عورتوں کا مذاق اڑانا شروع کیا تھا اور بعض دفعہ بعض ایسے incidents ہوئے کہ جس میں عورتوں کو بڑی شرمندگی اُٹھانی پڑی۔ اس کی وجہ سے پھر اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں پردے کا حکم بھی اُتارا اور مسلمان عورتوں کو بھی کہا کہ تم لوگ پردہ کیا کرو تاکہ تمہاری ایک identity رہے۔

مزید برآں حضورِ انور نے اسلامی تعلیمات کے مطابق جسم کی زینت چھپانے اور پردے کی بابت عملی راہنمائی بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ شریف میں کہا کہ چادر اوڑھو اور اچھی طرح چادر اوڑھو کہ جو تمہارے سر کو بھی ڈھانکے تمہارے cheeks کو بھی ڈھانکے، تمہارے گالوں کو بھی ڈھانکے اور تمہارے جسم کو بھی ڈھانکے۔ وہ آج کل مشکل ہے، تو اس کا اس لیے simple طریقہ یہ نکالا ہے کہ ڈھیلا ڈھالا کوٹ انسان پہن لے اور سر کو حجاب سے ڈھانک لے، تاکہ ہاتھ free ہوں اور وہ کام کرسکے۔ تو اس کے لیے کسی complex میں آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں اور اِس طرح دیکھتے ہیں، اُن کا گناہ اُن کے سر، وہ اللہ تعالیٰ کو آپ ہی جوابدہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آتے ہیں۔ آپ لوگوں کو complex کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر تم صحیح پردہ کر رہی ہو تو پھر ٹھیک ہے۔

پردے کے احکام پر حتّی الوسع عمل پیرا ہونے کے ضمن میں توجہ دلاتے ہوئے حضورِ انور نے فرمایا کہ باقی قرآنِ شریف میں تو یہی آیا ہے کہ پردے سے اپنے جسم کی زینت کو چھپاؤ، جو چیزیں ظاہر ہوتی ہیں ان کو تم مکمل تو چھپا نہیں سکتے، جس حد تک cover کرسکتے ہو وہی cover کرنا ہے۔ ہاتھ، پاؤں، ناک یا جسم کے مختلف حصّے ہیں، تو ہر ایک کے جسم کی اپنی اپنی جسامت کے حساب سے، physique کے حساب سے، مختلف فیچرز کے حساب سے مختلف حالتیں ایسی ہوتی ہیں کہ بعض دفعہ نہیں چھپ سکتیں۔ تو اس پر اگر کوئی دیکھتا ہے، تو وہ غلط کرتا ہے، اِس لیے اللہ تعالیٰ نے مردوں کو کہا ہے کہ نظریں نیچی کرو، تو پھر مردوں کی اصلاح کرو۔

آخر میں حضورِ انور نے مردوں کی اصلاح کے حوالے سے اس بات پر زور دیا کہ تم لجنہ ایک move چلاؤ کہ اپنے گھروں سے مردوں کی اصلاح کرنی ہے۔ ہر ایک اپنے اپنے گھروں میں مردوں کی اصلاح کرلے تو قوم ٹھیک ہوجائے گی اور پھر عورتیں بھی ٹھیک ہوجائیں گی۔

اکنامکس اور فنانس کی ایک طالبہ نے حضورِ انور کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا کہ

آج کل موسیقی کے concerts میں جانا بہت عام ہوگیا ہے۔ اس بارے میں پیارے حضور کی کیا راہنمائی ہے؟

اس پر حضورِ انور نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ اتنا ویلہ وقت ہے سٹوڈنٹس کے پاس کہ میوزک concerts میں جانا ہے۔ اتنا فارغ وقت ہوتا ہے؟ پڑھنے کے بعد وقت مل جاتا ہے یونیورسٹی سے آکے اور کام کر کے کہ concerts جو ہوتے ہیں کہ ان میں چلے جاؤ؟ اور وہاں کیا ہوتا ہے، ہاہُو، وہ تو کان پھٹتے ہیں، شور شرابا ہی ہوتا ہے اور volume اتنا اونچی کر کے لگایا ہوتا ہے کہ آدمی جب واپس آتا ہے تو میرا خیال ہے کہ دو دن تو اس کے کانوں میں آوازیں آتی ہوں گی، کیونکہ جس طرح ٹی وی پر دکھا رہے ہوتے ہیں وہ تو کان پھاڑنے والی باتیں ہوتی ہیں۔

[قارئین کی معلومات کے لیے عرض ہے کہ ''ویلہ'' پنجابی زبان کا لفظ ہے جو اُردو میں فارغ یا بے کار کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ یہ لفظ عموماً اس وقت بولا جاتا ہے جب کسی شخص کے پاس کوئی کام نہ ہو یا وہ اپنا وقت بے مقصد ضائع کر رہا ہو۔]

حضورِ انور نے اپنا فارغ وقت کسی تعمیری اور مفید کام میں صَرف کرنے کی بابت نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس لیے کوئی constructive کام کرنا چاہیے۔ فنانس اور اکنامکس پڑھنے والے کو تو ویسے ہی یہ چیزیں فضولیات لگتی ہیں۔ ان کو وقت ہی نہیں ملتا۔ وہ تو اپنے حساب کتاب میں بھی زیادہ مصروف ہوتا ہے۔ اسے creative mind ہونا چاہیے کہ مَیں نے کیا کیا پیدا کرنا ہے، کس طرح موجودہ economy کو بہتر کرنا ہے اور کس طرح مَیں یہ کرسکتا ہوں، کس assignment کو مَیں نے کس طرح لکھنا ہے اور اس کو کس طرح میں نے کرنا ہے۔ سو یہ ساری چیزیں اگر کرنے کا وقت ہے، سنجیدگی سے کرو، تو کانسرٹ وغیرہ کے اُوپر جانے کا وقت ہی نہیں ملتا۔ پہلے ہی concerts جو ہیں، بعض لوگ وہاں کھڑے ہو کے ڈانس بھی شروع کر دیتے ہیں، پھر تم کہو گی کہ چلو ہم بھی ڈانس کرلیں۔

آخر میں حضورِ انور نے مذکورہ نصائح کی روشنی میں متنبّہ فرمایا کہ یہ ساری چیزیں غلط ہیں۔ ایسی چیزیں جس سے بُرائی پھیلنے کا خیال ہو اس سے رُکنا بہتر ہوتا ہے۔ اور بہتر یہی ہے کہ رُک جاؤ تو تمہارے مستقبل کے لیے بہتر ہوگا۔

بعد ازاں حضورِ انور نے بعض لجنہ ممبرات سے ازراہِ شفقت گفتگو بھی فرمائی اور انہیں نمازوں کی اہمیت کے بارے میں خصوصی تلقین بھی فرمائی۔

دورانِ گفتگو ایک لجنہ ممبر نے حضورِ انور کے دریافت فرمانے پر عرض کیا کہ وہ اَکاؤنٹنگ پڑھ رہی ہے۔ اس پر حضورِ انور نے ازراہِ شفقت فرمایا کہ اچھا! ماشاء اللہ، بیچلرز کر رہی ہو، پھر ماسٹرز کرو گی؟ اثبات میں جواب سماعت فرمانے کے بعد حضورِ انور نے مزید دریافت کیا کہ پھر کیا کرو گی، اپنی اکاؤنٹنگ فرم کھولو گی؟ جس پر موصوفہ نے ان شاء اللہ کے دعائیہ کلمات ادا کرتے ہوئے اپنے مصمم ارادے کا اظہار کیا۔ جس پر حضورِ انور نے فرمایا کہ اچھا، ماشاء اللہ! تمہارے بڑے ambitions ہیں۔

پھر حضورِ انور نے شاملینِ مجلس سے مخاطب ہوتے ہوئے دریافت فرمایا کہ یہاں آکر کسی کو کوئی فائدہ بھی ہوا ہے یا وقت ضائع ہوا ہے، کس کا یہاں وقت ضائع ہوا ہے؟ سب کا نفی میں جواب سماعت فرمانے کے بعد حضورِ انور نے پُرشفقت انداز میں فرمایا کہ اچھا! کسی کا وقت ضائع نہیں ہوا اَور ساروں کو فائدہ ہوا ہے۔ پھر حضورِ انور نے فرمایا کہ باتیں کرنے کا اتنا ہی وقت ہے، اب ظہر کی نماز پڑھیں، یہاں آتے ہیں تو نمازیں پڑھنی پڑتی ہیں۔ یہی ہمارا اصل کام ہے۔

ملاقات کے اختتامی لمحات میں حضورِ انور نے طالبات کو انتہائی پُرمغز اور زرّیں نصائح سے نوازتے ہوئے فرمایا کہ اس کام کو پکڑلو، اللہ تعالیٰ کو پکڑلو، تو باقی نمازوں میں بھی اور پڑھائیوں میں بھی مزے آنے لگ جائیں گے۔ تمہاری identity ہونی چاہیے کہ ایک احمدی کی حیثیت سے ہم کیا ہیں اور کس طرح ہم نے اسلام اور احمدیت کے پیغام کو دنیا میں پہنچانا ہے۔ جو سٹوڈنٹس پڑھی لکھی ہیں، وہ اپنے اپنے سرکل میں اپنے کیریکٹر سے اور اپنی ایک خاص identity سے پیغام پہنچائیں اور بتائیں، تاکہ دنیا آپ کی طرف attract ہو کہ پڑھنے لکھنے کے باوجود کہ کسی نے سی اے کیا ہے، کسی نے میڈیسن کی ہے، کسی نے لاء کیا ہے اور مختلف برانچز ہیں لاء کی ہیں، کوئی انجینیئر بن رہی ہے، کوئی ٹیچر ہے، ہر ایک احمدی لڑکی کی ایک خاص حیثیت رکھتی ہے۔

حضورِ انور نے آخر میں اس بات پر زور دیا کہ بس اپنی ایک خاص حیثیت بناؤ۔ اپنی identity کو establish کرو، یہی اصل کام ہے، یہ کرلو گی تو تم ایک ambassador بن جاؤ گی۔ کہتے ہیں کہ خلیفۂ وقت کی کس طرح پہچان کریں، تو خلیفۂ وقت کی پہچان کروانے والے تم لوگ ہو، تو پہلے خود سمجھو اور پھر خلیفۂ وقت کی ambassador بنو اور جماعت کا یہ پیغام پہنچاؤ۔

ملاقات کے اختتام پر حضورِ انور نے وفد کے قیام و طعام کے انتظامات کے بارے میں دریافت فرمایا اور ازراہِ شفقت تمام شاملینِ مجلس کو اپنے محبوب امام کے دستِ مبارک سے قلم کا تحفہ بطورِ تبرک حاصل کرنے کی بھی سعادت حاصل ہوئی، حضورِ انور نے ان دعائیہ کلمات کے ساتھ اس نشست کا اختتام فرمایا کہ چلو جی، اللہ حافظ! اور یوں یہ ملاقات بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

(بشکریہ روزنامہ الفضل یکم؍ نومبر 2025ء)

مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھارت کے 56 ویں اور 47 ویں مرکزی سالانہ اجتماع کا شایان شان انعقاد

قادیان دارالامان میں مورخہ 23، 24، 25/اکتوبر 2026ء کو مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کا مرکزی سالانہ اجتماع انتہائی تزک و احتشام اور کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ امسال اجتماع کا مرکزی تھیم سیدنا حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ''ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے'' مقرر کیا گیا تھا، جس کی روشنی میں تمام علمی، تربیتی اور فکری پروگرام منعقد ہوئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بابرکت اجتماع میں قادیان کے لوکل خدام و اطفال کے علاوہ اندرونِ ملک کے 23 صوبوں اور بیرونِ ممالک سے کل 2001 خدام و اطفال نے شرکت کی، جن میں بیرونِ ملک سے آنے والے 37 مہمان بھی شامل تھے۔

. افتتاحی تقریب اور پرچم کشائی:

اجتماع کا باقاعدہ آغاز مورخہ 23/اکتوبر کو نمازِ تہجد و درس اور مزارِ مبارک پر اجتماعی دعا سے ہوا۔ بعد ازاں بعد دوپہر بستانِ احمد میں باقاعدہ افتتاحی تقریب ہوئی جس میں محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے لوائے خدام الاحمدیہ لہرایا، اور عہد دہرایا اور حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور پیغام پڑھ کر سنایا۔ (حضور انور کا یہ پیغام گذشتہ شمارہ میں شائع ہو چکا ہے۔) اس موقع پر مہمانِ خصوصی محترم ناظر صاحب اعلیٰ و امیر جماعت قادیان اور ایڈیشنل ناظر صاحب اعلیٰ جنوبی ہند نے باضابطہ طور پر نئے سب ڈومین (`con-nect.khuddam.in`) کا افتتاح کیا۔

علمی، ورزشی اور تربیتی پروگرامز (Beacon of Youth):

علمی و ورزشی مقابلہ جات: خدام اور اطفال کے درمیان حسنِ قرأت، نظم خوانی، تقاریب، حفظِ قرآن مجید، کوئز، اور مختلف ورزشی مقابلہ جات (بشمول کرکٹ، فٹ بال، کبڈی، رسہ کشی اور دوڑ وغیرہ) کروائے گئے جن میں ملک بھر سے آئے نوجوانوں نے بھرپور حصہ لیا۔

بیکن آف یوتھ (Recreational Hub): نوجوانوں کے لیے عصری مسائل، دینی فہم، فلسفۂ اخلاق، ماحولیاتی تحفظ، مصنوعی ذہانت (AI)، شریعت اور تاریخِ احمدیت جیسے موضوعات پر 30 سے زائد مربیان اور ماہرینِ فن کی زیرِ نگرانی معلوماتی سیشنز اور پینل ڈسکشنز منعقد ہوئیں جن سے حاضرین نے زبردست استفادہ کیا۔

ڈیجیٹل اور میڈیا کوریج

اجتماع ایپ اور لائیو اسٹریمنگ: دور دراز کے احباب کو جوڑنے کے لیے خصوصی Ijtema App اور ویب سائٹ لانچ کی گئی جس کے ذریعے 3200 سے زائد صارفین نے استفادہ کیا اور لائیو اپ ڈیٹس حاصل کیں۔ افتتاحی، خصوصی اور اختتامی نشستیں تامل، ملیالم اور بنگلہ تراجم کے ساتھ آن لائن اسٹریمنگ کے ذریعے ملک بھر کی مجالس تک پہنچائی گئیں۔

پریس اینڈ میڈیا: شعبہ پریس اینڈ میڈیا کے تحت اجتماع کی کارروائی کو 23 اخبارات، 2 ویب پورٹلز اور 4 نیوز چینلز پر بھرپور انداز میں کور کیا گیا۔ انسٹاگرام اور سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کے ذریعے لاکھوں لوگوں تک جھلکیاں پہنچائی گئیں۔

مجلس شوریٰ اور انتظامی شعبہ جات:

اجتماع کے ایام میں مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی مرکزی شوریٰ کے دو سیشنز منعقد ہوئے جن میں تجاویز پر غور کیا گیا اور آئندہ لائحہ عمل کے لیے سفارشات مرتب کی گئیں۔ جملہ انتظامات (قیام و طعام، استقبال، حفظِ ماتقدم، سکیورٹی اور ٹرانسپورٹ) کو احسن رنگ میں چلانے کے لیے 42 شعبہ جات قائم کیے گئے جن میں 350 سے زائد رضا کار خدام نے چوبیس گھنٹے اپنی خدمات سرانجام دیں۔

خصوصی نشست اور اختتامی تقریب:

اجتماع کے دوسرے روز رات کو Then, Now and Next: The Untold Stories of Khuddam ul Ahmadiyya کے عنوان سے ایک پروقار خصوصی نشست اور ڈاکیومنٹری پیش کی گئی جس کی صدارت محترم ناظر صاحب اعلیٰ صاحب نے کی۔

مورخہ 25/اکتوبر کو بعد نماز مغرب و عشاء بستانِ احمد میں اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ مہمانانِ وقار نے کارکردگی کے لحاظ سے نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی ''55 مقامی و ضلعی مجالس'' میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دستخطِ مبارک والی سندات اور انعامات تقسیم کیے۔ اجتماعی دعا پر تقریب کا اختتام ہوا۔

اللہ تعالیٰ تمام عاملہ ممبران، رضا کاران اور شرکاء کی اس ادنیٰ خدمت کو قبول فرمائے اور جماعت کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

لجنہ اماء اللہ بھارت کے 31ویں سالانہ اجتماع کا کامیاب انعقاد

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت کا 31واں سالانہ اجتماع مؤرخہ 23، 24 اور 25 اکتوبر 2026ء بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار بمقام 'بستانِ احمد' قادیان دارالامان میں نہایت خیر و خوبی اور کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

امسال اجتماع کا مرکزی عنوان (Theme) ''اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّهَاتِ'' (جنت ماؤں کے قدموں تلے ہے) مقرر تھا۔ اس بابرکت اور روحانی اجتماع میں بھارت کی 24 صوبہ جات کی 163 مجالس نے شرکت کی، جبکہ بیرونِ ممالک سے بھی 8 ممبرات نے شمولیت کی سعادت حاصل کی۔ اجتماع کی کل حاضری 2,396 رہی۔

پہلا روز: 23 اکتوبر 2026ء (بروز جمعۃ المبارک) ٹھیک صبح 9:00 بجے ناصرات الاحمدیہ کی بچیوں نے شاندار مارچ پاسٹ کا مظاہرہ کیا اور ترانہ پیش کیا۔ بعد ازاں باقاعدہ کارروائی کا آغاز زیرِ صدارت محترمہ بشریٰ پاشا صاحبہ (سابق صدر لجنہ اماء اللہ بھارت) تلاوتِ قرآن کریم مع اردو ترجمہ سے ہوا۔ عہد دہرائے جانے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام پیش کیا گیا۔ اس کے بعد محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بھارت نے سیدنا حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز پیغام پڑھ کر سنایا۔ (یہ پیغام گذشتہ شمارہ میں شائع ہو چکا ہے۔)

افتتاحی خطاب و رپورٹ لجنہ اماء اللہ اور پیغام حضور انور کے بعد صدرِ مجلس نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ انہوں نے اجتماع کی اغراض و مقاصد اور چند ایمان افروز احادیث بیان فرمائیں۔ آپ نے ماؤں کو اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید، استغفار اور بچوں کی دینی و اخلاقی تربیت پر زور دینے کی ہدایت کی۔ بعد ازاں افتتاحی دعا کروائی گئی۔ اجلاس کے اگلے مرحلے میں محترمہ امتہ الباسط فاروق صاحبہ (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ بھارت) نے اکتوبر 2025ء تا ستمبر 2026ء کی سالانہ کارکردگی رپورٹ پیش کی۔

نمائش، پریزنٹیشن اور خطبہ جمعہ نمائش صنعت و دستکاری: دوپہر 12:00 بجے محترمہ صدر صاحبہ نے نمائش کا باقاعدہ افتتاح فرمایا، جو تینوں دن جاری رہی۔ پریزنٹیشن: محترمہ ڈاکٹر ثمر حفیظ صاحبہ (Psychologist & Certified Lifestyle Coach) نے ''Navigating Teen Life'' کے عنوان سے ایک معلوماتی پریزنٹیشن پیش کی۔ خطبہ جمعہ: شاملینِ اجتماع نے سیدنا حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ براہِ راست (Live) سنا اور فیض اٹھایا۔

دوسرا روز: 24 اکتوبر 2026ء (بروز ہفتہ) مجلسِ شوریٰ اور انتخاب AMWSA اجتماع کے دوسرے دن کا آغاز صبح 9:30 بجے مجلسِ شوریٰ کے انعقاد سے ہوا، جس کی صدارت محترمہ ڈاکٹر منصورہ الہٰ دین صاحبہ (صدر لجنہ اماء اللہ بھارت) نے کی۔ بجٹ و تجاویز: سیکرٹری مال صاحبہ نے مالی سال 27-2026ء کا مجوزہ بجٹ پیش کیا، جسے متفقہ طور پر منظوری کے لیے حضورِ انور کی خدمت میں بھیجنے کی سفارش کی گئی۔ نیز، سابقہ منظور شدہ تجاویز اور گزشتہ 10 سالہ تجاویز پر عمل درآمد کی رپورٹ بھی پیش کی گئی۔ مجلسِ شوریٰ میں 234 نمائندگان نے شرکت کی۔ انتخاب AMWSA: سیدنا حضورِ انور کی منظوری سے محترمہ عقیلہ غوری صاحبہ (سیکرٹری امورِ طالبات) کی صدارت میں AMWSA صدر کا انتخاب عمل میں آیا جس میں 4 مجالس کی 97 طالبات نے حصہ لیا۔ اس کے بعد ''The Secret to the Success of Ahmadi Students is Obedience to Khilafat'' کے موضوع پر ایک فکری نشست کا اہتمام کیا گیا۔ روزِ دوم کی دوسری نشست میں مختلف علمی مقابلہ جات کامیابی کے ساتھ جاری رہے۔

تیسرا روز: 25 اکتوبر 2026ء (بروز اتوار) خطاب محترم ناظر صاحب اعلیٰ و امیر مقامی تیسرے دن کا پہلا اجلاس موسم کی خرابی کی باعث مسجد اقصیٰ کی بیسمنٹ میں منعقد ہوا، جبکہ دوسرا اجلاس دوبارہ 'بستانِ احمد' میں ہوا۔ دوسرے اجلاس کی صدارت محترمہ امتہ الوسیع شائلہ صاحبہ (نائب صدر اوّل) نے کی۔ اس سیشن میں محترم ناظر صاحب اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے پردے کی رعایت کے ساتھ لجنہ و ناصرات سے خطاب فرمایا۔ آپ نے حدیث ''اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّهَاتِ'' کی تشریح کرتے ہوئے دنیاوی اور اخروی جنت کے فرق کو واضح کیا۔ آپ نے مستورات کو نصیحت فرمائی کہ: وہ اسلام کے احکامات پر مکمل عمل پیرا ہوں اور بچوں کی ظاہری و باطنی تربیت کریں۔ گھروں میں نظامِ جماعت یا عہدیداروں کے خلاف بات چیت سے مکمل پرہیز کریں اور بچوں کو خلافت سے وابستہ رکھیں۔ سوشل میڈیا کے بے جا استعمال اور نامحرموں سے گفتگو سے بچیں۔

تقسیمِ انعامات و اختتامی اجلاس: علمی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی ممبرات میں انعامات تقسیم کیے گئے۔ اس کے بعد محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بھارت کی زیرِ صدارت اختتامی اجلاس کا آغاز ہوا۔ محترمہ صدر صاحبہ نے اپنے اختتامی خطاب میں قرآنی دعا: رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر ایک عورت احمدی معاشرے کے سانچے

میں ڈھل جائے تو وہ اپنی نسلوں کی بہترین تربیت کرسکتی ہے۔ انہوں نے نمازوں کی باقاعدگی، تلاوتِ قرآن اور نوافل کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ ''نماز ایک روحانی ڈھال ہے'' جو انسان کو گناہوں سے محفوظ رکھتی ہے۔ اجلاس کا اختتام محترمہ صدر صاحبہ کی رقت انگیز دعا کے ساتھ ہوا۔

دیگر شعبہ جات کی سرگرمیاں و مہمات شعبہ امورِ طالبات: طالبات کے لیے مختلف ورکشاپس کا اہتمام کیا گیا جن میں My Connection with Khilafat، Khilafat, My Compass اور Gratitude Station شامل تھے۔ اس کے علاوہ طالبات کی جانب سے فوڈ اسٹالز بھی لگائے گئے۔

ناصرات مارکی و کارنرز: ناصرات کی مارکی میں اسلام کے 5 بنیادی ارکان پر مبنی چارٹس اور ماڈلز پیش کیے گئے۔ اس کے علاوہ الفضل کارنر، خلافت کارنر، خطاطی (Calligraphy) اور گیمز کارنر بنائے گئے جن سے 325 ناصرات نے فائدہ اٹھایا۔

خلافت کارنر: اس شعبے کے تحت مبارک موقع پر مختلف زبانوں میں 371 دعائیہ خطوط سیدنا حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں ارسال کیے گئے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں اور نصائح کو ہمارے لیے برکت کا موجب بنائے اور تمام ممبراتِ لجنہ و ناصرات کو حضورِ انور کی توقعات کے مطابق دین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

اگر اختلاف رائے کو چھوڑ دیں اور ایک کی اطاعت کریں جس کی اطاعت کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے پھر جس کام کو چاہتے ہیں وہ ہو جاتا ہے۔

(الحکم جلد 5 نمبر 5 مؤرخہ 10/ فروری 1901ء صفحہ 1)

طالب دعا: سید جہانگیر علی صاحب مرحوم اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ فلک نما، حیدرآباد، صوبہ تلنگانہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

اگر دل میں تمہارے شر نہیں ہے
تو پھر کیوں ظنِ بد سے ڈر نہیں ہے
کوئی جو ظنِ بد رکھتا ہے عادت
بدی سے خود وہ رکھتا ہے اِرادت

طالب دعا: محمد نور اللہ شریف صاحب مرحوم و افراد خاندان (جماعت احمدیہ شموگہ، صوبہ کرناٹک)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

''پس ہر ایک کو، ہر احمدی کو، ہر عہدیدار کو یہ سوچنا چاہئے کہ میں نے زیادہ سے زیادہ دوسرے کو کس طرح فائدہ پہنچانا ہے اور فائدہ پہنچانا ہی ہر ایک کے پیشِ نظر ہونا چاہئے۔''

(خطبہ جمعہ 21/ جون 2013ء)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک



CHANDIGARH DIAGNOSTIC LABORATORY
Thane wala Chowk, Thikriwal Rd (Darul Salam Kothi Rd)
(Near Canara and Punjab & Sind Bank Qadian)

ہمارے یہاں ہر طرح کے جسمانی ٹیسٹ خون، پیشاب، بلغم، بایوپسی، وغیرہ کمپیوٹرائزڈ دستیاب ہیں
ہمارے ساتھی: SRL-Super Ranbaxy Lab,Thyrocare Mumbai

چوہدری محمد خضر باجوہ صاحب درویش قادیان لقمان احمد باجوہ صاحب
پروپرائٹر: عمران احمد باجوہ، رضوان احمد باجوہ فون نمبر: +91-85579-01648, +91-96465-61639

یاد رہے

حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ اب 30 اکتوبر 2026ء سے شام ساڑھے چھ بجے بذریعہ ایم ٹی اے نشر ہو رہا ہے۔

احباب جماعت اس کے مطابق خطبہ جمعہ سننے اور سنانے کا انتظام فرمائیں۔ جزاکم اللہ

بقیہ اداریہ صفحہ 2:

یعنی اے میرے خدا مجھے اکیلا نہ چھوڑ جیسا کہ اب میں اکیلا ہوں۔ فرمایا یہ دُعا آئندہ کیلئے بطور پیشگوئی تھی۔ براہین احمدیہ کے زمانہ میں آپ بالکل اکیلے تھے اور اکیلے ہی کتاب کے پروف دیکھنے امرتسر جاتے تھے اور کوئی آپکو جانتا نہ تھا اور مالی تنگی میں مُبتلا تھے اور پھر اب دُنیا کے دو صد سے زائد ممالک کے لاکھوں لوگ آپ کی جماعت میں شامل ہیں اور آپ کی بیعت سے فیض حاصل کر چکے ہیں۔ اور گناہوں سے توبہ کر چکے ہیں اور ان میں سے کثرت ایسے لوگوں کی ہے جو بیعت کے بعد ایسی پاک تبدیلی پیدا کر چکے ہیں کہ اسلام کی اشاعت کے لئے ہر طرح کی قربانیاں دے رہے ہیں۔ پس یہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا اور آپ کے حوالہ سے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا عظیم الشان نشان ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی مسیح موعود کی آمد کی پیشگوئی فرمائی تھی۔

(8) تیرے لبوں پر رحمت جاری ہوئی

براہین احمدیہ میں ایک الہام ہے یَا اَحْمَدُ فَاضَتِ الرَّحْمَۃُ عَلٰی شَفَتَیْکَ۔ یعنی اے احمد تیری لبوں پر رحمت جاری ہوئی ہے ہم نے تجھ کو معارفِ کثیرہ عطا فرمائے ہیں۔ یہ الہام 1883ء کا ہے۔ اس کے پورا ہونے کی ایک صورت اس طرح ظاہر ہوئی کہ ایک ہندو صاحب سوامی شوگن چندر نے جلسہ دھرم مہوتسو یعنی جلسہ اعظم مذاہب کے انعقاد کا فیصلہ کیا اور انہوں نے دیگر مذاہب کے بڑے بڑے معروف لیڈران کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی اس جلسہ میں تقریر کرنے کی دعوت دی۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں مَیں نے اس کیلئے دُعا کی کہ اللہ مجھے ایسا مضمون القاء کرے جو اس مجمع کی تمام تقریروں پر غالب رہے اور ایک قُوّت میرے اندر پھونک دی گئی۔ جب مَیں یہ مضمون لکھ چکا تو الہام ہوا'' مضمون بالا رہا'' اور جب وہ مضمون مجمع میں پڑھا گیا تو اس کے پڑھنے کے وقت سامعین کیلئے ایک عالم وجد تھا اور ہر ایک طرف سے تحسین کی آواز تھی کہ یہ مضمون تمام مضامین پر بالا رہا اور اس وقت کے بیس کے قریب اخبارات تھے جنہوں نے شہادت دی کہ مضمون بالا رہا۔ اس جلسہ میں ہندو مذہب آریہ سماج، برہمو سماج، سکھ مذہب، عیسائی مذہب اور بعض مسلمان علماء کی بھی تقاریر تھیں۔ اس جلسہ کی رپورٹ اور تمام تقاریر شائع شدہ موجود ہیں۔ انصاف پسند اور تحقیق کا جذبہ رکھنے والے اسے پڑھ کر خود ہی فیصلہ کر سکتے ہیں۔ یہ مضمون '' اسلامی اصول کی فلاسفی'' کے نام سے شائع شدہ موجود ہے اور دیگر کئی زبانوں میں اس کے تراجم بھی ہو چکے ہیں۔

آؤ لوگو! کہ یہیں نور خدا پاؤ گے لو تمہیں طور تسلّی کا بتایا ہم نے

(9) فَاضَتِ الرَّحْمَۃُ عَلٰی شَفَتَیْکَ: اسی طرح الہام فاضتِ الرحمۃُ علٰی شَفَتَیْکَ اس طرح بھی پورا ہوا کہ 11/ اپریل 1900ء کو عید الضحیٰ کے دن صبح کے وقت حضور کو الہام ہوا'' کَلَامٌ اُفْصِحَتْ مِنْ لَّدُنْ رَبٍّ کَرِیْمٍ'' اس سال عید کے موقع پر حضور نے بحکم خدا خطبہ عید عربی زبان میں پڑھا۔ فرماتے ہیں:

'' خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ غیب سے مجھے ایک قوّت دی گئی اور وہ فصیح تقریر عربی میں فی البدیہہ میرے منہ سے نکل رہی تھی کہ میری طاقت سے بالکل باہر تھی۔''

اس تقریر کا نام '' خطبۂ الہامیہ ہے جو شائع شدہ موجود ہے جو دو صد افراد کے سامنے مسجد اقصیٰ میں سنائی گئی۔ فرماتے ہیں:

سبحان اللہ اس وقت ایک غیبی چشمہ نکل رہا تھا مجھے معلوم نہیں کہ میں بول رہا تھا یا میری زبان سے کوئی فرشتہ کلام کر رہا تھا کیونکہ میں جانتا تھا کہ اس کلام میں میرا دخل نہ تھا۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ 376)

یہ تقریر بعنوان '' خطبہ الہامیہ'' شائع شدہ موجود ہے جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی ایک علمی دلیل ہے۔ فالحمد اللہ علیٰ ذالک

(10) براہین احمدیہ صداقت احمدیت کا عظیم الشان نشان

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

'' خدا تعالیٰ کا یہ بھی ایک نشان تھا کہ اس نے 1882ء کے بعد باقی حصہ براہین احمدیہ کا 23 برس کی مدّت تک چھپنے سے روک دیا تا اس کا یہ کلام پورا ہو کہ مَیں براہین احمدیہ کو بطور نشان کے بناؤں گا کیونکہ اس میں بہت سی ایسی پیشگوئیاں تھیں جو ابھی ان کا پورا ہونا معرض التواء میں تھا اور اس میں میری نسبت ایسے وعدے تھے جو ابھی ظہور میں نہیں آئے تھے اور ضرور تھا کہ ان تمام نشانوں اور وعدوں کا اس کتاب میں پورا ہونا دکھلایا جاتا تا کتاب براہین احمدیہ اسم با مسمّٰی ہو جاتی اگر اُن پیشگوئیوں کے پورا ہونے سے پہلے براہین احمدیہ ختم ہو جاتی تو وہ ایک ناقص کتاب ہوتی اس لئے خدا نے جس کے تمام کام حکمت اور مصلحت پر مبنی ہیں یہ چاہا کہ اس وقت تک براہین احمدیہ کے باقی حصہ کا چھپنا اور شائع ہونا روک دیا جائے جب تک کہ وہ پیشگوئیاں پوری ہو جائیں جو براہین احمدیہ میں لکھی گئی ہیں کیونکہ وہ کتاب جیسا کہ اس کا نام براہین احمدیہ ہے اس لئے تالیف کی گئی ہے کہ تا جو اسلام کی براہین ہیں وہ ظاہر کرے اور براہین میں سب سے بڑھ کر آسمانی نشان ہیں جن میں انسانی طاقت کا کچھ بھی دخل نہیں۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ 357-356 نشان نمبر 155)

****

مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) اور جماعتِ احمدیہ کا نقطۂ نظر

(شبینہ کوثر جماعت احمدیہ چارکوٹ مسرور آباد)

دنیا اس وقت سائنس اور ٹیکنالوجی کے ایک عظیم انقلاب سے گزر رہی ہے، اور مصنوعی ذہانت (AI) انسانی زندگی کے تقریباً ہر شعبہ میں اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ اس نے بے شمار سہولتیں پیدا کی ہیں، تاہم اس کے ساتھ اخلاقی اور معاشرتی چیلنجز بھی سامنے آئے ہیں۔

اسلام ایک کامل اور عالمگیر مذہب ہے جو ہر دور کے مسائل میں راہنمائی فراہم کرتا ہے۔ جماعتِ احمدیہ کا مؤقف یہ ہے کہ جدید سائنس اور ٹیکنالوجی اگر انسانیت کی بھلائی، علم کے فروغ اور امن کے قیام کے لیے استعمال ہو تو وہ قابلِ تحسین ہے، لیکن اگر اس کا استعمال جھوٹ، ظلم، فتنہ یا اخلاقی تباہی کے لیے ہو تو اسلام اس کی مخالفت کرتا ہے۔

لہٰذا جماعتِ احمدیہ AI کے مثبت، اخلاقی اور انسانیت دوست استعمال کی حامی ہے اور اس بات پر زور دیتی ہے کہ ہر سائنسی ترقی کو اعلیٰ اخلاقی اقدار کے تابع ہونا چاہیے۔

اسلام اور علم کی عظمت

اسلام نے سب سے پہلے انسان کو علم کی طرف متوجہ کیا۔ قرآنِ کریم کی پہلی وحی ہی علم اور قلم کے ذکر سے شروع ہوتی ہے:

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ○ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ○ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ○ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ○ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ

”پڑھ اپنے رب کے نام کے ساتھ جس نے پیدا کیا۔ اس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا۔ پڑھ! اور تیرا رب سب سے زیادہ عزت والا ہے۔ جس نے قلم کے ذریعہ تعلیم دی۔ انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔“ (سورۃ العلق، آیات 2 تا 6)

یہ آیات اس حقیقت کو واضح کرتی ہیں کہ اسلام جہالت نہیں بلکہ علم، تحقیق اور ترقی کا داعی ہے۔ AI بھی انسانی علم اور عقل کی ترقی یافتہ شکل ہے، اس لیے اسلام بنیادی طور پر اس کے مفید استعمال کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ مزید فرماتا ہے: وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا

”اور دعا کر کہ اے میرے رب! مجھے علم میں بڑھا دے۔“ (سورۃ طٰہٰ: 115)

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ”کیا وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں اور وہ جو علم نہیں رکھتے برابر ہو سکتے ہیں؟“ (سورۃ الزمر: 10)

عقل اور تدبر کی اسلامی تعلیم

AI انسانی عقل کے استعمال کا نتیجہ ہے۔ قرآنِ کریم بار بار انسان کو غور و فکر کی دعوت دیتا ہے:

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ

”یقیناً آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات اور دن کے اختلاف میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔“ (سورۃ آل عمران: 191)

اسی طرح فرمایا: أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ ”کیا وہ غور و فکر نہیں کرتے؟“ (سورۃ النساء: 83)

اور أَفَلَا تَعْقِلُونَ ”کیا تم عقل نہیں کرتے؟“ (سورۃ البقرہ: 45)

یہ آیات واضح کرتی ہیں کہ اسلام عقل، سائنسی تحقیق اور تدبر کو ایمان کے خلاف نہیں سمجھتا بلکہ ایمان کی مضبوطی کا ذریعہ قرار دیتا ہے۔

احادیثِ نبویہ ﷺ اور جدید علوم

رسول کریم ﷺ نے علم کے حصول کو ہر مسلمان پر فرض قرار دیا۔

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ

”علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔“

(سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فضل العلماء)

ایک اور حدیث میں فرمایا:

اَلْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ فَأَيْنَ وَجَدَهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا ”حکمت مومن کی گمشدہ میراث ہے، جہاں کہیں اسے پائے وہ اس کا زیادہ حق دار ہے۔“

(جامع الترمذی، ابواب العلم)

یہ تعلیمات اس امر کو ظاہر کرتی ہیں کہ مسلمان کو ہر مفید علم اور ایجاد سے فائدہ اٹھانا چاہیے خواہ وہ کسی بھی قوم کے ذریعہ سامنے آئے۔ AI بھی اسی اصول کے تحت قابلِ استفادہ ہے۔

اسلامی تاریخ گواہ ہے کہ مسلمانوں نے ریاضی، طب، فلکیات، کیمیا اور انجینئرنگ جیسے علوم میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ آج کے دور میں AI، مشین لرننگ اور جدید کمپیوٹنگ بھی اسی علمی ترقی کا حصہ ہیں۔ اس لیے مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ ان جدید علوم میں مہارت حاصل کریں تاکہ انسانیت کی خدمت، علمی ترقی اور اسلام کا پُرامن پیغام موثر انداز میں دنیا تک پہنچا سکیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سائنسی علوم کے بارے میں نقطۂ نظر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کو ایک زندہ، عقلی اور فطری مذہب قرار دیا۔ آپؑ فرماتے ہیں:

”قرآن شریف کبھی صحیح عقل کے خلاف تعلیم نہیں دیتا بلکہ عقلِ صحیح کا مؤید ہے۔“

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3، صفحہ 363)

ایک اور مقام پر فرمایا: ”خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں بار بار تدبر اور تفکر کی تعلیم دی ہے۔“

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10، صفحہ 440)

آپؑ مزید فرماتے ہیں: ”سچی سائنس خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ کتابِ قدرت کا مطالعہ ہے، اس لیے وہ قرآن شریف کے مخالف نہیں ہو سکتی۔“

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 92)

یہ اقتباسات اس حقیقت کو واضح کرتے ہیں کہ جماعتِ احمدیہ جدید سائنسی ترقی کو خدا تعالیٰ کی نشانیوں کے فہم کا ذریعہ سمجھتی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ اور ذرائع ابلاغ کا استعمال

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے زمانہ میں جدید طباعت، اخبارات اور ڈاک کے نظام کو تبلیغِ اسلام کے لیے بھرپور استعمال کیا۔ آپؑ نے سینکڑوں کتابیں تصنیف فرمائیں اور دنیا بھر میں اپنے پیغام کو پھیلایا۔ اس سے یہ اصول اخذ ہوتا ہے کہ جدید ذرائع اگر دین اور انسانیت کی خدمت کے لیے استعمال ہوں تو وہ باعثِ برکت ہیں۔

اگر آج AI تبلیغ، تراجم، علمی تحقیق، سوالات کے جوابات اور دینی مواد کی تیاری میں مدد دے رہی ہے تو یہ اسی اصول کا تسلسل ہے۔

خلفائے احمدیت نے ہمیشہ جدید ٹیکنالوجی کو دینِ اسلام کی اشاعت اور انسانیت کی خدمت کے لیے استعمال کیا۔ ایم ٹی اے کا قیام اس روشن وژن کا عظیم ثبوت ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے سیٹلائٹ ٹیکنالوجی کے ذریعے جماعتِ احمدیہ کا پُرامن پیغام دنیا کے کونے کونے تک پہنچایا۔ آج انٹرنیٹ، ڈیجیٹل میڈیا اور AI بھی اسی عظیم مقصد کے لیے موثر ذرائع بن سکتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جدید ٹیکنالوجی کے استعمال کے بارے میں نہایت متوازن راہنمائی عطا فرمائی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”دنیا کی ہر ایجاد اگر مثبت رنگ میں استعمال ہو تو انسانیت کے لیے فائدہ مند ثابت ہوتی ہے، لیکن اگر اس کا غلط استعمال کیا جائے تو وہ تباہی کا ذریعہ بن جاتی ہے۔“ (خطباتِ مسرور، جلد 18)

ایک موقع پر نوجوانوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ”انٹرنیٹ اور جدید میڈیا کے فوائد بھی ہیں لیکن اس کے نقصانات سے بچنے کی کوشش کریں اور اپنی اخلاقی حالتوں کی حفاظت کریں۔“

(خطاب از حضرت خلیفۃ المسیح الخامس، اجتماع خدام الاحمدیہ برطانیہ، 22 ستمبر 2019ء)

AI کے مثبت فوائد جماعتِ احمدیہ کی نظر میں

(1) تبلیغِ اسلام میں سہولت

AI کے ذریعہ قرآنِ کریم کے تراجم، اسلامی سوالات کے جوابات، تقاریر کی تیاری، لٹریچر کی تدوین اور عالمی سطح پر تبلیغی مواد کی اشاعت آسان ہو گئی ہے۔

(2) تعلیم و تحقیق میں ترقی

AI طلبہ اور محققین کو تیز رفتار تحقیق، ڈیٹا تجزیہ اور علمی معاونت فراہم کرتی ہے۔ جماعتِ احمدیہ ہمیشہ تعلیم کے فروغ پر زور دیتی آئی ہے۔

(3) طب اور انسانیت کی خدمت

AI بیماریوں کی تشخیص، علاج اور طبی تحقیق میں اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ اسلام انسانیت کی خدمت کو عظیم عبادت قرار دیتا ہے۔

وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا ”اور جس نے ایک جان کو زندہ کیا گویا اس نے تمام انسانیت کو زندہ کیا۔“ (سورۃ المائدہ: 33)

(4) انتظامی اور معاشی آسانیاں

AI کاروبار، تنظیم، حساب کتاب اور انتظامی امور میں وقت کی بچت اور کارکردگی میں اضافہ کرتی ہے۔

AI کے خطرات اور اسلامی تعلیمات

(1) جھوٹ اور فریب

Deepfake ویڈیوز، جھوٹی خبریں اور غلط معلومات معاشرے میں فساد پھیلا سکتی ہیں۔

قرآنِ کریم فرماتا ہے: وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ ”جھوٹی بات سے بچو۔“ (سورۃ الحج: 31)

(2) اخلاقی تباہی

فحاشی، غیر اخلاقی مواد اور بے حیائی کے فروغ میں AI کا غلط استعمال نہایت خطرناک ہے۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ”یقیناً اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا۔“ (سورۃ البقرہ: 206)

(3) انسان پر مشین کی بالادستی

اگر انسان AI پر اس قدر انحصار کرنے لگے کہ اس کی اپنی فکری اور روحانی صلاحیتیں کمزور ہو جائیں تو یہ نقصان دہ ہو سکتا ہے۔

(4) جنگی اور تباہ کن استعمال

AI کو جنگی ہتھیاروں، نگرانی اور ظلم کے لیے استعمال کرنا انسانیت کے لیے بڑا خطرہ ہے۔ اسلام امن، عدل اور انسانی حرمت کی تعلیم دیتا ہے۔

جماعتِ احمدیہ کے نزدیک AI ایک طاقتور نعمت ہے جس کی اچھائی یا برائی اس کے استعمال پر منحصر ہے۔ اگر اسے تعلیم، تحقیق، طب، تبلیغِ اسلام اور انسانیت کی خدمت کے لیے استعمال کیا جائے تو یہ مفید ہے، لیکن جھوٹ، فتنہ، بے حیائی اور ظلم کے لیے اس کا استعمال نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔

AI کے اس دور میں ایک احمدی مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ وہ جدید علوم حاصل کرے، ٹیکنالوجی کو دین اور انسانیت کی خدمت کے لیے استعمال کرے، سچائی اور اخلاقی اقدار کو قائم رکھے اور نئی نسل کی روحانی و اخلاقی تربیت پر توجہ دے۔

مصنوعی ذہانت (AI) موجودہ دور کی ایک اہم سائنسی ترقی ہے جسے جماعتِ احمدیہ انسانیت کی خدمت، علم کے فروغ، تبلیغِ اسلام، تعلیم، تحقیق اور طبی سہولیات کے لیے مفید سمجھتی ہے۔ اسلام علم، عقل اور تحقیق کی حوصلہ افزائی کرتا ہے، اسی لیے جدید ٹیکنالوجی کا مثبت اور اخلاقی استعمال قابلِ تحسین ہے۔ تاہم اگر AI کو جھوٹ، فحاشی، ظلم، فتنہ یا انسانیت کو نقصان پہنچانے کے لیے استعمال کیا جائے تو اسلام اس کی سخت مخالفت کرتا ہے۔

جماعتِ احمدیہ کا مؤقف یہ ہے کہ ہر سائنسی ترقی کو اخلاقی اقدار، سچائی، عدل اور انسانیت کی بھلائی کے تابع ہونا چاہیے۔ ایک احمدی مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ وہ جدید علوم حاصل کرے، ٹیکنالوجی کو دین اور انسانیت کی خدمت کے لیے استعمال کرے اور اپنی روحانی و اخلاقی حالتوں کی حفاظت کرے۔

خطبہ جمعہ بطرز سوال و جواب

انبیاء اور ان کی جماعتوں کے لئے نشانات

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 28/ دسمبر 2007ء بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال : حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا میں آنحضرت ﷺ کے متعلق کون سی چار خصوصیات بیان ہوئی ہیں؟

جواب : حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی کہ آنے والا عظیم رسول: اللہ تعالیٰ کی آیات لوگوں کو پڑھ کر سنائے۔ انہیں کتاب کی تعلیم دے۔ انہیں حکمت سکھائے۔ ان کا تزکیہ اور روحانی پاکیزگی کرے۔ حضورِ انور نے ان میں سے پہلی خصوصیت، یعنی یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِكَ کے حوالے سے نشانات کی مختلف اقسام اور ان کے اثرات بیان فرمائے۔

سوال : ''آیات'' کے مختلف معانی کیا ہیں؟

جواب : خطبہ میں بیان کردہ مضمون کے مطابق آیات کے کئی معانی ہیں، مثلاً: اللہ تعالیٰ کے نشانات۔ معجزات۔ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ دلانے والی باتیں۔ ایمان کی طرف رہنمائی کرنے والی باتیں۔ عذاب سے بچنے کی تنبیہات۔ آئندہ ہونے والے واقعات کی پیشگوئیاں۔ زمین و آسمان کی مخلوقات، نباتات اور جمادات کے متعلق علم۔ تمدن اور معاشرت کے صحیح راستے بتانے والی تعلیمات۔

سوال : اللہ تعالیٰ انبیاء کے ذریعہ نشانات کیوں ظاہر فرماتا ہے؟

جواب : اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کی صداقت ثابت کرنے، لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے، ایمان مضبوط کرنے، نافرمانوں کو تنبیہ کرنے اور مومنوں کو بشارت و تسکین دینے کے لیے نشانات ظاہر فرماتا ہے۔

سوال : سورۃ بنی اسرائیل کی آیت ''وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰیٰتِ اِلَّا تَخْوِیْفًا'' کا کیا مطلب ہے؟

جواب : اس کا مطلب ہے: ''اور ہم نشانات نہیں بھیجتے مگر تدریجاً ڈرانے کی خاطر۔'' (بنی اسرائیل: 60) یہ آیت اس حقیقت کی طرف توجہ دلاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ بعض نشانات ایسے بھی ظاہر فرماتا ہے جو انسان کو اپنی اصلاح، توبہ اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچنے کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔

سوال : ثمود کی قوم کے لیے کون سا نشان ظاہر کیا گیا تھا؟

جواب : حضرت صالح علیہ السلام کی قوم ثمود کے لیے اللہ تعالیٰ نے ایک خاص نشانی کے طور پر اونٹنی عطا فرمائی تھی۔ لیکن انہوں نے اس نشانی کے ساتھ ظلم کیا اور اللہ تعالیٰ کے عذاب کا نشانہ بنے۔

سوال : ثمود کی اونٹنی کا واقعہ آج کے لوگوں کے لیے کیا سبق رکھتا ہے؟

جواب : یہ واقعہ اس بات کی تنبیہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نشانات کو معمولی نہ سمجھا جائے۔ قرآن کریم میں گزشتہ قوموں کے واقعات صرف قصے کہانیوں کے طور پر نہیں بیان ہوئے بلکہ موجودہ اور آئندہ آنے والے لوگوں کے لیے عبرت اور نصیحت کا ذریعہ ہیں۔

سوال : کیا قرآن کریم میں گزشتہ انبیاء اور ان کی قوموں کے واقعات صرف قصے کہانیاں ہیں؟

جواب : ہرگز نہیں۔ یہ واقعات انسان کو یہ سمجھانے کے لیے بیان ہوئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کی تائید فرماتا ہے، نافرمانی اور ظلم کی صورت میں پکڑ سکتا ہے اور مومنوں کو ان کے ایمان و اعمال کی وجہ سے اپنی رحمتوں اور بشارتوں سے نوازتا ہے۔ عقلمند وہ ہے جو ان واقعات سے سبق حاصل کرے۔

سوال : گزشتہ قوموں کے عذاب کے واقعات کا بنیادی مقصد کیا ہے؟

جواب : ان کا مقصد انسان کو خوفِ خدا پیدا کرنے، ظلم و زیادتی سے بچنے، نافرمانی ترک کرنے، اللہ تعالیٰ کی حدود کی پابندی کرنے اور اپنی اصلاح کی طرف متوجہ کرنا ہے۔

سوال : کیا اللہ تعالیٰ صرف عذاب کے نشانات ظاہر کرتا ہے؟

جواب : نہیں۔ اللہ تعالیٰ عذاب اور تنبیہ کے نشانات کے ساتھ ساتھ رحمت، بشارت اور تسکین کے نشانات بھی ظاہر فرماتا ہے۔ مومنوں کے لیے ایسے نشانات ایمان، یقین، معرفت اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں ترقی کا ذریعہ بنتے ہیں۔

سوال : اللہ تعالیٰ کی رحمت کے متعلق قرآن کریم کیا فرماتا ہے؟

جواب : اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ (الاعراف: 157) یعنی: ''اور میری رحمت ہر چیز پر حاوی ہے۔'' حضورِ انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وجہ سے بہت سے عذاب ٹل جاتے ہیں یا انسانوں کو اصلاح کے لیے لمبی مہلت دی جاتی ہے۔

سوال : انسان کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے فائدہ اٹھانے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟

جواب : انسان کو استغفار، توبہ، نیک اعمال اور اللہ تعالیٰ کی حدود کی پابندی اختیار کرنی چاہیے اور بار بار اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود سے تجاوز کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔

سوال : حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نشانات کی کتنی بڑی اقسام بیان فرمائی ہیں؟

جواب : حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نشانات کی دو بڑی اقسام بیان فرمائی ہیں: نشانِ تخویف و تعذیب یعنی قہری نشان۔ نشانِ تبشیر و تسکین یعنی نشانِ رحمت۔

جواب : یہ وہ نشانات ہیں جو حق کے طالبوں، مخلص مومنوں اور سچائی کے متلاشیوں کے لیے ظاہر ہوتے ہیں۔ ان کا مقصد انہیں ڈرانا نہیں بلکہ اطمینان دینا، ان کے ایمان اور یقین کو مضبوط کرنا اور ان کے مضطرب دلوں کو تسلی دینا ہے۔

سوال : مومن کو تبشیری نشانات سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟

جواب : تبشیری نشانات سے مومن: ایمان میں ترقی کرتا ہے یقین مضبوط کرتا ہے۔ معرفت میں بڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور احسانات کو پہچانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت اور عشق میں ترقی کرتا ہے۔ دل کو سکون اور اطمینان حاصل ہوتا ہے۔

سوال : حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مطابق مومن کب تک تبشیری نشانات پاتا رہتا ہے؟

جواب : حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ قرآن شریف کے سچے متبع اپنی زندگی کے آخری دن تک تبشیری نشانات پاتے رہتے ہیں اور یقین، معرفت اور ایمان میں ترقی کرتے جاتے ہیں، یہاں تک کہ حق الیقین کے مقام تک پہنچتے ہیں۔

سوال : قرآن کریم کے مطابق نشانات سے حقیقی فائدہ کون لوگ اٹھاتے ہیں؟

جواب : وہ لوگ جو ایمان، صبر، شکر، خوفِ خدا اور عملِ صالح کی صفات رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ کے ضمن میں فرمایا: اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ (ابراہیم: 6) یعنی اس میں ہر بہت صبر کرنے والے اور شکر کرنے والے کے لیے بہت سے نشانات ہیں۔

سوال : صبر اور شکر کے بارے میں خطبہ میں کیا وضاحت فرمائی گئی؟

جواب : صبر اور شکر کا مطلب یہ نہیں کہ انسان ہر حالت میں ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جائے اور بے عملی اختیار کرے۔ حقیقی صبر و شکر یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی قدر کرے، قناعت اختیار کرے، مشکلات میں ثابت قدم رہے اور نیکیوں پر مستقل مزاجی سے عمل کرتا چلا جائے۔

سوال : حقیقی صبر و شکر کا تعلق مسلسل جدوجہد سے کس طرح ہے؟

جواب : حقیقی صبر و شکر ایک مسلسل عمل کا نام ہے۔ مومن کو اپنے نفس کی اصلاح، نیکیوں کے اختیار، تبلیغِ دین، اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی قدر اور شکر گزاری میں مسلسل جدوجہد کرنی چاہیے۔ یہی مستقل مزاجی حقیقی صبر و شکر ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ

وَ اَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ وَ اَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ۔ (البقرہ 196)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے راستے میں مال و جان خرچ کرو اور اپنے ہی ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو اور احسان سے کام لو۔ اللہ احسان کرنے والوں سے یقیناً محبت کرتا ہے۔

طالب دعا : بی.ایم. خلیل احمد ولد مکرم بی.ایم. بشیر احمد صاحب و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْبَسُوْا مِنْ ثِیَابِكُمُ الْبَیَاضَ فَاِنَّهَا مِنْ خَیْرِ ثِیَابِكُمْ وَ كَفِّنُوْا فِیْهَا مَوْتَاكُمْ

(ترمذی، کتاب الجنائز باب ما یستحب من الاکفان حدیث 994)

یعنی سفید کپڑا پہنا کرو کیونکہ یہ بہترین لباس ہے۔ اسی طرح سفید کپڑوں میں ہی دفن کیا کرو۔

طالب دعا : سید وسیم احمد و افراد خاندان (جماعت احمدیہ سورو ضلع بالاسور، صوبہ اڈیشہ)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''اب ظہور کر اور نکل کہ تیرا وقت نزدیک آ گیا اور اب وہ وقت آ رہا ہے کہ محمدی گڑھے میں سے نکال لئے جاویں گے اور ایک بلند اور مضبوط مینار پر ان کا قدم پڑے گا۔''

(نزول المسیح، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 511 پیشگوئی 14)

طالب دعا : میر موسیٰ حسین ولد مکرم جے میر عطاء الرحمن صاحب امیر جماعت احمدیہ شموگہ (کرناٹک)

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL

a desired destination for royal weddings & celebrations.

2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
Hydrabad Road, Yadgir - 585201

Contact Number : 09440023007
08473296444

خطبہ جمعہ بطرز سوال و جواب

اپنے آقا ﷺ کی اتباع میں حضرت مسیح موعودؑ کے سچائی پر قائم رہنے کے واقعات

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مئی 2026ء بطرز سوال و جواب
بمنظوری سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال : حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سچائی کے معاملہ میں اپنے مخالفین کو کس طرح چیلنج کیا؟

جواب : حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مخالفین سے فرمایا کہ اگر وہ آپؑ کو جھوٹا سمجھتے ہیں تو محض الزام لگانے کے بجائے اس کا قطعی ثبوت پیش کریں۔ آپؑ نے اپنی زندگی کے ایسے واقعات بطور دلیل پیش کیے جن میں جان، عزت اور مال کو خطرہ تھا لیکن آپؑ نے جھوٹ کا سہارا نہیں لیا۔ آپؑ نے خصوصاً یہ چیلنج دیا کہ جس شخص نے اپنی زندگی میں انتہائی مشکل حالات میں بھی سچائی کو نہ چھوڑا ہو، اس کے متعلق محض دعویٰ کر دینا کہ وہ جھوٹا ہے، انصاف کے خلاف ہے۔

سوال : محمد حسین بٹالوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کیا الزامات لگائے تھے؟

جواب : محمد حسین بٹالوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نعوذ باللہ مخالفِ دینِ اسلام، کافر اور کذاب قرار دیا تھا اور یہ الزام بھی لگایا کہ جھوٹ بولنا اور دھوکہ دینا آپؑ کی سرشت کا حصہ بن چکا ہے۔

سوال : حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے محمد حسین بٹالوی صاحب کے الزامِ کذب کا کیا جواب دیا؟

جواب : حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر وہ طالبِ حق بن کر آپؑ کی پوری زندگی کا جائزہ لیں تو ان پر یہ حقیقت واضح ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو ہمیشہ جھوٹ کی ناپاکی سے محفوظ رکھا حتیٰ کہ ایسے مواقع بھی آئے جب انگریزی عدالتوں میں آپؑ کی جان اور عزت خطرے میں تھی اور وکلاء نے جھوٹ بولنے کا مشورہ دیا، مگر آپؑ نے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے سچائی کو اختیار کیا اور جان و مال اور عزت کی پرواہ نہ کی۔

سوال : حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مالی مقدمات میں سچائی کی خاطر کیا قربانیاں دیں؟

جواب : آپؑ فرماتے ہیں کہ بسا اوقات مالی مقدمات میں محض سچائی کی خاطر آپؑ نے بڑے بڑے نقصانات برداشت کیے۔ حتیٰ کہ بعض مواقع پر اپنے والد صاحب اور بھائی کے خلاف بھی سچائی کی گواہی دی اور حق کو ہاتھ سے نہ جانے دیا۔

سوال : حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی ساری زندگی کی سچائی کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب : آپؑ نے فرمایا کہ قادیان اور بٹالہ میں آپؑ کی ایک عمر گزری ہے، مگر کوئی شخص یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ کبھی آپؑ کے منہ سے جھوٹ نکلا ہو۔ آپؑ نے یہ بھی فرمایا کہ جب آپؑ نے ابتدا ہی سے محض اللہ تعالیٰ کی خاطر انسانوں پر جھوٹ بولنا ترک کر رکھا تھا اور بارہا اپنی جان اور مال کو صدق پر قربان کیا تھا تو پھر آپؑ خدا تعالیٰ پر کیوں جھوٹ بولتے۔

سوال : حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سچائی اور نبوتِ محمدیہ ﷺ کے درمیان کیا تعلق بیان فرمایا؟

جواب : آپؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث پیش فرمائی کہ انسانوں میں زیادہ سچا شخص وہ ہوتا ہے جس کی خوابیں زیادہ سچی ہوتی ہیں۔ آپؑ نے اس اصول کی بنیاد پر اپنے مخالف کو دعوت دی کہ اگر وہ واقعی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر ایمان رکھتا ہے تو سچائی کی اس علامت کے ذریعے دونوں فریقوں کو آزمایا جا سکتا ہے۔

سوال : حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سچائی کے امتحان کا ایک اور طریق کیا بیان فرمایا؟

جواب : آپؑ نے فرمایا کہ انسان کی سچائی کا حقیقی امتحان اس وقت ہوتا ہے جب وہ ایسی مصیبت میں مبتلا ہو جائے جس میں بظاہر جھوٹ کے علاوہ نجات کا کوئی راستہ نظر نہ آتا ہو۔ اس وقت معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی سرشت میں صدق ہے یا کذب، کیونکہ وہ اپنی جان، آبرو اور مال بچانے کے لیے جھوٹ بولتا ہے یا سچائی پر قائم رہتا ہے۔

سوال : حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سچائی کے ثبوت میں کتنے عملی واقعات پیش فرمائے؟

جواب : حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سچائی کے ثبوت میں تین نمایاں واقعات پیش فرمائے: شرکاءِ ملکیت کے مقدمہ کا واقعہ۔ رلیا رام کے ذریعہ ڈاک کے مقدمہ کا واقعہ۔ سلطان احمد صاحب کے زمین اور مکان کے مقدمہ کا واقعہ۔

سوال : رلیا رام کے ڈاک کے مقدمہ کا پس منظر کیا تھا؟

جواب : حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی تائید میں ایک مضمون ایک عیسائی مطبع کے مالک رلیا رام کو بھیجا۔ اس پیکٹ میں ایک خط بھی موجود تھا۔ قوانینِ ڈاک کے مطابق اس طرح خط کو پیکٹ میں رکھنا جرم سمجھا جاتا تھا۔ رلیا رام نے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف مقدمہ دائر کر دیا۔

سوال : حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی راستبازی کے متعلق کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب : حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وکیل نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مشورہ دیا کہ وہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ انہوں نے صرف اشتہار بھیجا تھا، خط نہیں بھیجا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ کہنے سے انکار کر دیا کیونکہ حقیقت یہ تھی کہ خط بھی پیکٹ میں موجود تھا۔ جب عدالت میں پوچھا گیا تو آپؑ نے صاف اعتراف کیا کہ ہاں، خط آپؑ نے ہی پیکٹ میں رکھا تھا۔ اس راستبازی کا عدالت پر بھی گہرا اثر ہوا اور آپؑ کو بری کر دیا گیا۔

بقیہ از صفحہ نمبر 20: اسی دوران معلم صاحب تحریک جدید کے حوالے سے آئے۔ مَیں نے وہ رقم چندے میں دے دی۔ اللہ کا ایسا فضل ہوا کہ اس روز اس کے بعد اتنے گاہک آئے کہ دو لاکھ فرانک قیمت کے مال کی فروخت ہوئی اور بہت منافع ہوا۔ چنانچہ میں نے اسی روز فیس بھی ادا کی۔

بہت سارے لوگ واقعات لکھتے ہیں کہ ہم مالی قربانیاں کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں۔ دعا کے لیے مجھے بھی لکھتے رہتے ہیں۔ ان قربانیوں کی وجہ سے ان کے بگڑے ہوئے کام سنور جاتے ہیں، بچوں کی اصلاح ہو جاتی ہے۔

روس کے مبلغ انچارج لکھتے ہیں کہ ایک مخلص قربانی کرنے والے احمدی ہیں۔ انہوں نے ایک روز نماز جمعہ کے بعد ایک مناسب رقم مجھے دی۔ میں نے کہا کہ آپ کا کوئی بقایا نہیں ہے۔ کہنے لگے کہ میں اپنے آبائی ملک گیا تھا اور واپس ماسکو آیا ہوں تو مجھے دوسرے ملک کے مسافروں کے ساتھ ایئر پورٹ پر روک لیا گیا۔ پہلے بھی امیگریشن حکّام بڑی چھوٹی چھوٹی باتوں پر لوگوں کو روک کر واپس بھیج دیتے ہیں۔ میرا دھیان گیا کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے ہمیشہ کام ہوا ہے۔ مَیں نے عہد کیا کہ اگر مجھے واپس نہ بھیجا گیا تو اپنے ملک جانے کی ٹکٹ کے برابر رقم خدا کی راہ میں دوں گا۔ آخر پر مجھے چھوڑ دیا گیا اور میں اپنے وعدے کے مطابق یہ رقم دے رہا ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس طرح کے اَور بھی بہت سے واقعات ہیں کہ لوگ اپنی ضروریات کو پس پشت ڈال کر قربانیاں کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے دین کی محبت کی خاطر قربانیاں کرتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ ان کو نوازتا ہے۔

اس کے بعد حضور انور نے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا اور گذشتہ سال کے کوائف نیز تحریک جدید کے چندے کے اخراجات کا اجمالی خاکہ بیان فرمایا۔ سال رواں میں تحریک جدید کی قربانی میں سر فہرست 10 ممالک کا ذکر فرمایا جن میں برطانیہ، جرمنی، امریکہ، کینیڈا، مڈل ایسٹ کی ایک جماعت، بھارت، آسٹریلیا، انڈونیشیا، گھانا، مڈل ایسٹ کی ایک جماعت شامل ہے۔

مجموعی قربانی کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ سال رواں میں 20.28 ملین کی قربانی کی گئی ہے۔ چندہ دہندگان میں بھی گذشتہ سال کی نسبت اضافہ ہوا ہے۔

****

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اب ایک مومن کے لئے، ایک ایسے شخص کے لئے جو اپنے پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہے، اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتا ہے، اُس کے لئے اس سے زیادہ دل آزاری کی اور تکلیف دہ بات کیا ہو سکتی ہے کہ وہ اپنے آقا کے بارے میں ایسی بات سنے جس سے آپ کی شان میں ہلکی سی بھی گستاخی ہوتی ہو۔
(خطبہ جمعہ 28/ جنوری 2011ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

طالب دعا: ناصر احمد ایم.بی(R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم.اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
SK ABDUL QADIR Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 91847-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

فہرست وفات یافتگان سال ۲۰۲۶-۲۰۲۵ء

مرحومین جن کی نمازِ جنازہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دوران سال پڑھائی۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کے اغراض میں سے ایک غرض یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ ’’جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کرجائے گا اس جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی۔‘‘

حضور علیہ السلام کے اس ارشاد کی تعمیل میں گذشتہ سال جلسہ سالانہ برطانیہ 2025 سے لے کر حالیہ جلسہ سالانہ 2026 کے درمیان سال بھر میں وفات پا جانے والے 423 مرحومین کے اسماء جن کی نماز جنازہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دوران سال پڑھائی ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔ یہ اسماء جلسہ سالانہ برطانیہ 2026 کے موقع پر پڑھ کر سنائے گئے۔ (ادارہ)

1 مکرم عبد الکریم جمال جودہ صاحب (غزہ)
2 مکرم چودھری عبد الغفور صاحب ابن مکرم چودھری غلام قادر صاحب (جامشورو ضلع حیدر آباد)
3 مکرم محمد علی صاحب (چک نمبر 275 رب کرتار پور فیصل آباد)
4 مکرم خواجہ مختار احمد بٹ صاحب (کینیڈا) ابن مکرم خواجہ عبد الرحمان صاحب (آف سیالکوٹ)
5 مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم نذیر احمد صاحب (انڈیا)
6 مکرم ڈاکٹر سید شہاب احمد صاحب (آف کینیڈا)
7 مکرم مبارک احمد کھوکھر صاحب (لاہور) ابن مکرم ان شاء اللہ کھوکھر صاحب
8 مکرم فہیم الدین ناصر صاحب (مبلغ سلسلہ رومانیہ)
9 مکرم عبد العلیم فاروقی صاحب ابن مکرم عبد الرشید فاروقی صاحب (کینیڈا)
10 مکرم ڈاکٹر لئیق احمد فرخ صاحب (واقف زندگی۔ کینیڈا)
11 مکرم حمید احمد غوری صاحب (حیدر آباد، انڈیا)
12 مکرم Sam Ali Nena صاحب (آف Marshall Islands)
13 مکرم غلام وحی الدین سلیمان صاحب (مربی سلسلہ انڈونیشیا)
14 مکرم ڈاکٹر محمد شفیق سہگل صاحب (سابق امیر ضلع ملتان و سابق نائب وکیل التصنیف تحریک جدید ربوہ)
15 مکرمہ بشریٰ پرویز منہاس صاحبہ اہلیہ مکرم پرویز منہاس صاحب (یو ایس اے)
16 مکرم محمد حسین صاحب ابن مکرم محمد اسماعیل صاحب (آف ربوہ)
17 مکرم حافظ محمد ابراہیم عابد صاحب (مربی سلسلہ)
18 مکرم شیخ ابوبکر جارج صاحب (معلّمِ سلسلہ لائبیریا)
19 مکرمہ ثمینہ بھنوں صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر فضل محمود بھنوں صاحب (آف لائبیریا)
20 مکرم عزیز الرحمٰن خالد صاحب (مربی سلسلہ۔ امریکہ)
21 مکرم ایدھی حمیدی صاحب (آف انڈونیشیا)
22 مکرم لئیق احمد طاہر صاحب (مربی سلسلہ۔ یوکے)
23 مکرم سیگا جالو صاحب (نائب صدر ریجن سیگو۔ مالی)
24 مکرم مولانا جلال الدین نیّر صاحب (سابق صدر، صدر انجمن احمدیہ و صدر مجلس تحریک جدید قادیان)
25 مکرم میر حبیب احمد صاحب ابن مکرم میر مشتاق احمد صاحب (ربوہ)
26 مکرمہ ریحانہ باسمہ صاحبہ اہلیہ مکرم سیّد سیّد احمد ناصر صاحب (ربوہ)
27 مکرمہ عفت حلیم صاحبہ (سابق نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ لائبیریا) اہلیہ مکرم ڈاکٹر عبد الحلیم صاحب واقف زندگی انچارج احمدیہ کلینک مسلم کلینک سنکور (Sinkor) منرو ویا، لائبیریا۔ حال ہالینڈ
28 مکرم عبد العلیم البربری صاحب (آف مصر)
29 مکرمہ امۃ الشریف صاحبہ اہلیہ مکرم محمود احمد بٹ صاحب (ڈیریانوالہ۔ نارووال)
30 مکرم شیخ بشیر احمد صاحب (سمن آباد۔ لاہور)
31 مکرمہ صاحبزادی امۃ الجمیل بیگم صاحبہ (بنت حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ۔ اہلیہ مکرم ناصر محمد سیال صاحب)۔ کینیڈا
32 مکرم ڈاکٹر رشید احمد خان صاحب (ابن مکرم نظام الدین صاحب)۔ ہالینڈ
33 مکرمہ زینب بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد صاحب مرحوم (سابق صدر جماعت و امام مسجد چک نمبر 275 رب کرتار پور)
34 مکرم ذکر اللہ تائیو ایوب صاحب (مربی سلسلہ۔ نائیجیریا)
35 مکرم خواجہ ظفر احمد صاحب (سابق امیر ضلع سیالکوٹ۔ حال امریکہ)
36 مکرم وِدراگو حالِیدُو صاحب Ouedraogo Halidou (برکینا فاسو)
37 مکرمہ صاحبزادی شاہدہ احمد صاحبہ (ماڈل ٹاؤن لاہور) اہلیہ مکرم مرزا نسیم احمد صاحب
38 مکرم ملک داؤد محمود احمد صاحب ابن مکرم محمد اسحاق صاحب (493۔ ای بی۔ بوریوالہ ضلع وہاڑی۔ حال کراچی)
39 مکرمہ نصرت بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مظفر احمد گوندل صاحب مرحوم (آف گوٹھ سلطان ضلع حیدر آباد۔ حال یوکے)
40 مکرم ناصر احمد صاحب ابن مکرم شفیع احمد صاحب (کینیڈا)
41 مکرمہ ریحانہ کوثر صاحبہ اہلیہ مکرم رانا منیر احمد صاحب (فیصل آباد)
42 مکرمہ آمنہ عبد اللہ صاحبہ بنت مکرم ملک عبد اللہ خان صاحب (ڈسکہ ضلع سیالکوٹ)
43 مکرمہ وفا محمد اسماعیل الرواشدہ صاحبہ (اردن)
44 مکرمہ نصیرہ نزہت صاحبہ بنت مکرم میاں اللہ یار صاحب (ربوہ)
45 مکرم انجینئر شایان احمد خان صاحب ابن مکرم انجینئر مظفر احمد خان صاحب (پشاور)
46 مکرمہ امۃ الرشید عابدہ صاحبہ اہلیہ مکرم مولانا محمد اعظم اکسیر صاحب مرحوم مربی سلسلہ (آف ربوہ حال یوکے)
47 مکرم انور شہزاد خان صاحب ابن مکرم داؤد احمد خان صاحب مرحوم (سوئٹزرلینڈ)
48 مکرمہ بشریٰ احمد صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم (آف ارول صوبہ بہار۔ انڈیا)
49 مکرمہ بشریٰ رشید صاحبہ اہلیہ مکرم سید پرویز افضل صاحب (آف ناصر آباد قادیان)
50 مکرمہ امۃ الوحید صاحبہ اہلیہ مکرم نصیر احمد صاحب (پشاور حال راولپنڈی)
51 مکرمہ آنسہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم عبد القدیر صاحب (ربوہ)
52 مکرمہ بشریٰ داؤد ناصر صاحبہ اہلیہ مکرم داؤد احمد ناصر صاحب (ڈیٹسن باخ۔ جرمنی)
53 مکرم آفتاب احمد صاحب ابن مکرم چودھری محمد عبد اللہ صاحب (219 رب۔ گنڈا سنگھ ضلع فیصل آباد)
54 عزیزم فرحان احمد صاحب ابن مکرم منصور احمد صاحب (کنری۔ ضلع عمر کوٹ)
55 مکرم شیخ انور حمید صاحب کپورتھلوی (ساؤتھ فیلڈز۔ یوکے)
56 مکرمہ عتیقہ نصیر صاحبہ اہلیہ مکرم نصیر الدین انجم صاحب (مربی سلسلہ)
57 مکرم محمد رفعت اللہ غوری صاحب (آف یادگیر صوبہ کرناٹک انڈیا)
58 مکرم ڈاکٹر منصور شریف صاحب (آف زمبابوے۔ حال برمنگھم۔ یوکے)
59 مکرمہ طاہرہ رحمان صاحبہ اہلیہ مکرم عزیز الرحمٰن رانا صاحب (ہڈرزفیلڈ۔ یوکے)
60 مکرمہ رحمت النساء صاحبہ (آف ساونت واڑی صوبہ مہاراشٹرا۔ انڈیا)
61 مکرمہ صبیحہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم عبد الباری صاحب (ہمبرگ جرمنی)
62 مکرمہ اقبال اختر صاحبہ اہلیہ مکرم چودھری محمد رفیع صاحب مرحوم (شاہدرہ ٹاؤن لاہور۔ حال مورڈن یوکے)
63 مکرم مولوی جاوید اقبال اختر چیمہ صاحب ابن مکرم منظور احمد چیمہ صاحب درویش مرحوم (پنشنر صدر انجمن احمدیہ قادیان)
64 مکرم داؤد احمد شاہ صاحب ابن مکرم سید اقبال شاہ صاحب مرحوم (نیروبی کینیا)
65 مکرم ڈاکٹر قاضی منور احمد صاحب (آف لاہور)
66 مکرم نصیر احمد صاحب ابن مکرم چودھری دین محمد صاحب مرحوم (آف کرونڈی ضلع خیرپور سندھ۔ حال ربوہ)
67 مکرم منصور احمد خالد طور صاحب (سابق کارکن بیت المال خرچ ربوہ ابن مکرم مبارک احمد طور صاحب (دیہاتی مبلغ)
68 مکرمہ امۃ السلام صاحبہ اہلیہ مکرم ناصر احمد صاحب مرحوم (نصیر آباد عزیز۔ ربوہ)
69 مکرمہ ناہید آفتاب سید صاحبہ اہلیہ مکرم سید ناصر آفتاب صاحب (کارکن وکالت مال۔ یوکے)
70 مکرمہ امۃ النصیر صاحبہ اہلیہ مکرم چودھری مقصود احمد صاحب (ٹوٹنگ۔ یوکے)
71 مکرم حمید احمد صاحب (ناظم اعلیٰ انصار اللہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ)
72 مکرم مبارک احمد خاکی صاحب ابن مکرم عبد الرحمٰن خاکی صاحب (اسلام آباد)
73 مکرمہ حفظہ محمودہ باجوہ صاحبہ بنت مکرم چودھری عبد العزیز باجوہ صاحب مرحوم (ربوہ)
74 مکرمہ سلیمہ فرزانہ صاحبہ اہلیہ مکرم منیر احمد قریشی صاحب (ربوہ)
75 مکرم مبشر احمد طاہر صاحب ابن مکرم حکیم رحمت علی صاحب (شارجہ۔ حال کینیڈا)
76 مکرم انتصار احمد صاحب ابن مکرم ابرار احمد صاحب (ربوہ)
77 مکرم چودھری ناصر احمد صاحب ابن مکرم چودھری حفیظ احمد صاحب مرحوم (Leicester۔ یوکے)
78 مکرم صالح میکائیل صاحب (لوکل مشنری و صدر مجلس انصار اللہ۔ ٹوگو)
79 مکرمہ امۃ المبین جبار صاحبہ اہلیہ مکرم عطاء الجبار صاحب (مہدی آباد۔ جرمنی)

80 مکرم ملک ریاض احمد صاحب ابن مکرم ملک محمد شفیع صاحب (گولارچی ضلع بدین سندھ)
81 مکرم غلام نبی قمر صاحب ابن مکرم میاں دین محمد صاحب (لاہور)
82 مکرم چودھری محمد امین مہار صاحب (آف گوجرانوالہ)
83 مکرم محمد رشید احمد صاحب ابن مکرم محمد رفیق احمد صاحب (آف آسٹریلیا)
84 مکرمہ مبارکہ کلثوم صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر شمیم احمد صاحب (ساؤتھ ہال ۔یوکے)
85 مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اسلم جنجوعہ صاحب (آف ملتان)
86 مکرمہ شمشاد بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالرحمٰن صاحب (پیرو چک ضلع سیالکوٹ)
87 مکرم وجاہت احمد صاحب ابن مکرم بشارت احمد صاحب (جرمنی)
88 مکرم ڈاکٹر منور احمد صاحب ابن مکرم ریاض احمد بلوچ صاحب (آف تربت بلوچستان)
89 مکرم مبشر سعید بٹر صاحب ابن مکرم چودھری اصغر علی بٹر صاحب مرحوم (کینیڈا)
90 مکرم عبد القیوم صاحب ابن مکرم ہارون احمد صاحب (صادق پور ضلع عمر کوٹ سندھ)
91 مکرم عبد العزیز کوثر صاحب (کارڈف ۔یوکے)
92 مکرم ملک سلطان احمد صاحب ابن مکرم ملک محمد احمد صاحب مرحوم (آف Ginsheim جرمنی)
93 مکرمہ سرور بیگم ملک صاحبہ اہلیہ مکرم ملک خالق داد خان صاحب مرحوم (کینیڈا)
94 مکرم الحاج عبد السلام لون صاحب (آف رشی نگر کشمیر)
95 مکرمہ نصرت شاہین صاحبہ اہلیہ مکرم خالد نعیم صاحب شہید (کینیڈا)
96 عزیزم ماہر ندیم ابن مکرم ندیم ارشد صاحب (کوٹ عبد المالک ضلع شیخوپورہ)
97 مکرمہ عطیہ انور صاحبہ اہلیہ مکرم احمد سعید اختر صاحب مرحوم (Ash ۔یوکے)
98 مکرمہ سیدہ ذکیہ خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم سید عبد المالک صاحب (قادیان)
99 مکرمہ خالدہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ناصر احمد صاحب مرحوم (275 رب کرتار پور ضلع فیصل آباد)
100 مکرم دانش جاوید شاہ صاحب ابن مکرم سید جاوید شاہ صاحب (آف جرمنی)
101 مکرم چودھری اعجاز احمد وڑائچ صاحب (سربٹن ۔یوکے)
102 مکرمہ امۃ النصیر شاہ صاحبہ اہلیہ مکرم سید رفیع احمد شاہ صاحب (ارلزفیلڈ ۔یوکے)
103 مکرم عبد الرحیم انیس زیروی صاحب ابن مکرم صوفی رحیم بخش زیروی صاحب (بیلجیم)
104 مکرم ڈاکٹر عبد الحنان طاہر صاحب ابن مکرم عبد المنان طاہر صاحب مرحوم (ہالینڈ)
105 مکرم ملک فضل الٰہی صاحب ابن مکرم ملک حاجی رجادہ صاحب (پکانسوانا ضلع چنیوٹ)
106 مکرم چودھری عبد الحکیم صاحب ابن مکرم چودھری عبد المجید صاحب (ہمبرگ جرمنی)
107 مکرم لطف الرحمٰن طاہر صاحب ابن مکرم مختار احمد علوی صاحب (کراچی)
108 مکرمہ سسٹر ناصرہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم چودھری تنویر احمد صاحب (جرمنی)
109 مکرمہ حفیظ اقبال صاحبہ اہلیہ مکرم چودھری محمد ابراہیم صاحب (لندن)
110 مکرمہ سیدہ بلقیس صداقت سمیع جدران صاحبہ اہلیہ مکرم محمد عبد السمیع جدران صاحب مرحوم (امریکہ)
111 مکرمہ Kemigisha Amina Kaire صاحبہ اہلیہ مکرم محمد علی کائرے صاحب (امیر و مبلغ انچارج یوگنڈا)
112 مکرم ڈاکٹر خالد احمد فرید صاحب ابن مکرم حکیم اعجاز الحق صاحب مرحوم (Katiadi، بنگلہ دیش)
113 مکرمہ حبیبہ شوکت صاحبہ اہلیہ مکرم شوکت ناز صاحب مرحوم (جرمنی)
114 مکرمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ محمد اسلم صاحب (آف قصور ۔حال ٹورانٹو کینیڈا)
115 مکرم عبد الرشید قریشی صاحب ابن مکرم قریشی عبد الغنی صاحب مرحوم (آف انعام جنرل سٹور ۔ربوہ)
116 مکرم محمد وارث نسیم صاحب (تھارٹن ہیتھ ۔یوکے)
117 مکرمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چودھری غلام نبی صاحب مرحوم (یوکے)
118 مکرمہ فریدہ محمود صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر الدین محمود صاحب (Fitchburg ۔امریکہ)
119 مکرم منور احمد صاحب ابن مکرم جلال الدین صاحب ننگلی (ربوہ)
120 مکرم نذر احمد صاحب ابن مکرم غلام احمد صاحب (اسلام آباد ۔پاکستان)
121 مکرم وسیم احمد صدیق صاحب مرحوم (سابق ناظر بیت المال آمد قادیان ۔ساکن کالیکٹ صوبہ کیرالہ ۔انڈیا)
122 مکرم چودھری مستنصر باللہ صاحب (بریمپٹن ۔کینیڈا)
123 مکرمہ شریفاں خان صاحبہ اہلیہ مکرم ظہیر الحق خان صاحب (سربٹن یوکے)
124 مکرمہ ہبۃ القیوم توصیف صاحبہ اہلیہ مکرم محمد توصیف اکبر صاحب (کراچی)
125 مکرمہ ساجدہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم محمد عارف باجوہ صاحب (صدر جماعت چک H/1 ہانس ضلع ملتان)
126 مکرم محمد اکمل صاحب (5 چک رتیاں، تحصیل سانگلہ ضلع ننکانہ)
127 مکرم محمد نواز باجوہ صاحب (کھیوہ باجوہ سیالکوٹ)
128 مکرمہ منیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اعظم صاحب مرحوم (آف یادگیر صوبہ کرناٹک)
129 مکرمہ نصرت گینائی صاحبہ اہلیہ مکرم احسان اللہ گینائی صاحب (ووسٹر پارک ۔یوکے)
130 مکرم بشارت احمد صاحب ابن مکرم غازی محمد عمر صاحب (وٹفورڈ ۔یوکے)
131 مکرم کرنل ریٹائرڈ عبد الودود خان صاحب (نوٹنگھم ۔یوکے)
132 مکرم مشتاق احمد عارف صاحب المعروف آرے والے ابن مکرم تاج دین صاحب (فیکٹری ایریا ۔ربوہ)
133 مکرمہ بشریٰ خانم صاحبہ اہلیہ مکرم عبد العزیز صاحب مرحوم (فیکٹری ایریا ربوہ ۔حال ٹاؤن شپ لاہور)
134 مکرم عبد الاحد بشارت صاحب ابن مکرم عبد الواحد صاحب (ہالینڈ)
135 مکرمہ تنویر اسلام طاہرہ صاحبہ اہلیہ مکرم عبد القدوس صاحب (سیالکوٹ شہر)
136 مکرم شیخ عبد الواحد صاحب (Boston امریکہ)
137 مکرم وسیم احمد شاہد صاحب ابن مکرم نواب دین صاحب (والٹن آن تھیمز ۔یوکے)
138 مکرم عبد المتین صاحب ابن مکرم عبد الرحمٰن صاحب (آف ناروے)
139 مکرم ملک ذوالفقار علی صاحب ابن مکرم ملک دوست محمد صاحب (خوشاب)
140 مکرم خواجہ عبد المجید انصاری صاحب ابن مکرم خواجہ عبد الواجد انصاری صاحب (حیدر آباد ۔انڈیا)
141 مکرمہ محمودہ شاہدہ احمد صاحبہ اہلیہ مکرم چودھری منور احمد صاحب BT (گلاسگو)
142 مکرمہ فرح دیبا صاحبہ اہلیہ مکرم الطاف حسین صاحب (کینیڈا)
143 مکرمہ خدیجہ رابیو صاحبہ اہلیہ مکرم محمد رابیو صاحب (ہالینڈ)
144 مکرمہ حاجیہ خدیجہ مومن کورے صاحبہ اہلیہ مکرم الحاج الحسن بن صالح صاحب مرحوم (گھانا)
145 مکرم نصیر احمد صاحب ابن مکرم منشی سبحان علی صاحب (کینیڈا)
146 مکرمہ مسرت اقبال بھٹی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اقبال بھٹی صاحب (لیسٹر ۔یوکے)
147 مکرم چودھری حمید اللہ کاہلوں صاحب ابن مکرم چودھری محمد عبد اللہ کاہلوں صاحب مرحوم (آکسفورڈ، یوکے)
148 مکرمہ نعیمۃ المسعودی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد السعیدی صاحب (Morocco)
149 مکرم محمد ابراہیم صاحب ابن مکرم مرزا عبد الکریم صاحب (دار النصر وسطی ربوہ)
150 مکرم چودھری محمود احمد ملہی صاحب ابن مکرم چودھری نصر اللہ خان ملہی صاحب (بدوملہی ضلع نارووال)
151 مکرمہ نسرین اختر صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اسلم صاحب (دار الفضل غربی طاہر ربوہ)
152 مکرم نعیم الدین صاحب ابن مکرم محمد دین صاحب (فیصل آباد)
153 مکرمہ روبینہ مہربان صاحبہ اہلیہ مکرم مہربان علی صاحب (اسلام آباد ۔پاکستان)
154 مکرم محمود احمد صاحب ابن مکرم احمد دین صاحب (مچم پارک ۔یوکے)
155 مکرمہ آنسہ شکور صاحبہ اہلیہ مکرم عبد الشکور صاحب (ربوہ)
156 مکرم حبیب احمد صاحب ابن مکرم مبارک احمد صاحب (ربوہ)
157 مکرم ملک بشیر احمد اعوان صاحب ابن مکرم ملک محمد عظیم صاحب (پینشنر وقف جدید انجمن احمدیہ ۔حال جرمنی)
158 مکرم شیخ محمد ندیم حیات صاحب (مغلپورہ لاہور)
159 مکرمہ رشیدہ طاہر صاحبہ اہلیہ مکرم طاہر محمود صاحب (معلم سلسلہ ۔ربوہ)
160 مکرم شوکت علی گوندل صاحب ابن مکرم محمد ظفر صاحب (مڈغاسکر)
161 مکرم مرزا عبد الباسط صاحب ابن مکرم مرزا عبد الحمید صاحب مرحوم (ہانسلو ۔یوکے)
162 مکرمہ رضیہ فردوس صاحبہ اہلیہ مکرم مبارک احمد صاحب مرحوم (ربوہ)
163 مکرم غلام مصطفیٰ بیگ صاحب (آف جعفر آباد)
164 مکرمہ عذرہ مبشر صاحبہ اہلیہ مکرم مبشر احمد انجم صاحب (108 رب ۔چودھری والا ۔ضلع فیصل آباد)
165 مکرم محمد عارف احمد صاحب ابن مکرم رحمت خان صاحب (نصیر آباد سلطان ربوہ)
166 مکرمہ سائرہ برجیس صاحبہ اہلیہ مکرم پیر ہارون رشید صاحب مرحوم (سربٹن ۔یوکے)
167 مکرمہ مسرت صدیقہ بٹ صاحبہ اہلیہ مکرم شوکت بٹ صاحب (جرمنی)
168 مکرم مبشر احمد خان صاحب (بریڈفورڈ یارکشائر ۔یوکے)
169 مکرم شفیق احمد صاحب ابن مکرم بشیر احمد صاحب (سابق کارکن دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)
170 مکرم منیر احمد صاحب ابن مکرم چودھری اللہ دتہ صاحب (ربوہ)
171 مکرم چودھری آفتاب احمد صاحب ابن مکرم محمد ملک صاحب مرحوم (وانڈزورتھ ۔یوکے)
172 مکرم محمد ارشد قریشی صاحب ابن مکرم قریشی محمد احسن صاحب (ربوہ)
173 مکرم ممتاز علی مقبول صاحب ابن مکرم مقبول خان صاحب (برسبن ۔آسٹریلیا)
174 مکرم اعجاز احمد ایاز صاحب ابن مکرم صوفی غلام احمد صاحب (بیرک میلبرن ۔آسٹریلیا)
175 مکرم نصیر احمد شاد صاحب (ٹورانٹو، کینیڈا)
176 مکرمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم مجیب اللہ خان صاحب (کراچی ۔پاکستان)
177 مکرمہ امۃ الودود غفار صاحبہ اہلیہ مکرم میاں محمد عبد الغفار صاحب مرحوم (ایپسم ۔یوکے)

178 مکرم ملک محمد خان صاحب (Büdelsdorf، جرمنی)
179 مکرمہ صدیقہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم رشید احمد شاہد صاحب مرحوم (دارالفتوح ربوہ)
180 مکرمہ فرحت آراء خانم صاحبہ اہلیہ مکرم بشارت رضا خاں صاحب مرحوم (کینیڈا)
181 مکرم سلیم لون صاحب ابن مکرم محمد اصغر لون صاحب (جلنگھم۔یوکے)
182 مکرم مرزا مسعود احمد صاحب (کینیڈا)
183 مکرمہ بشیراں اختر صاحبہ اہلیہ مکرم ذوالفقار علی صاحب (دارالعلوم جنوبی بشیر ربوہ)
184 مکرم محمد نواز صاحب ابن مکرم محمد اسماعیل صاحب (چک نمبر 99 شمالی ضلع سرگودھا)
185 مکرمہ شازیہ نوید صاحبہ اہلیہ مکرم نوید جمیل احمد صاحب (لاہور)
186 مکرمہ ظل ہما صاحبہ اہلیہ مکرم ظفر اقبال وینس صاحب (Gaggenau۔جرمنی)
187 مکرم خواجہ منیر احمد ٹھاکر صاحب ابن مکرم خواجہ محمد منظور ٹھاکر صاحب مرحوم (واٹفورڈ۔یوکے)
188 مکرم جاوید منصور راتھر صاحب ابن مکرم منصور احمد راتھر صاحب (ہاری پاری گام ضلع پلوامہ صوبہ جموں کشمیر۔انڈیا)
189 مکرم کے محمد کلائی صاحب (آف جماعت مریا کنی ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرلہ انڈیا)
190 مکرمہ نوید اسلام صاحبہ اہلیہ مکرم مختار احمد گھمن صاحب (چک نمبر 368 ٹی ڈی اے ضلع لیہ)
191 مکرم نسیم احمد ناصر صاحب ابن مکرم اللہ بخش صاحب (پٹنی۔یوکے)
192 مکرم مشتاق احمد صاحب (میاں چنّوں ضلع خانیوال)
193 مکرم مبارک احمد شاہ صاحب ابن مکرم ڈاکٹر محمد انور شاہ صاحب مرحوم (رینز پارک۔یوکے)
194 مکرم رائے عبد القدیر صاحب ابن مکرم رائے عبد الحق صاحب (ناروے)
195 مکرمہ شریفاں بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد رفیق صاحب مرحوم (رحمان کالونی ربوہ)
196 مکرم اکبر احمد نسیم صاحب ابن مکرم بشارت احمد نسیم امروہی صاحب (سمن آباد لاہور)
197 مکرم محمود احمد چودھری صاحب ابن مکرم چودھری محمد اسحاق صاحب (ریٹائرڈ واقف زندگی دفتر وصیت ربوہ)
198 مکرم فیضان وزیر صاحب ابن مکرم بشارت احمد صاحب (کورنگی کریک کراچی)
199 مکرم ملک لطیف احمد خان صاحب ابن مکرم ملک صدیق احمد خان صاحب (آف دیپال پور اوکاڑہ حال ٹالورتھ۔لندن)
200 مکرم مبارک احمد راجوری صاحب ابن مکرم میاں محمد اسماعیل صاحب (کراچی)
201 مکرم مصطفی ابواللیف صاحب (صدر جماعت ضلع سوہاج۔مصر)
202 مکرم مبارک احمد عطاء صاحب (ہالینڈ)
203 مکرمہ بشریٰ سہیل صاحبہ اہلیہ مکرم سہیل احمد صاحب (کلکتہ۔انڈیا)
204 مکرمہ مسرت بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چودھری ظفر صاحب مرحوم (آف شیخوپورہ حال نیویارک)
205 مکرمہ شمیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر حاجی عبد الرحمٰن صاحب (سابق امیر وصدر جماعت ننکانہ صاحب۔ حال برمنگھم ایسٹ۔یوکے)
206 مکرمہ نور جہاں امینی صاحبہ اہلیہ مکرم احمد صادق امینی صاحب (بریڈفورڈ۔یوکے)
207 مکرم نور الٰہی بشیر صاحب ابن مکرم مولانا فضل الٰہی بشیر صاحب (مبلغ بلاد افریقہ وفلسطین واستاد جامعہ احمدیہ ربوہ)
208 مکرم عبد الرؤوف صاحب (سابق کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری۔ربوہ)
209 مکرم رانا عبد المجید صاحب (جرمنی)
210 مکرم جلیس خان صاحب ابن مکرم ظفر احمد خان صاحب (کینیڈا)
211 مکرم ناصر احمد بھٹی صاحب (آف ہمبرگ جرمنی)
212 مکرمہ نسیمہ بیگم خان صاحبہ اہلیہ مکرم مولود احمد خان صاحب (سابق امام مسجد فضل لندن)
213 مکرم راجہ عبد الرحیم صاحب ابن مکرم راجہ عبد القدیر صاحب مرحوم (آف Southmead۔یوکے)
214 مکرم عبد المنان لون صاحب (آف ناصر آباد کشمیر۔انڈیا)
215 مکرم چودھری عبد الرشید صاحب (آف شیخوپورہ۔حال ٹورانٹو۔کینیڈا)
216 مکرمہ نوید السحر جٹالہ صاحبہ اہلیہ مکرم رمضان الحق جٹالہ صاحب (کیلیفورنیا، امریکہ)
217 مکرم چودھری منظور احمد گوندل صاحب (میر پور خاص۔سندھ)
218 مکرم چودھری نذر احمد صاحب (کوٹ عبد المالک ضلع شیخوپورہ)
219 مکرمہ طاہرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم منیر احمد صاحب (من ہائم نارتھ جرمنی)
220 مکرمہ ریاض بشیر صاحبہ اہلیہ مکرم چودھری بشیر احمد صاحب مرحوم (کرائیڈن۔یوکے)
221 مکرم انس احمد صاحب ابن مکرم ماسٹر منصور احمد صاحب مرحوم (میلبرن آسٹریلیا)
222 مکرم چودھری بشیر احمد سرویا صاحب ابن مکرم چودھری اللہ رکھا صاحب (کیلگری۔کینیڈا)
223 مکرمہ امۃ المجید ناصر صاحبہ اہلیہ مکرم ناصر احمد پرویز پروازی صاحب مرحوم (کینیڈا)
224 مکرم شیخ حبیب الرحمٰن صاحب ابن مکرم شیخ فضل الرحمٰن صاحب (مسی ساگا۔کینیڈا)
225 مکرمہ منیرہ اقبال صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر محمد اقبال صاحب (بریڈفورڈ۔یوکے)
226 مکرمہ رشیدہ چودھری صاحبہ اہلیہ مکرم محمد حنیف صاحب مرحوم (ہمبرگ جرمنی)
227 مکرم چودھری نصیر احمد صاحب (آف گھٹیالیاں خورد۔حال لندن۔یوکے)
228 مکرم فرید احمد امروہی صاحب (واقف زندگی۔ریٹائرڈ معلم سلسلہ وقف جدید۔قادیان)
229 مکرم اے پی وائی عبد القادر صاحب (آف جماعت میلا پالیم صوبہ تامل ناڈو۔انڈیا)
230 مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم فضل احمد صاحب پیر کوٹی مرحوم (ربوہ)
231 مکرمہ نادرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ظاہر احمد خان صاحب شہید (کینیڈا)
232 مکرمہ راشدہ منیر صاحبہ اہلیہ مکرم منیر احمد عابد صاحب مرحوم (آسٹریلیا)
233 مکرمہ بشریٰ نزہت صاحبہ (آف Bergisch Gladbach ۔جرمنی)
234 مکرم حمید احمد ملک صاحب ابن مکرم قاضی رشید احمد صاحب مرحوم (لاہور)
235 مکرمہ بشریٰ سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم منور احمد صاحب مرحوم (ارلزفیلڈ۔یوکے)
236 مکرم مرزا محمد یعقوب صاحب ابن مکرم مرزا محمد دین صاحب (واہ کینٹ ضلع راولپنڈی)
237 مکرمہ رضیہ نسیم صاحبہ اہلیہ مکرم داؤد احمد ظفر صاحب (ہارٹلے پول۔یوکے)
238 مکرم نصیر احمد شاہ صاحب ابن مکرم سید عنایت علی شاہ صاحب (آف جڑانوالہ۔حال جرمنی)
239 مکرم نعیم احمد جنجوعہ صاحب (جرمنی)
240 مکرم عبد الرزاق بلوچ صاحب ابن مکرم غازی خان صاحب (میر پور خاص۔سندھ)
241 مکرم مرزا منصور احمد صاحب ابن مکرم مرزا منظور احمد صاحب (لاہور)
242 مکرم مرزا رحمان بیگ صاحب ابن مکرم مرزا غالب بیگ صاحب درویش قادیان (ربوہ، حال فارنبرو، یوکے)
243 مکرم خواجہ مبارک احمد صاحب ابن مکرم خواجہ عبد الرزاق صاحب (دارالرحمت وسطی ربوہ)
244 مکرم معلم ڈاکٹر احمد کوفی ابا کاہ صاحب (آف گھانا)
245 مکرمہ نادیہ جلیل صاحبہ اہلیہ مکرم محمد عبد الجلیل صاحب (لاہور)
246 مکرمہ روشن تارا بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم غلام حیدر خان صاحب (ریٹائرڈ معلم سلسلہ حال پنکال، کٹک، اڈیشہ۔انڈیا)
247 مکرمہ زاہدہ رفیق صاحبہ اہلیہ مکرم سید رفیق احمد صاحب (کیلگری کینیڈا)
248 مکرم ریاض احمد صاحب ابن مکرم محمد شریف صاحب (آف وانڈزورتھ۔یوکے)
249 مکرم ظہیر عالم صاحب امروہی (ریٹائرڈ معلم سلسلہ۔قادیان)
250 مکرم اجیت محمد صاحب (معلم سلسلہ) ابن مکرم جلال دین صاحب مرحوم (آف ڈنگوہ صوبہ ہماچل۔انڈیا)
251 مکرم الطاف حسین صاحب ابن مکرم ملک محمد حسین صاحب (امریکہ)
252 مکرم مصطفیٰ کمال الدین بھوئیاں صاحب (آف امریکہ)
253 مکرم عبد المجید امجد لون صاحب (آف مالمو۔سویڈن)
254 مکرم حارث احمد صاحب ابن مکرم سیٹھ محمد رزاق صاحب مرحوم (ہڈرزفیلڈ ساؤتھ۔یوکے)
255 مکرم توقیر احمد ملک صاحب ابن مکرم ایوب احمد ملک صاحب (آف ڈڈلی۔یوکے)
256 مکرم چودھری کرامت اللہ صاحب نمبردار ابن مکرم چودھری غلام احمد صاحب (چک نمبر 98 شمالی ضلع سرگودھا)
257 مکرمہ بشریٰ بٹ صاحبہ اہلیہ مکرم صلاح الدین بٹ صاحب مرحوم (ملتان)
258 مکرمہ منصورہ ضیاء صاحبہ اہلیہ مکرم کرنل ملک ضیاء الدین صاحب مرحوم (راولپنڈی)
259 مکرمہ عابدہ سعید صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ سعید احمد صاحب (کینیڈا)
260 مکرمہ مریم بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم خیر محمد صاحب (ڈیرہ غازی خان)
261 مکرم رؤوف احمد صاحب ابن مکرم محفوظ احمد صاحب (Winnenden جرمنی)
262 مکرم چودھری عبد الرزاق گوندل صاحب ابن مکرم منشی مہتاب دین صاحب (آف چک نمبر 99 شمالی ضلع سرگودھا۔ حال یوکے)
263 مکرم راؤ عبد الجبار خان صاحب (آف ربوہ)
264 مکرمہ بشریٰ صدیقہ صاحبہ اہلیہ مکرم ماسٹر محمد رمضان صاحب مرحوم (ملتان)
265 مکرم محمد سلیمان بقاپوری صاحب ابن مکرم محمد اسحاق بقاپوری صاحب (ماڈل ٹاؤن لاہور)
266 مکرمہ امۃ النصیر صاحبہ اہلیہ مکرم عابد حسین وڑائچ صاحب (ربوہ)
267 مکرمہ ہاجرہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چودھری غلام رسول صاحب مرحوم (چک بھوڑو ضلع ننکانہ صاحب)

268 مکرم بشیر احمد لنگاہ صاحب ابن مکرم سردار محمد صاحب (نصرت آباد ربوہ)
269 مکرم جمال دین چودھری صاحب (Bromley & Lewisham۔یوکے)
270 مکرمہ فرزانہ جمال صاحبہ اہلیہ مکرم جمال احمد قریشی صاحب (ربوہ)
271 مکرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب ابن مکرم الحاج محمد یوسف صاحب (لاہور)
272 مکرمہ شمع نسرین صاحبہ اہلیہ مکرم چودھری ناصر احمد صاحب (اسیر راہ مولیٰ، چک سکندر۔ حال جرمنی)
273 مکرم چودھری محمد داؤد صاحب ابن مکرم چودھری محمد اسحاق صاحب (کراچی)
274 مکرم محمد اسماعیل صاحب ابن مکرم محمد بنیامین صاحب (ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ)
275 مکرم محمود احمد صاحب (کیمین گڑی آف تیمار پور ضلع یادگیر صوبہ کرناٹک)
276 مکرم طیب احمد صاحب ابن مکرم چودھری مبارک احمد صاحب (آف شرلی۔یوکے)
277 مکرم محمد احمد صاحب (سابق صدر جماعت کوٹ سوندھا ضلع شیخوپورہ)
278 مکرمہ اقبال بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمود احمد صاحب مرحوم (چک نمبر 275 رب کرتار پور تحصیل وضلع فیصل آباد)
279 مکرم رانا عبد الرزاق خان صاحب ابن مکرم عبد الجبار صاحب (جرمنی)
280 مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ مکرم محمد صدیق صاحب (ربوہ)
281 مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد صاحب مرحوم (جرمنی)
282 مکرم گلزار احمد صاحب ابن مکرم خدا بخش صاحب (محلہ دار الفتوح ربوہ۔ حال پٹنی یوکے)
283 مکرم غلام احمد ناصر صاحب ابن مکرم میاں نیک عالم صاحب (لندن۔یوکے)
284 مکرم ماسٹر رحمت علی ظفر صاحب ابن مکرم محمد شریف صاحب (جماعت لوراخ۔ جرمنی)
285 مکرمہ حسن پری صاحبہ اہلیہ مکرم محمد امیر خان صاحب مرحوم (بازید خیل۔ پشاور)
286 مکرم بشارت احمد صاحب ابن مکرم چودھری فتح دین صاحب (اوکاڑہ)
287 مکرم عبد الشکور ناصر صاحب (جرمنی) ابن مکرم عبد المنان انور صاحب مرحوم (آف کنری)
288 مکرمہ Kamila Kelley صاحبہ (امریکہ)
289 مکرم شہید احمد صاحب ابن مکرم امجد علی پرودھان صاحب (احمد نگر۔ بنگلہ دیش)
290 مکرمہ شمیم اشرف صاحبہ اہلیہ مکرم چودھری محمد اشرف صاحب مرحوم (ٹوٹنگ یوکے)
291 مکرم ممتاز احمد بٹ صاحب (آف مالڈن مینر۔ یوکے)
292 مکرم مبارک احمد صاحب ابن مکرم سلطان احمد صاحب (دار الشکر جنوبی ربوہ)
293 مکرم پروفیسر عزیز احمد طاہر صاحب ابن مکرم عبد اللطیف صاحب (ناصر آباد شرقی ربوہ)
294 مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم کرم دین بشیر صاحب (دار العلوم جنوبی حمید ربوہ)
295 مکرمہ امۃ السلیم نجمہ صاحبہ اہلیہ مکرم محمد نعمت اللہ غوری صاحب (آف یادگیر صوبہ کرناٹک۔انڈیا)
296 مکرمہ جہاں آراء صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ عبد المومن صاحب مرحوم (قادیان)
297 مکرم امانت محمود محسن صاحب ابن مکرم چودھری محمود احمد صاحب (گھٹیالیاں کلاں ضلع سیالکوٹ)
298 مکرم ناصر احمد بھنوں صاحب ابن مکرم ید اللہ بھنوں صاحب (ساؤتھ ہال۔یوکے)
299 مکرمہ امۃ النصیر نیاز صاحبہ (آف قادیان)
300 مکرم عابد احمد صاحب ابن مکرم چودھری ناصر احمد صاحب (گھٹیالیاں کلاں ضلع سیالکوٹ)
301 مکرم شیخ سلطان احمد علیانہ صاحب ابن مکرم شیخ بشارت احمد علیانہ صاحب (ربوہ)
302 مکرمہ ارشاد بی بی صاحبہ (دار الصدر شمالی انوار ربوہ)
303 مکرم شریف امین صاحب (آف الجزائر)
304 عزیزم Aiman Afiq bin Juzaili ابن مکرم Juzaili Mohd Baser صاحب (ملائیشیا)
305 مکرمہ اکبری بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم وزیر محمد صاحب مرحوم (ربوہ۔ حال کرالی۔یوکے)
306 مکرم محمد جلیل الرحمٰن جمیل صاحب ابن مکرم ڈاکٹر محمد حبیب الرحمٰن خان صاحب (یوکے)
307 مکرم کرنل (ر) اعجاز احمد منہاس صاحب ابن مکرم محمد اکرم منہاس صاحب (راولپنڈی)
308 مکرم میاں محمد اسلم عاصی صاحب ابن مکرم میاں عظمت علی صاحب (آف پتوکی حال ایڈیلیڈ آسٹریلیا)
309 مکرم سردار ناصر الدین صاحب ابن مکرم سردار مجید الدین احمد صاحب (سابق صدر جماعت رینالہ خورد ضلع اوکاڑہ)
310 مکرم راشد محمود ڈوگر صاحب ابن مکرم عبد الرشید ڈوگر صاحب (آف Flieden جرمنی)
311 مکرم پروفیسر ڈاکٹر عنایت اللہ منگلا صاحب ابن مکرم غلام محمد منگلا صاحب (آف ورجینیا۔امریکہ)
312 مکرم چودھری عطاء اللہ باجوہ صاحب (آف ظفروال ضلع نارووال۔ حال یوکے)
313 مکرمہ نصرت بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبد الغفور صاحب مرحوم (ربوہ)
314 مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چودھری ناصر احمد صاحب مرحوم (ربوہ)
315 مکرمہ جمیلہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم نواز احمد بھلی صاحب مرحوم (کینیڈا)
316 مکرمہ زاہدہ خانم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد افضل صاحب (آف پٹنی ہیتھ۔یوکے)
317 مکرم ملک منور احمد خان صاحب ابن مکرم ملک محمد احمد خان صاحب (دیپال پور ضلع اوکاڑہ)
318 مکرم لعل دین صاحب ابن مکرم حاجی غلام رسول صاحب (کینیڈا)
319 مکرم ملک غلام یونس صاحب ابن مکرم ملک محمد خان صاحب (مانچسٹر ویسٹ۔یوکے)
320 مکرم چودھری ناصر احمد صاحب ابن مکرم میاں ناظر دین صاحب (ربوہ)
321 مکرم ادریس سی صاحب (سابق صدر جماعت سکاسو Sikasso ۔مالی)
322 مکرمہ نیلوفر ذکریا صاحبہ اہلیہ مکرم ذکریا اسماعیل صاحب مرحوم (ایڈمنٹن۔کینیڈا)
323 مکرمہ مریم صدیقہ صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا نصیر احمد صاحب (ربوہ)
324 مکرم لقمان احمد شیخ صاحب ابن مکرم شیخ ناصر احمد صاحب شہید (بریڈفورڈ ایسٹ۔کینیڈا)
325 مکرمہ سلیمہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم فضل قادر صاحب (جرمنی)
326 مکرمہ ناصرہ پروین صاحبہ بنت مکرم عبد الکریم بھٹی صاحب (تھارٹن ہیتھ۔یوکے)
327 مکرم کفایت اللہ لودھی صاحب (نارتھ لندن۔یوکے)
328 مکرمہ منصورہ سمیع صاحبہ اہلیہ مکرم چودھری سمیع اللہ وڑائچ صاحب مرحوم (سرگودھا)
329 محترم چودھری مشتاق احمد صاحب ابن مکرم چودھری محمد طفیل صاحب (امریکہ)
330 مکرمہ امۃ النصیر صاحبہ اہلیہ مکرم محمد داؤد مجوکہ صاحب مرحوم (ربوہ)
331 مکرمہ ڈاکٹر بشریٰ مبارکہ صاحبہ اہلیہ مکرم نصیر احمد شریف صاحب (صدر حلقہ پشاور روڈ راولپنڈی کینٹ)
332 مکرمہ امتل بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم لال دین صاحب (قلعہ کالروالا ضلع سیالکوٹ)
333 مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اسلم صاحب مرحوم (ربوہ۔ حال Ash۔یوکے)
334 مکرم مرزا مشتاق احمد صاحب ابن مکرم مرزا خورشید احمد صاحب (دار الیمن وسطی حمد ربوہ)
335 مکرم مشتاق احمد کاہلوں صاحب ابن مکرم محمد لطیف کاہلوں صاحب (کینیڈا)
336 مکرم حکیم بشارت صاحب ابن مکرم حکیم ممتاز احمد صاحب (سیالکوٹ)
337 مکرم بشارت احمد صابر صاحب ابن مکرم غلام محمد صاحب (ناروے)
338 مکرم چودھری نور احمد بھٹی صاحب ابن مکرم علی محمد صاحب (چک نمبر R 91/10 محمود آباد ضلع خانیوال)
339 مکرمہ روبینہ حیات ملک صاحبہ بنت مکرم فخر حیات ملک صاحب (جرمنی)
340 مکرم ملک محمود احمد صاحب ابن مکرم عبد الجلیل عشرت صاحب مرحوم (جلنگھم۔یوکے)
341 مکرم اعجاز احمد بٹ صاحب ابن مکرم محمد اشرف بٹ صاحب (جلنگھم۔یوکے)
342 مکرم عبد السلام انور صاحب (مبلغ سلسلہ) ابن مکرم غلام محمد راتھر صاحب (آف شورت ضلع کولگام۔ صوبہ جموں وکشمیر)
343 مکرم چودھری بشیر احمد صاحب ابن مکرم چودھری نور محمد صاحب (ملتان)
344 مکرم ظفر اللہ صاحب ابن مکرم میاں عطاء اللہ صاحب احمدی (پنشنر تشخیص جائیداد صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)
345 مکرم حافظ لطف الرحمان صاحب ابن مکرم محمد الطاف خان صاحب (ربوہ)
346 مکرم قمر زمان صاحب ابن مکرم چودھری مشتاق احمد صاحب (آف Riedstadt جرمنی)
347 مکرم چودھری عبد المجید طاہر صاحب (جرمنی) ابن مکرم چودھری اللہ بخش کاہلوں صاحب مرحوم المعروف زراعتی ماسٹر (ربوہ)
348 مکرم مرزا عمران بیگ صاحب ابن مکرم مرزا منصور بیگ صاحب (ریڈنگ۔یوکے)
349 مکرم سلطان احمد صاحب ابن مکرم محمد اسماعیل صاحب (آف انڈونیشیا۔ حال ربوہ)
350 مکرم مظفر احمد گوندل صاحب ابن بشیر احمد گوندل صاحب (میر پور خاص سندھ)
351 مکرم فرید احمد صاحب ابن مکرم منور احمد صاحب (زعیم انصار اللہ حلقہ النور ضلع جھنگ)
352 مکرم محمد نواز طارق صاحب ابن مکرم ملک ولی محمد کھوکھر صاحب (گاؤں بجکہ شریف تحصیل بھیرہ ضلع سرگودھا)
353 مکرم ڈاکٹر محمود عبد العظیم صاحب (آف مصر)
354 مکرمہ بشریٰ صادقہ بھٹی صاحبہ اہلیہ مکرم کبیر احمد بھٹی صاحب مرحوم (جلنگھم۔یوکے)
355 مکرم ظفر احمد گلبرگی صاحب (مبلغ سلسلہ۔ قادیان)
356 مکرم ڈاکٹر عطاء اللہ مہر صاحب ابن مکرم الحاج اللہ بخش بھٹی صاحب (ملتان شہر)
357 مکرم رشید احمد صاحب ایمبیسیڈر (آف اسلام آباد) ابن مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب (آف فیصل آباد)
358 مکرم عبد الرشید چودھری صاحب (بریمپٹن، کینیڈا)
359 مکرمہ عائشہ اطہر صاحبہ اہلیہ مکرم اطہر ظہور بٹ صاحب (یوکے)

360 مکرم فہیم احمد صاحب ابن مکرم چودھری مبارک احمد صاحب (ویمبلڈن پارک۔یوکے)
361 مکرمہ نصرت الٰہی صاحبہ اہلیہ مکرم ناصر محمود تنویر صاحب (ساؤتھ ہال۔یوکے)
362 مکرم سیّد ہدایت اللہ ہادی صاحب (مدیر احمدیہ گزٹ کینیڈا)
363 مکرم محمد اکبر صابر صاحب ابن مکرم محمد انور صاحب (سابق کارکن دفتر وصیت ربوہ)
364 مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ مکرم چودھری غلام احمد صاحب مرحوم (واہ کینٹ)
365 مکرم بشیر احمد امینی صاحب ابن مکرم رانا عمر دین صاحب (آف جرمنی)
366 مکرمہ مسرت جہاں بخاری صاحبہ اہلیہ مکرم مبشر احمد بخاری صاحب (فرینکفرٹ جرمنی)
367 مکرمہ اقبال پروین صاحبہ اہلیہ مکرم رانا رشید الرحمٰن صاحب مرحوم (جماعت اسلام آباد۔یوکے)
368 مکرم شیخ عمران احمد صاحب ابن مکرم شیخ رمضان صاحب (معلم سلسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان۔آف کیرنگ صوبہ اڈیشہ)
369 مکرم رانا سعید محمد صاحب (Hannover جرمنی)
370 مکرم رشید محمد صاحب ابن مکرم عطا محمد صاحب ننگل والے (دارالعلوم شرقی ربوہ)
371 مکرمہ نرگس کریم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا عبد الکریم صاحب (لاہور)
372 مکرمہ سیدہ نرجس خاتون صاحبہ (ضلع بہاولپور) والدہ مکرم سید شاہد عباس نقوی صاحب (سڈنی ۔آسٹریلیا)
373 عزیزہ ملیحہ قدوس بنت مکرم عطاء القدوس صاحب (آف کامران شوز سٹور ربوہ)
374 مکرم صلاح الدین صاحب ابن مکرم چودھری شمس الدین صاحب مرحوم (Battersea۔یوکے)
375 مکرمہ مظہر بی صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا عبد السمیع صاحب مرحوم (سابق اسٹیشن ماسٹر ربوہ)
376 مکرم یعقوب داؤد صاحب (سابق ٹیچر احمدیہ کالج کانو نائیجیریا)
377 مکرم جاوید احمد راشد صاحب ابن مکرم چودھری حمید احمد صاحب (ڈھیری حسن آباد۔راولپنڈی)
378 مکرمہ بشریٰ نسرین صاحبہ اہلیہ مکرم ہدایت علی شاہد صاحب (مربی سلسلہ)
379 مکرم ندیم احمد صاحب ابن مکرم لیفٹیننٹ غلام احمد صاحب (ایڈمنٹن۔کینیڈا)
380 عزیزہ عیشہ طٰہٰ (Esha Taha) بنت مکرمہ ثناء طٰہٰ صاحبہ (بریسبن۔آسٹریلیا)
381 مکرم رانا عبد الغفار خان صاحب ابن مکرم رانا عبد الجبار خان صاحب مرحوم (روہیمپٹن ویل۔یوکے)
382 مکرم محمد منیف بخش صاحب ابن مکرم حاجی محمد رحیم بخش صاحب مرحوم (فجی)
383 مکرم چودھری محمد شریف صاحب ابن مکرم محمد عارف صاحب مرحوم (بیلجیم)
384 مکرمہ قانتہ شمس صاحبہ اہلیہ مکرم شمس الدین صاحب (ماڈل ٹاؤن۔لاہور)
385 مکرم سید منور احمد شاہ صاحب ابن مکرم سید مختار احمد شاہ صاحب مرحوم (علامہ اقبال ٹاؤن۔لاہور)
386 مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چودھری رحمت علی صاحب مرحوم (دار البرکات۔ربوہ)
387 مکرمہ مصباح سحر احمد صاحبہ بنت مکرم محمد احمد صاحب (Austin امریکہ)
388 مکرمہ مسرت پروین صاحبہ اہلیہ مکرم ناصر احمد میر صاحب (آف ووسٹر پارک۔یوکے)
389 مکرم محمد ایوب ساجد صاحب (مبلغ سلسلہ قادیان) ابن مکرم نمبردار عبد الخالق صاحب مرحوم (آف کوریل ضلع کولگام صوبہ جموں وکشمیر)
390 مکرمہ صغریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم حکیم منور احمد عزیز صاحب (چک چٹھہ حافظ آباد۔حال دار الفتوح شرقی ربوہ)
391 مکرم حفیظ اختر سنوری صاحب (آف Colliers Wood ۔یوکے)
392 مکرم چودھری محمد عبد المجید وڑائچ صاحب ایڈووکیٹ (آف چک 9 پنیار سرگودھا حال ربوہ)
393 مکرمہ مسرت بٹ صاحبہ اہلیہ مکرم غلام سرور صاحب مرحوم (آف Raunheim۔جرمنی)
394 عزیزم کاشف مجید (وقف نو) ابن مکرم گوہر مجید صاحب (معلم سلسلہ کھجن باسا ضلع کانگڑہ صوبہ ہماچل پردیش۔انڈیا)
395 مکرم میاں بشیر احمد ناگی صاحب (یوکے) ابن مکرم میاں محمد یحییٰ صاحب (آف نیلا گنبد۔لاہور)
396 مکرمہ شاہدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چودھری ناصر احمد جج صاحب مرحوم (ساؤتھ چیم۔یوکے)
397 مکرم چودھری ظہور احمد سندھو صاحب ابن مکرم چودھری غلام رسول سندھو صاحب (چک نمبر 43 جنوبی سرگودھا)
398 مکرم محمد اکرم صاحب ابن مکرم محمد بشیر صاحب (حلقہ سروباگارڈن۔ماڈل ٹاؤن۔لاہور)
399 مکرمہ انیسہ حبیب صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ حبیب الرحمٰن صاحب مرحوم (کینیڈا)
400 مکرم غلام رسول صدیقی پشاوری صاحب ابن مکرم غلام سرور صدیقی صاحب (کینیڈا)
401 مکرمہ شمیم اختر منہاس صاحبہ اہلیہ مکرم مبشر احمد منہاس صاحب (جرمنی)
402 مکرمہ امۃ الحفیظ ریحان صاحبہ اہلیہ مکرم ملک دوست محمد ریحان صاحب (امریکہ)
403 مکرمہ خورشید اختر صاحبہ اہلیہ مکرم میاں محمد یعقوب صاحب مرحوم (مورڈن۔یوکے)
404 مکرم کریم الدین احمد صاحب ابن مکرم چودھری صلاح الدین احمد صاحب (شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین)
405 مکرمہ سیدہ درعدن ریحانہ احمد جیسال صاحبہ (سابق انچارج لجنہ سیکشن مرکزیہ یوکے) اہلیہ مکرم اطہر احمد جیسال صاحب (ہنسلو۔یوکے)
406 مکرم مرزا محمد عمر صاحب (آف فیصل آباد)
407 مکرم جان محمد Lemanski صاحب (Poland)
408 مکرمہ الامین صاحبہ اہلیہ مکرم فرید جمن بخش صاحب (سرینام جنوبی امریکہ)
409 مکرم مشتاق احمد صاحب ابن مکرم بشیر احمد صاحب (کارشالٹن۔یوکے)
410 مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم رانا عطاء اللہ خان صاحب پٹواری مرحوم (پٹنی۔یوکے)
411 مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب (بلّو) ابن مکرم خواجہ عبد الرحمٰن صاحب (سیالکوٹ)
412 مکرمہ نسیم رشید باجوہ صاحبہ اہلیہ مکرم چودھری رشید محمود کاہلوں صاحب (لاہور)
413 مکرم فرمان احمد ناصر صاحب (دارالعلوم شرقی ربوہ)
414 مکرم منور احمد آصف صاحب ابن مکرم محمد دین صاحب مرحوم (جرمنی)
415 مکرم سلمان احمد صاحب ابن مکرم چودھری اسلم منصور صاحب (شعبہ HR بیت السبوح۔جرمنی)
416 مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ نور الدین صاحب مرحوم (اسلام آباد۔پاکستان)
417 مکرمہ منصورہ شاہدہ صاحبہ اہلیہ مکرم حکیم محمد امین صاحب مرحوم (Farnborough۔یوکے)
418 مکرمہ عذرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ محمد اکرم صاحب (فیصل آباد)
419 مکرم چودھری منیر احمد اختر صاحب (جرمنی) ابن مکرم چودھری غلام محمد صاحب مرحوم (واقف زندگی)
420 مکرمہ امۃ القدوس بخاری صاحبہ اہلیہ مکرم سید نعیم ذکی بخاری صاحب مرحوم (سسکاٹون کینیڈا)
421 مکرمہ توقیر خانم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اختر خان صاحب (گراس گیراؤ۔جرمنی)
422 مکرم بشارت احمد صاحب ابن مکرم بہاول بخش صاحب (Göttingen۔جرمنی)
423 مکرم رمیض احمد صاحب ابن مکرم منیر احمد صاحب (جرمنی)
424 مکرم صفدر حسین عباسی صاحب ابن مکرم مظفر حسین عباسی صاحب مرحوم (کارکن رقیم پریس۔یوکے)
425 مکرم پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب ابن مکرم راجا فضل داد خان صاحب مرحوم (ربوہ)
426 مکرمہ سیدہ مبارکہ شاہدہ صاحبہ اہلیہ مکرم گلزار احمد طاہر ہاشمی صاحب
427 مکرم منور احمد صاحب ابن مکرم چوہدری حیات محمد صاحب (گراس گیراؤ۔جرمنی)
428 مکرم افتخار احمد صاحب ابن مکرم مختار احمد صاحب (فیصل آباد)
429 مکرمہ اقبال احمد صاحبہ اہلیہ مکرم نذیر احمد صاحب مرحوم (لندن۔یوکے)
430 مکرمہ امۃ العزیز صاحبہ اہلیہ مکرم محمد احسان بٹ صاحب (المعروف احسان برقعہ ہاؤس گولبازار ربوہ)
431 مکرم منیر احمد صدیقی صاحب ابن مکرم چودھری بشیر احمد صاحب مرحوم (کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ ربوہ)
432 مکرمہ زینب پروین صاحبہ اہلیہ مکرم حمید اللہ صاحب پیر کوٹی (ناصر آباد شرقی ربوہ)
433 مکرم عدیل احمد صاحب ابن مکرم مرزا حفیظ احمد صاحب (دارالنصر شرقی محمود۔ربوہ)
434 مکرمہ سلمٰی صدیق صاحبہ اہلیہ مکرم محمد صدیق صاحب (دارالصدر شمالی انوار ربوہ)
435 مکرمہ بلقیس بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم صفدر حسین صاحب مرحوم (166مراد ضلع بہاولنگر)
436 مکرم ناظم رسول بٹ صاحب (مچم۔یوکے)
437 مکرم ماسٹر احمد علی صاحب ابن مکرم تاج دین صاحب (ربوہ)
438 مکرمہ ذکیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ماسٹر احمد علی صاحب مرحوم (ربوہ)
439 مکرمہ نعیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چودھری محمد ادریس نصر اللہ خان صاحب مرحوم (لاہور)
440 مکرم محمد یوسف گوندل صاحب ابن مکرم محمد عبد اللہ پیر کوٹی صاحب (عزیز آباد کراچی)
441 مکرم عبد الرحمٰن اختر صاحب ابن مکرم محمد بخش صاحب (طاہر آباد جنوبی ربوہ)
442 مکرمہ بشریٰ صاحبہ اہلیہ مکرم ماسٹر عطاء اللہ صاحب (دارالیمن شرقی صادق ربوہ)
443 مکرمہ امۃ الحکیم صاحبہ اہلیہ مکرم چودھری حفیظ احمد صاحب شہید۔آسٹریلیا (ہمشیرہ مکرم چودھری نعیم احمد صاحب داماد مکرم چودھری شاہنواز صاحب)

٭٭٭٭

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر 12763:میں نصیب احمد ولد مکرم رنویر خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 36سال تاریخ بیعت 2005ء ساکن :چھارا ضلع جھجر صوبہ ہریانہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ19اگست 2026ءوصیت کرتاہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 10/1حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔میراگزارہ آمد از تجارت ماہوار30000روپے ہے۔ میں اقرار کرتاہوں کہ جائداد کی آمد پرحصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1اور ماہوار آمد پر 10/1حصّہ تازیست حسب قواعدصدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گااور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گااور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : مانگے خان العبد: نصیب احمد گواہ: طاہراحمد خان

مسل نمبر 12764:میں مینو بیگم زوجہ مکرم نصیب احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش:11جون 1995ء تاریخ بیعت:2017ء ساکن:جماعت چھارا ضلع جھجر بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 19اگست 2026ءوصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 10/1حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی:ایک عدد چین پندرہ گرام ، ایک عدد انگوٹھی اور بالیاں 10 گرام 22 کیریٹ۔زیور نقرئی:پازیب دو عدد 500 گرام۔حق مہر 20000 روپے بذمہ خاوند۔میراگزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پرحصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1اور ماہوار آمد پر 10/1حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مانگے خان الامۃ: مینو بیگم گواہ: طاہراحمد خان

مسل نمبر 12765:میں کالو بیگم زوجہ مکرم یاسین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال تاریخ بیعت2003ء ساکن :دنود ضلع بھوانی صوبہ ہریانہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ26اگست 2026ءوصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 10/1حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔حق مہر 30000 روپے۔میراگزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 600روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پرحصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1اور ماہوار آمد پر 10/1حصّہ تازیست حسب قواعدصدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: یاسین خان الامۃ: کالو بیگم گواہ: سرور احمد خان

مسل نمبر 12766:میں ملیحہ صبا بنت مکرم سید شکر اللہ مسلم صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش:21دسمبر 2004ء پیدائشی احمدی ساکن: کوسمبی ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 15 اگست 2026ءوصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 10/1حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: کان کی بالی ایک جوڑی3 گرام22 کیریٹ۔زیور نقرئی:پائل 5 گرام۔میراگزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پرحصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1اور ماہوار آمد پر 10/1حصّہ تازیست حسب قواعدصدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید شکر اللہ مسلم الامۃ: ملیحہ صبا گواہ:مقصود احمد خان

مسل نمبر 12767:میں فرحت جہان زوجہ مکرم شیخ حمید صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ٹیچر عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن:سنگارپور پوسٹ امباپوجا ضلع بالاسور بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 29 اگست 2026ءوصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 10/1حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی:ایک عدد نکلیس 52 گرام، ایئر رنگ 19 گرام، انگوٹھیاں 23 گرام(تمام زیورات 94 گرام 22 کیریٹ)۔زیور نقرئی:پائل، انگوٹھی ، کمر بند(تمام زیورات 200 گرام)۔حق مہر 120000 روپے۔میراگزارہ آمد از ملازمت ماہوار 40000روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پرحصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1اور ماہوار آمد پر 10/1حصّہ تازیست حسب قواعدصدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ عبد السلام الامۃ: فرحت جہان گواہ: محمد افتخار

مسل نمبر 12768:میں شر کیہ بانو زوجہ مکرم عبد الچاند خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش: 2 جون 1997ء پیدائشی احمدی ساکن :دار الانوار کیرنگ خوردہ صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 4جون 2026ءوصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: گلے کا ہار ایک عدد، چین ایک عدد، ہاتھ کے کنگن ایک جوڑی، انگوٹھی 2 عدد، کان کے جھمکے و کان پھول 2 عدد(تمام زیورات 7 تولہ 22 کیریٹ)زیور نقرئی: پازیب دو جوڑی 24 گرام، انگوٹھی دو عدد 6 گرام، حق مہر 120000 روپے بذمہ خاوند۔میراگزارہ آمد از خورونوش ماہوار 2000روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پرحصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1اور ماہوار آمد پر 10/1حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبد الچاند خان الامۃ: شر کیہ بانو گواہ: محمد فضل عمر

مسل نمبر 12769:میں نسیما بیگم زوجہ مکرم اسحاق خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 55 سال پیدائشی احمدی ساکن: کوٹپلہ ڈاکخانہ گڈی پاڑا بڈمبا ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 12مئی 2026ءوصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: گلے کی چین ایک عدد، کان کی بالی دو جوڑی، ناک کا لونگ ایک عدد(تمام زیورات 30 گرام 22 کیریٹ)۔ زیور نقرئی: دو جوڑی پازیب کل وزن 16 تولہ۔حق مہر میں خاوند محترم نے کچھ کھیت دئے ہیں۔جس کا خسرہ نمبر ذیل میں درج ہے:

(1)موجہ بانپور خسرہ نمبر 4/47(2)موجہ گچھیا خسرہ نمبر 30/74(3)موجہ سات گچھیا خسرہ نمبر 4/74(4)موجہ سات گچھیا خسرہ نمبر 4/74۔میراگزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پرحصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1اور ماہوار آمد پر 10/1حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: اسحاق خان الامۃ: نسیما بیگم گواہ: عطاء الواحد اسحاق

مسل نمبر 12770:میں ساجدہ رزاق بنت مکرم رزاق محمد صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش:20 اگست 2007ء پیدائشی احمدی ساکن:حلقہ دار الانوار کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ30جون2026وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد وغیرمنقولہ کے 10/1حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میراگزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پرحصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1اور ماہوار آمد پر 10/1حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد خالد الامۃ: ساجدہ رزاق گواہ: محمد فضل عمر

مسل نمبر 12771:میں مسرت جہاں زوجہ مکرم ناصر خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 55 سال پیدائشی احمدی ساکن:ادیہ گیری بہار پاتر پڑا ڈم ڈما ضلع خوردہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ یکم اپریل 2026ءوصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 10/1حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی:ایک عدد چین 13 گرام،ایک عدد انگوٹھی2 گرام(تمام زیورات 22 کیریٹ)۔ زیور نقرئی:پازیب50 گرام۔حق مہر :16025 روپے بذمہ خاوند۔میراگزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پرحصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1اور ماہوار آمد پر 10/1حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر خان الامۃ: مسرت جہاں گواہ:محمد فضل عمر

مسل نمبر 12772:میں الماس بیگم زوجہ مکرم شرافت علی خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش:7جون 1995ء پیدائشی احمدی ساکن: کڑڈاپلی ڈاکخانہ ٹگریا ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 28جون 2026ءوصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 10/1حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: گلے کا ہار دو عدد 5 تولہ، چین ایک عدد 1.5 تولہ، ہاتھ کا کنگن دو جوڑی 2 تولہ، کان کی بالی ایک جوڑی ایک تولہ، انگوٹھی ڈیڑھ تولہ (تمام زیورات 10 تولہ 22 کیریٹ)۔ زیور نقرئی: پازیب دو جوڑی8 تولہ۔حق مہر:ایک لاکھ بیس ہزار روپے بذمہ خاوند۔میراگزارہ آمد از خورونوش ماہوار 4500روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پرحصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1اور ماہوار آمد پر 10/1حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:شرافت علی خان الامۃ:الماس بیگم گواہ:محمد فضل عمر

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
Email: badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadr.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

Weekly **BADAR** Qadian

Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Punjab) INDIA

ACT. MANAGER
ATHAR AHMAD SHAMIM
Mobile : +91 9815639670
Email:managerbadrqnd@gmail.com

Postal Reg. No. GDP/001/2026-28 Vol. 75 Thursday 12 November - 2026 Issue. 46

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (WEIGHT : 50 -100 Gms/Issue)

تحریکِ جدید کے 93 ویں سال کے آغاز کا مبارک اعلان
سال رواں میں مجاہدین تحریک جدید کی ایمان افروز قربانیوں کا تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۶؍نومبر ۲۰۲۶ء بمطابق ۶؍نبوت ۱۴۰۵؍ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے: لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ۔ یعنی تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم اُن چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت طلحہؓ نے اپنا سب سے قیمتی باغ جس کا نام بریحاء تھا آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا کہ یہی میری سب سے پیاری جائیداد ہے۔ اس کے علاوہ بھی احادیث میں آتا ہے کہ بہت سے صحابہؓ تھے کہ جو جب بھی مالی قربانی کی تحریک ہوتی اس میں پیش پیش رہتے اور اپنا مال آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش کرتے تھے اور یہ روشن ستارے آج بھی ہمارے لیے مشعل راہ ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا دَور آیا تو اس دَور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریکات پر صحابہؓ نے بھی قربانیاں دیں اس لیے کہ آپؑ نے صحابہؓ کو ان قربانیوں کا ادراک عطا فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ بیکار اور نکمّی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی آدمی نیکی کرنے کا دعویٰ نہیں کرسکتا۔ نیکی کا دروازہ تنگ ہے۔ پس یہ امر ذہن نشین کرلو کہ نکمّی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی اس میں داخل نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ نص صریح ہے لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ۔ جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو خرچ نہ کرو گے اس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا۔ اگر تکلیف اٹھانا نہیں چاہتے اور حقیقی نیکی کو اختیار کرنا نہیں چاہتے تو کیونکر کامیاب اور بامراد ہو سکتے ہو۔ کیا صحابہ کرامؓ مفت میں اس درجہ تک پہنچ گئے جو ان کو حاصل ہوا۔ دنیاوی خطابوں کے حاصل کرنے کے لیے کس قدر اخراجات اور تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں تب کہیں جاکر ایک معمولی خطاب جس سے دلی اطمینان اور سکینت حاصل نہیں ہوسکتی ملتا ہے۔ پھر خیال کرو کہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ کا خطاب جو دل کو تسلی اور قلب کو اطمینان اور مولیٰ کریم کی رضامندی کا نشان ہے کیا یونہی آسانی سے مل گیا؟ بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضامندی جو حقیقی خوشی کا موجب ہے حاصل نہیں ہوسکتی جب تک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کی جاویں۔ خدا ٹھگا نہیں جاسکتا۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو رضائے الٰہی کے حصول کے لیے تکلیف کی پروانہ کریں کیونکہ ابدی خوشی اور دائمی آرام کی روشنی اس عارضی تکلیف کے بعد مومن کو ملتی ہے۔

یہ وہ روح ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت میں پیدا کرنے کی کوشش فرمائی۔ آپؑ کے صحابہؓ بھی قربانیوں میں اتنے بڑھ گئے کہ آپؑ کو کہنا پڑا کہ مَیں دیکھتا ہوں کہ ایسے بھی ہماری جماعت میں داخل ہیں جن کے بدن پر مشکل سے لباس ہوتا ہے مشکل سے چادر یا پاجامہ میسّر آتا ہے اور اخلاص و وفا اور ارادت اور محبت دیکھ کر طبیعت میں حیرانی اور تعجب پیدا ہوتا ہے۔

آپؑ نے جو تبدیلی پیدا فرمائی اس کی کوئی اَور مثال نظر نہیں آتی۔ ہر سال مَیں مختلف واقعات بیان کرتا ہوں کہ کس طرح لوگ اپنی ذاتی ضروریات کو پس پشت ڈال کر قربانیاں پیش کرتے ہیں۔

آج قربانی کی روح کا ادراک جتنا احمدی کو ہے کسی اَور کو نہیں۔ آج ہمیں ایسی مثالیں جماعت میں نظر آتی ہیں۔ بہت سے ہیں جنہوں نے کبھی خلیفہ وقت کو دیکھا بھی نہیں۔ صرف ایم ٹی اے پر تصویر دیکھ لی یا آواز سن لی مگر اخلاص و وفا میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ دنیا ان لوگوں کو نہیں جانتی یہ لوگ بظاہر کم تعلیم یافتہ ہیں لیکن قرآن کریم کی تعلیم کا ادراک رکھتے ہیں اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ایک مثال گوادیلوپ ایک نَو احمدی کی ہے جو حال ہی میں جلسہ سالانہ برطانیہ میں بھی شامل ہوئے اور مجھ سے بھی ملے۔ یہاں دیکھا کہ جماعت کس طرح کام کر رہی ہے۔ انہیں بتایا گیا کہ جماعت کا مالی نظام بھی ہے اور اس طرح لوگ چندے دیتے ہیں اور اس سے اشاعت اسلام کا کیا کیا کام ہو رہا ہے۔ ان قربانیوں کے مصارف کے متعلق جب ان کو بتایا گیا تو انہوں نے بڑی خوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ میں نے جلسہ سالانہ میں اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ جماعت کس طرح ان اموال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتی ہے۔ مشنری صاحب لکھتے ہیں کہ اس واقعہ کا ایک اَور ایمان افروز پہلو یہ ہے کہ جب تحریک جدید کے چندہ کا آخری دن تھا تو میرے پاس آئے کہ میرا چھ سالہ بیٹا ہے۔ یہ اس کی طرف سے چھ یورو چندہ ہے۔ کہتے ہیں میں اپنے بیٹے کو بتاتا تھا کہ جماعت کیسے قربانیاں کرتی ہے۔ میں اس کو پارک لے کر گیا جھولوں کی ٹکٹ لینے لگا تو اس نے کہا کہ میں آج جھولوں پر نہیں بیٹھوں گا بلکہ یہ پیسے میری طرف سے اللہ کے راستے میں دے دیں۔ یہ بظاہر معمولی رقم ہے لیکن اس بچہ کی طرف سے عظیم قربانی ہے۔

امیر صاحب نائیجر لکھتے ہیں کہ ملک کے ایک ریجن میں بہت سی جماعتیں ہیں۔ گذشتہ دو سال سے اس علاقے میں دہشت گردوں کے حملے ہوتے رہے۔ بہت خراب حالات ہیں۔ وہاں جانا بھی ممکن نہیں ہے۔ حکومت کی طرف سے راستہ پر چیک پوسٹیں ہیں۔ دہشت گرد احمدیوں کے اموال، اناج اور جانور وغیرہ چھین کر لے جاتے ہیں۔ لوگ وہاں سے کہیں اَور جا بھی نہیں سکتے۔ ایسے حالات میں ہمارے معلم بھی وہاں نہیں جا پا رہے۔ ان جماعتوں کی طرف سے معلم صاحب سے رابطہ کیا گیا کہ ہم نے اپنا چندہ جمع کرلیا ہے اور ہم آپ کو بھجوا دیں گے۔ پھر گذشتہ سال سے زائد رقم چندہ کے لیے بھجوائی۔ آجکل بہت سے افریقی ممالک میں حالات بہت خراب ہیں۔ وہاں کے احمدیوں کے لیے بہت دعا کرنی چاہیے۔

سینن کا واقعہ ہے کہ ایک نَو احمدی جنہوں نے عیسائیت سے احمدیت قبول کی تھی۔ ان کی چھوٹی سی دکان ہے۔ کہتے ہیں کہ میرے پاس دس ہزار فرانک رقم تھی۔ میری بیٹی میرے پاس آئی کہ سکول انتظامیہ نے سکول سے نکال دیا ہے کہ فیس نہیں دی۔ میں سکول کی فیس دینے کی تیاری کر رہا تھا۔ (باقی صفحہ نمبر 13 پر)

دہشت گردی سے متاثرہ افریقن ممالک اور ان کیلئے دعا کی تحریک

سیدنا حضرت اقدس مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۶ نومبر ۲۰۲۶ء میں تحریک جدید کے ۹۳ ویں سال کا اعلان فرماتے ہوئے افریقن ممالک کے احمدیوں کی عظیم الشان قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے دہشت گردی سے متاثرہ افریقن ممالک کیلئے امن اور خوشحالی کے قیام کیلئے دعا کی تحریک فرمائی۔ (ادارہ)

”آج کل افریقہ میں بعض ملکوں میں بہت زیادہ ڈسٹربنس (disturbance) ہے، اس کیلئے بھی دعا کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ وہاں امن اور سکون قائم کرے... بہت سارے افریقن ملک ہیں جہاں آجکل بہت بدامنی ہے۔ بہرحال وہ کہتے ہیں کہ وہاں حملے بھی ہوتے ہیں، حکومت نے وہاں آمد و رفت بند کی ہوئی ہے، وہ کہتے ہیں کہ ان علاقوں میں بعض دہشت گرد احمدی علاوقوں کے اموال اور اناج اور مویشی لوٹ کر لے گئے۔ احمدی اس جگہ بہت متاثر ہوئے ہیں۔ گاؤں والوں کے پاس یہی جائیداد ہوتی ہے۔ تھوڑی سی زمیں ہے کچھ کاشت کرلی اور اس زراعت سے کچھ اناج حاصل ہوگیا یا جانور پال لئے۔ بہرحال وہ لوگ کئی حملوں میں سب کچھ لوٹ کر لے گئے۔ مشکل حالات میں تھیں جماعتیں۔ ہر وقت ان کو جان و مال کا بھی خطرہ ہے۔ کہیں اور جانا بھی مشکل ہے ان کے لئے۔ کہاں جائیں لیکن ایسے حالات میں بھی اس علاقے کی جماعتیں تحریک جدید اور جماعتی تحریکات میں اور باقی چندوں میں شامل ہو رہی ہیں اور اپنا چندہ ادا کر رہی ہیں۔ ہمارے معلم اور مربی ان جماعتوں میں پہنچ نہیں سکتے کیونکہ حکومت نے بھی پابندی لگائی ہوئی تھی راستوں پر کئی بیریئرز سے گزرنا پڑتا تھا وہاں پوچھ گچھ ہوتی تھی پھر واپس کر دئے جاتے تھے۔ بہرحال چندے کی وصولی مشکل نظر آرہی تھی۔ لیکن یہاں کے لوگوں نے معلم صاحب کو خود اطلاع پہنچائی کہ ہم نے وصولی کرلی ہے اور جیسے ہی کوئی صورت پیدا ہوگی ہم خود آپ تک پہنچا دیں گے۔ چنانچہ ان سب جماعتوں نے اپنے وعدہ جات نہ صرف پورے کئے بلکہ جب ان کی طرف سے چندہ مشن ہاؤس تک پہنچا تو وہ گذشتہ سالوں سے بھی بڑھ کر تھا۔ ایسے حالات میں جبکہ ہم ایک لحاظ سے کہہ سکتے ہیں کہ بڑی کسمپرسی کے حالات ہیں، لوٹ مار بھی ہے۔ یہ لوگ جو کماتے ہیں اس میں سے دوسرے بدمعاش لوگ اور دہشت گرد لوٹ کر لے جاتے ہیں لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کے لئے یہ لوگ ہر وقت تیار بیٹھے ہیں بلکہ مستعد بیٹھے ہیں۔“

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad